رنگین شمارہ

جُمَادَی الاُوْلٰی ۱۴۴۱ھ

جنوری 2020ء

ماھنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

تربیتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قسط:03

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

دنیا میں ہر کام کے کچھ اُصول و ضوابط ہوتے ہیں، اگر کسی کام میں ان اُصولوں کا خیال نہ رکھا جائے تو بعض اوقات فائدے کے بجائے نقصان ہو جاتا ہے جیسا کہ ڈرائیور اگر ٹریفک کے اُصولوں کے مطابق ڈرائیونگ نہ کرے تو اس کی جان بھی جاسکتی ہے، یونہی تربیت کرنے کے بھی کچھ قواعد اور احتیاطیں ہیں اگر ان کا خیال نہ رکھا جائے تو نقصان ہو سکتا ہے، آیئے تربیت کے حوالے سے کچھ احتیاطیں ملاحظہ کرتے ہیں:

تربیت میں لمبی چوڑی گفتگو سے پرہیز: تربیت میں جن اُمور کا لحاظ رکھا جاتا ہے ان میں سے ایک اہم چیز یہ ہے کہ تربیت کرنے میں بات زیادہ لمبی چوڑی نہ ہو کیونکہ اس سے سامنے والا اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے، مختصر سے مختصر الفاظ میں اپنی بات بیان کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ سننے والے کی توجہ قائم رہے اور اس کے ذہن میں بات اچھی طرح بیٹھ جائے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے علاقائی دَورے میں نیکی کی دعوت کے لئے جو کلمات ہمیں عطا ہوئے وہ بھی چند لائنوں پر مشتمل، مختصر اور جامع ہیں۔

احادیث میں کثرت سے ایسے جملے ملتے ہیں جو الفاظ کے اعتبار سے بہت مختصر ہیں مگر ان میں مَعانی کا ایک سمندر چُھپا ہوا ہے، یہاں تین احادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں:

1. مَاجُمِعَ شَیْءٌ اِلٰی شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ حِلْمٍ اِلٰی عِلْمٍ یعنی علم کے ساتھ حلم جمع ہونے سے بہتر کوئی چیز کسی چیز کے ساتھ جمع نہیں ہوئی۔(1)

2. اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَی النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ یعنی خرچ میں اِعتدال آدھی معیشت ہے اور لوگوں سے محبت کرنا آدھی عقل ہے اور اچھا سوال آدھا علم ہے۔(2)

3. مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ آخِرَتَهٗ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ یعنی قیامت کے دن اللہ پاک کے نزدیک سب سے بدتر مقام اس بندے کا ہوگا جس نے دوسرے کی دنیا کی خاطر اپنی آخرت برباد کرلی۔(3)

ان احادیثِ مبارکہ سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس قدر مختصر اور جامع الفاظ میں گفتگو فرمایا کرتے تھے۔

بقیہ صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کے بیانات اور گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

بفیضانِ نظر امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت

بفیضانِ کرم امام احمد رضا خان

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جمادی الاولیٰ ۱۴۴۱ھ جلد: 4

جنوری 2020ء شمارہ: 2

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں:

سادہ: 480 رنگین: 720

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext:9229-9231

OnlySms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp: +923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی مدظلہ العالی (دارالافتاء اہلِ سنّت، دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری/شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے:

مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (فردوس الاخبار، 1/422، حدیث:3149)

حمد

یا الٰہی! دُعا ہے گدا کی، میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے
جلوۂ سرورِ انبیا کی، میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

بھیک دے اُلفتِ مصطفےٰ کی، سب صحابہ کی آلِ عَبا[1] کی
غوث و خواجہ کی احمد رضا کی، میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

کوئی حج کا سبب اب بنادے، مجھ کو کعبے کا جلوہ دِکھادے
دِیدِ عَرَفات و دِیدِ مِنیٰ کی، میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

دے مدینے کی مجھ کو گدائی، ہو عطا دو جہاں کی بھلائی
ہے صَدا عاجِز و بے نَوا کی، میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

حاضِری کے لیے جو بھی تڑپے، سبز گنبد کا دیدار کرلے
اُس کو طیبہ کی مہکی فضا کی، میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

ہر دم ابلیس پیچھے لگا ہے، حفظِ ایمان کی التجا ہے
ہو کرم امنِ روزِ جزا کی، میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

روح عطّار کی جب جُدا ہو، سامنے جلوۂ مصطفےٰ ہو
اُنکے قدموں میں اِس کو قضا[2] کی، میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص124

نعت

شفیعِ روزِ مَحشر اے شَہنشاہِ زماں تم ہو
مُقیمِ عرشِ اعلیٰ ہو مکینِ لامکاں تم ہو

ترے رُتبہ سے بالا مرتبہ کس کا ہے دنیا میں
رفیقِ بیکساں تم ہو، انیسِ بیکساں تم ہو

کلیجہ کیوں نہ ٹھنڈا ہو تمہارا نام لینے سے
محمد مصطفےٰ تم ہو، حبیبِ دو جہاں تم ہو

جو تم سے پھر گیا مولیٰ، ٹھکانہ ہے کہاں اس کا
خدا بھی مہرباں اس پر کہ جس پر مہرباں تم ہو

چلے گا قافلہ امت کا جب میدانِ مَحشر کو
نہیں خطرہ ہمیں جبکہ امیرِ کارواں تم ہو

حسابِ زندگی درپیش ہوگا جب قیامت میں
مجھے دامن میں ڈھک لینا پناہِ بیکساں تم ہو

ترے در سے کہاں جائے نعیمِ زار اے مولیٰ!
طبیبِ دردِ دل تم ہو، علاجِ دردِ جاں تم ہو

از صَدْرُ الْاَفَاضِل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حیاتِ صَدْرُ الْاَفَاضِل، ص234

---

1 آلِ عَبا: سیدنا علی، سیدتنا بی بی فاطمہ، سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین علیہم الرضوان کو "آلِ عَبا" کہتے ہیں۔ 2 موت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ ﴾

ترجمہ: اور مجھے اس دن رسوانہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے، جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہو گا۔(1)

گزشتہ مضمون میں قلبِ سلیم اور دیگر اقسام پر گفتگو جاری تھی اور خلاصۂ کلام یہ تھا کہ دل کی باطنی اصلاح پر بدن کی ظاہری اصلاح کا مدار ہے اور دل کی تین حالتیں آپ نے جان لیں کہ ایک سب سے اعلیٰ حالت ہے جس میں دل پاک صاف، نفسانی خواہشات سے دور، محبتِ الٰہی میں مستغرق اور رضائے الٰہی کا طلب گار ہوتا ہے اور ایک سب سے بدتر حالت ہے کہ دل یادِ خدا سے غافل، نفسانی خواہشات کا شکار، حلال وحرام کی تمیز سے بے پروا اور گناہوں کی آلودگی میں ڈوبا ہوا ہو۔ جبکہ تیسری حالت یہ تھی کہ دل اچھے برے خیالات کے لئے میدانِ جنگ بنا ہوتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ دل کی اصلاح کیسے کی جائے؟ تو اس کا طریقہ ایک مثال کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ دل کی مثال قلعے جیسی ہے جس میں دشمن داخل ہو کر حکومت کرنا چاہتا ہے۔ اس قلعے میں داخل ہونے کے بہت سے راستے ہیں۔

ایک دروازہ حرص ہے۔ حرص انسانی مزاج کی بنیادوں میں شامل ہے چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: اور دلوں کو لالچ کے قریب کردیا گیا ہے۔(2) اور ایک جگہ اس مزاج اور سوچ کی منظر کشی یوں فرمائی: تم فرماؤ، اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم انہیں روک رکھتے اور آدمی بڑا کنجوس ہے۔(3) حرص کی خصلت وعادت کے برا ہونے اور اس سے جان چھوٹنے کے مشکل ہونے کی وجہ سے فرمایا کہ اس سے نجات پانا بہت بڑی کامیابی ہے، چنانچہ فرمایا: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں۔(4)

حقیقت یہ ہے کہ حرص انسان کو اندھا کر دیتی ہے اور زیادہ طلبی کی آگ مزید مال ملنے پر بجھتی نہیں بلکہ اور بھڑکتی ہے۔ اور حدیث میں فرمایا: اگر ابنِ آدم کے پاس مال یا سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ ضرور تیسری وادی تلاش کرے گا۔ (قبر کی) مٹی ہی ہے جو ابنِ آدم کے پیٹ کو بھر سکتی ہے۔(5)

حرص کا علمی علاج یہ ہے کہ دنیا کی حرص کو آخرت کی حرص سے بدل دیا جائے لیکن یہ صرف دو جملے بول دینے سے نہیں ہو گا بلکہ بار بار غور و فکر کرنے سے ہو گا۔ یہ طریقۂ علاج قرآنِ مجید کی آگے مذکور آیت سے ماخوذ (لیا گیا) ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا کہ بیشک نیک لوگ ضرور چین میں ہوں گے، تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے۔ تم ان کے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے۔ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہو گی۔ اس کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہئے۔(6) اس آیت میں غور و فکر کا طریقہ یہ ہے کہ جنت کی نعمتوں اور دنیا کی لذتوں کا تقابل کریں مثلاً ایک طرف دنیا کا آرام

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

اور دوسری طرف جنت کا چین، یہاں دنیا میں لکڑی کے بنے چھوٹے چھوٹے تخت اور وہاں سونے چاندی کے بنے اور ہیرے جواہرت سے جڑے عالیشان تخت، یہاں دنیا کے باغوں کے نظارے اور وہاں جنت کے حسین و دلکش باغات کے مناظر، یہاں کھاپی کر چہروں پر خوشی کے آثار اور وہاں جنت کی دائمی، ابدی، خوشگوار نعمتوں کے احساس سے چہرے سے چھلکتی خوش کُن تروتازگی، یہاں دنیا کی بے خود کر دینے والی ناپاک بدبودار ملاوٹی شراب اور وہاں جنت کی لذت و سرور سے معمور صاف، شفاف، نکھری، نتھری خالص شرابِ طہور، یہاں فنا ہونے والی بے وفا، مطلبی حسیناؤں کے نظارے اور وہاں باوفا، لافانی حوروں کا خیرہ کُن حسن و جمال اور ان سب سے بڑھ کر جنت میں ربِّ کریم کے وجہِ کریم کے جلوے۔ سبحٰن اللہ۔ یہ تقابل ذرا بار بار کریں اور پھر خدا کے اِس فرمان کو دہرائیں کہ للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ چند بار کی مشق سے دل سے دنیا کی حرص ختم ہوتی نظر آئے گی۔

اور حرص کا عملی علاج یہ ہے کہ جہاں حرص بے موقع اور بے مقصد ہی تنگ کر رہی ہو وہاں اس کی خواہش پوری نہ کریں جیسے (۱) پہلے سے بقدرِ کفایت مال موجود ہے اور اچھے طریقے سے گزر بسر ہو رہی ہے لیکن دل مزید مال کا حریص ہو تو یہ خواہش ترک کر دے۔ (۲) اسی طرح حاجت کے مطابق کھالینے کے بعد بھی نفس لذت کے لئے مزید کھانے کا متمنی ہو تو اس سے رُک جائے۔ (۳) خواب و خیال میں ہر وقت رنگ برنگی گاڑیاں، لذتیں اور سیر سپاٹے گھوم رہے ہوں تو اپنے خیالات کو اچھی چیزوں کی طرف پھیر دے۔ (۴) روزانہ حرص سے متعلق کوئی نہ کوئی چیز چھوڑتا رہے تاکہ نفس اس کا عادی ہو جائے۔

قلب میں دشمن یعنی شیطان کے داخلے کا دوسرا دروازہ مال کی محبت ہے کہ خدا سے غافل کرنے میں اس کا عمل دخل بہت زیادہ ہے۔ اسی لئے قرآنِ پاک میں بھی فرمایا گیا: زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔[7] اور اللہ تعالیٰ نے پہلے سے متنبہ فرمادیا: جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے۔[8] اور مال و اولاد کی محبت میں گم ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہونے سے بطورِ خاص بچنے کا حکم دیا چنانچہ فرمایا: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔[9] اور بتایا کہ خدا کو وہ بندے بہت پسند ہیں جو مال و تجارت کی مشغولیت کے باوجود خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے، چنانچہ فرمایا: وہ مرد جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔[10]

دل میں شیطان کے داخلے کے اس دروازے کو بند کرنے کا علمی طریقہ یہ ہے کہ **"مال کی مذمت"** اور **"نیکیوں اور سخاوت کی فضیلت"** والی احادیث پر غور و فکر کرے تو اس سے خرچ کرنے کی رغبت پیدا ہو گی اور مال کی محبت کم ہو گی۔ یونہی دوسرا طریقہ یہ ہے کہ موت کو یاد کرے کہ کتنے بچے، جوان، دوست، رشتے دار کس طرح اچانک مر گئے اور اپنا مال دنیا میں چھوڑ کر دل میں حسرتیں لئے دنیا سے چلے گئے۔ چھوڑا ہوا دوسرے لوگ استعمال کریں گے لیکن کمانے کا حساب مجھے دینا پڑے گا۔

اس دروازے کو بند کرنے کا عملی طریقہ یہ ہے کہ نیکی کے کاموں میں مال خرچ کرنے کی عادت بنائے مثلاً (1) مال کو عبادات مثلاً حج و عمرہ میں خرچ کرے (2) صدقۂ جاریہ کے طور پر مسجد و مدرسہ کی تعمیر و ترقی پر خرچ کرے (3) فقراء و مساکین اور دیگر مستحقین کو صدقہ کر دے (4) اپنے رشتہ داروں اور دیگر دینی بھائیوں کو کچھ نہ کچھ تحفۃً پیش کرتا رہے (5) اپنے ملازمین اور نوکروں پر خرچ کرے (6) کسی کو معین کئے بغیر عام خیرات مثلاً ڈسپنسری یا پانی کی سبیل وغیرہ لگوا دے۔ یہ تمام کام اپنے اوپر جبر کر کے اختیار کرے تاکہ یہ اس کی عادت میں شامل ہو سکیں اور اگر ان نیک امور میں خرچ کرنے سے دل میں محتاجی کا خوف ہو تو یہ بات ذہن میں رکھے کہ جس رب نے مجھے پیدا کیا ہے وہ رزق بھی دے گا۔ یہ طریقے مسلسل اختیار کرے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ دل کی حالت بہتر ہوتی جائے گی۔ (بقیہ مضمون تیسری قسط میں)

---

(1) پ19، الشعرآء: 87تا89، (2) پ5، النسآء: 128، (3) پ15، بنی اسرائیل: 100، (4) پ28، الحشر: 9، (5) بخاری، 4/228، حدیث: 6436 ماخوذاً، (6) پ30، المطففین: 22تا26، (7) پ30، التکاثر: 1تا2، (8) پ9، الانفال: 28، (9) پ28، المنٰفقون: 9، (10) پ18، النور: 37

حدیث شریف اور اس کی شرح

علم کی حفاظت کیجئے

Guard your knowledge

فرحان اختر عطاری مدنی*

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَاِضَاعَتُهُ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ یعنی علم کی آفت اس کو بھول جانا ہے اور نااہل سے علم کی بات کہنا علم کو ضائع کرنا ہے۔(1)

شرح: اس حدیثِ پاک میں علم کے متعلّق دو باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ① علم کی آفت کیا ہے؟ ② علم ضائع کیسے ہوتا ہے؟

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسے مال و صحّت بعض آفتوں سے برباد ہوجاتے ہیں ایسے ہی علم بُھولنے سے برباد ہوجاتا ہے۔(2)

علم کی آفت "نِسْیان" سے بچئے: علم کی آفت یعنی نِسْیان اور بُھولنے کا مرض کوئی معمولی آفت نہیں ہے بلکہ بہت بڑی آفت ہے اس آفت سے کیسے بچا جائے اس سے متعلق حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عالم کو چاہیئے کہ علم کا مَشغلہ رکھے، کُتُب بینی چھوڑ نہ دے، حافظہ کمزور کرنے والی عادتوں اور چیزوں سے بچے۔(3)

علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ بندہ ان اَسباب سے بچے جو کہ نِسیان کا سبب ہیں، جیسا کہ علم کے اِستِحضار (یاد کرنے) سے اِعراض کرنا اور ان کاموں میں مشغول ہوجانا جو دل کو دنیا کی رنگینیوں میں پھنسادیں اور عقل کو ضائع کردیں۔(4)

"نِسْیان" کے اسباب: علم کی آفت "نِسْیان" (بُھولنے کے مرض) میں پھنسنے کا ایک بڑا سبب گناہ بھی ہیں جس سے حافظہ کمزور ہوجاتا ہے چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

شَكَوْتُ اِلٰى وَكِيْعٍ سُوْءَ حِفْظِي　　فَاَوْصَانِيْ اِلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ

فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِنَ الٰهٖ　　وَفَضْلُ اللهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصِيْ

ترجمہ: میں نے اپنے استاد وکیع رحمۃ اللہ علیہ سے حافظے کی خرابی کی شکایت کی انہوں نے مجھے گناہ چھوڑنے کی نصیحت فرمائی، کیونکہ علم اللہ پاک کا فضل ہے اور اللہ پاک کا فضل گناہ گار کو عطا نہیں ہوتا۔(5)

علّامہ محمد امین بن عمر عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چھ چیزیں حافظہ کمزور کرتی ہیں: ① چوہے (Mouse) کا جُوٹھا کھانا ② جُوں پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا ③ ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا ④ عِلْک گُوند (درخت کا وہ گوند جو چبانے سے نہ گُھلے) چبانا ⑤ کھٹّا سیب کھانا ⑥ سیب کے چھلکے چبانا۔(6)

"نِسْیان" کا علاج: شیخُ الاسلام امام ابراہیم زَرْنُوجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ① مِسواک کرنا ② شہد کا استعمال رکھنا ③ گوند مع شکر استعمال کرنا ④ نہار منہ (خالی پیٹ) 21 دانے کشمش کھانا بھی حافظے کو قوی کرتا ہے۔(7)

مطالعہ محفوظ رکھنے کے طریقے: کچھ طریقے وہ بھی ہیں جن کو بروئے کار لاتے ہوئے زیادہ دیر تک معلومات کو اپنے حافظے میں محفوظ رکھا جاسکتا ہے مثلاً ① مطالعہ کرنے کے بعد تمام مطالعے کو ابتدا سے انتہا تک سَرسَری نظر سے دیکھا جائے اور اس کا ایک خلاصہ اپنے ذہن میں نقش کرلیا جائے ② جو مطالعہ کریں اُسے اچّھی اچّھی نیتوں کے ساتھ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے بیان

* مُدرِّس دورہ حدیث، جامعۃ المدینہ لاہور

کریں اس طرح بھی معلومات کا ذخیرہ طویل مدّت تک ہمارے دماغ میں محفوظ رہے گا ③ مشہور مقولہ ہے: "مَاتَکَرَّرَ تَقَرَّرَ یعنی جس بات کی تکرار کی جاتی ہے وہ دِل میں قرار پکڑ لیتی ہے۔" جو کچھ پڑھیں اس کی دُہرائی (Repeat) کرتے رہیئے ④ علمی محافل میں شرکت کی عادت ڈالنے کی برکت سے جہاں علم میں پختگی آئے گی وہیں معلومات کا بیش قیمت خزانہ ہاتھ آئے گا۔

نااہل کو علم دینا: یاد رکھئے کہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم وہ شمع ہے جسے جتنا پھیلایا جائے گھٹتا نہیں بلکہ اس کی روشنی اتنی ہی پھیلتی ہے، مگر نااہل شخص کے سامنے علم کے راز و اَسْرار بیان کئے جائیں تو وہ ان علمی نِکات کو سمجھ نہیں سکے گا اور غلط فہمی میں مبتلا ہو جائے گا یا پھر اپنی ناسمجھی کی بنا پر وہ خواہ مخواہ ان علمی نکات کا انکار کر بیٹھے گا۔ نااہل سے مُراد کون لوگ ہیں اس کے بارے میں علامہ عبدُالرَّءُوف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو علم کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتے یا اس پر عمل نہیں کرتے۔ لہٰذا ایسے لوگوں کے سامنے علم کی بات کرنا علم کو مُہْمَل و بیکار بنانے کے مُتَرادِف ہوگا۔(8)

علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ علم کو ضائع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ علم کی بات اس دنیادار کو بیان کرنا جو نہ اسے سمجھ سکتا ہو اور نہ اس پر عمل کرتا ہو۔(9)

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کثیر حَضْرَمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حکمت کی بات اَحمقوں کو بیان نہ کرو کہ وہ تمہیں جھٹلا دیں گے اور باطل باتیں حکما کو بیان نہ کرو وہ تم پر غضبناک ہوں گے۔ اپنے علم کو اس سے نہ روکو جو اس کا اہل ہو کہ گنہگار ہوگے اور اس سے بیان نہ کرو جو اس کا اہل نہ ہو کہ وہ تم کو بیوقوف سمجھے گا۔ بے شک تجھ پر تیرے علم کا ایسے ہی حق ہے جس طرح تیرے مال کا حق ہے۔(10)

---

(1) مصنف ابن ابی شیبہ، 13 / 344، حدیث: 26663 (2) مراٰۃ المناجیح، 1 / 224 (3) مراٰۃ المناجیح، 1 / 224 (4) مرقاۃ المفاتیح، 1 / 523، تحت الحدیث: 265 (5) اشعۃ اللمعات، 1 / 188
(6) مراٰۃ المناجیح، 1 / 224 (7) تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص 118 (8) فیض القدیر، 1 / 70، تحت الحدیث: 12 ملخصاً (9) مرقاۃ المفاتیح، 1 / 523، تحت الحدیث: 265 (10) فیض القدیر، 1 / 70، تحت الحدیث: 12 ملخصاً

مَدَنی رسائل کے مُطالَعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے صَفَرُالمظفر 1441ھ میں درج ذیل مَدَنی رَسائل پڑھنے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سُننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: ① یاربّ کریم جو رِسالہ "ولیُ اللہ کی پہچان" کے 34 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے خواب میں غوثِ پاک کی زیارت نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کارکردگی:** تقریباً 12لاکھ 11ہزار 773 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (اسلامی بھائی: 7لاکھ 32ہزار 431 / اسلامی بہنیں: 4لاکھ 79ہزار 342)۔ ② یااللہ! جو رسالہ "بریلی سے مدینہ" کے 19 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے فیضانِ رضا سے مالا مال کر کے اپنا ولی بنالے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کارکردگی:** تقریباً 12لاکھ 51ہزار 926 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (اسلامی بھائی: 7لاکھ 33ہزار 688 / اسلامی بہنیں: 5لاکھ 18ہزار 238)۔ ③ یااللہ! جو رِسالہ "نعت خواں اور نذرانہ" کے 24 صفحات پڑھ یا سُن لے اس کو نعت شریف پڑھتے سنتے ہوئے عشقِ رسول میں رونا نصیب فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کارکردگی:** تقریباً 10لاکھ 94ہزار 879 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (اسلامی بھائی: 6لاکھ 39ہزار 191 / اسلامی بہنیں: 4لاکھ 55ہزار 688)۔ ④ یاربِّ اکرم! جو کوئی رسالہ "ایک آنکھ والا آدمی" کے 43 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کی نگاہوں کو گناہوں سے محفوظ فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 10لاکھ 71ہزار 451 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا۔ (اسلامی بھائی: 6لاکھ 13ہزار 491 / اسلامی بہنیں: 4لاکھ 57ہزار 960)۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

1 نَماز کا آخری قَعْدَہ اور دُعائے ماثُورَہ

سوال: کیا نَماز کے آخری قعدہ میں دُعائے ماثُورَہ رَبِّ اجْعَلْنِیْ... پڑھنے کے بعد دوسری دُعائے ماثُورَہ رَبَّنَا اٰتِنَا... پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: پڑھ سکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مَدنی مذاکرہ، 3 ربیع الآخر 1440ھ)

(قراٰن وحدیث کی دُعا کو دُعائے ماثُورَہ کہتے ہیں۔)(1)

2 بارش کے ہر قطرے کے ساتھ فرشتہ

سوال: کیا بارش کے ہر ایک قطرے کے ساتھ فرشتہ ہوتا ہے؟

جواب: تفسیرِ طبری میں ہے: بارش کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے۔(2) امام حسن بن علی بَرْبَہارِی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب شَرحُ السُّنّۃ میں فرماتے ہیں: اس بات پر ہمارا پختہ یقین ہے کہ بارش کے ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ اُترتا ہے جو اسے اللہ پاک کے حکم کے مطابق گراتا ہے، طبقاتِ حَنابِلَہ میں بھی اسی طرح ہے۔(3) روحُ البیان میں ہے: روایت میں آیا ہے کہ بارش کے ہر قطرے پر ایک فرشتہ مقرّر ہوتا ہے تاکہ وہ اسے اللہ کریم کے حکم کے مطابق دریا، میدان یا ہوا پر گرائے۔(4) (مدنی مذاکرہ، 3 محرم الحرام 1441ھ)

3 قیامت کے دن حساب

سوال: کیا قیامت کے دن سب کا حساب ہوگا؟

جواب: سب کا حساب نہیں ہوگا، اللہ پاک جسے چاہے گا بے حساب بخشے گا، جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 1 صفحہ 143 پر ہے: نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے فرمایا: میری اُمّت سے ستّر ہزار (70000) بے حساب جنّت میں داخل ہوں گے اور ان کے طفیل (یعنی صدقے) میں ہر ایک کے ساتھ ستّر ہزار (70000) اور، ربِّ کریم ان کے ساتھ تین جماعتیں (یعنی تین گروہ) اور دے گا، معلوم نہیں ہر جماعت میں کتنے ہوں گے، اس کا شمار وہی جانے۔ تہجد پڑھنے والے بِلا حساب جنّت میں جائیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الآخر 1440ھ)

بے عذاب و عِتاب و حساب و کتاب
تا اَبد اہلِ سنّت پہ لاکھوں سلام(5)

4 بے حساب مغفرت کی دُعا

سوال: کیا اللہ پاک سے بے حساب مغفرت کی بھی دُعا مانگنی چاہئے؟

جواب: بالکل مانگنی چاہئے، میری تو کوشش ہی یہ ہوتی ہے

کہ بے حساب جنّت میں داخلے کی دُعا کی جائے۔ یَااللہ! ہمیں بے حساب جنّت میں داخلہ نصیب فرما، کیونکہ ہم حساب نہیں دے سکتے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں یہی سکھایا ہے، جیسا کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ عرض کرتے ہیں:

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے [6]

(مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الآخر 1440ھ)

5 قَبْر کے سوالات

سوال: قبر میں کون کون سے سوالات ہوں گے؟

جواب: قبر میں جو سوالات ہوں گے ان میں مشہور یہ ہیں: 1 مَنْ رَّبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ 2 مَا دِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ 3 مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ ان کے بارے میں تُو کیا کہتا تھا؟[7] قبر میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر ایک کو زیارت کروائی جائے گی اور اس سے پوچھا جائے گا کہ تُو ان کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ کُفّار تو پہچان نہیں سکیں گے، مگر اِنْ شَآءَ اللہ عاشقانِ رسول ضَرور پہچان لیں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الآخر 1440ھ)

6 عیسیٰ علیہ السّلام دنیا میں کب تک رہیں گے؟

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جب دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو کتنے سال اس دنیا میں قیام فرمائیں گے؟

جواب: سات سال (Seven years) قیام فرمائیں گے۔[8]

(مدنی مذاکرہ، 6 محرم الحرام 1441ھ)

7 شادی کی مختلف صورتیں

سوال: شادی سنّتِ نبوی ہے یا سنّتِ ابراہیمی؟

جواب: شادی کرنا انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی سنّت ہے[9] کہ اکثر انبیائے کرام علیہمُ السّلام نے شادی فرمائی ہے، البتہ شادی کی مختلف صورتیں ہیں، بعض صورتوں میں شادی کرنا فرض، بعض صورتوں میں واجب اور بعض صورتوں میں سنّت ہے۔[10] (مدنی مذاکرہ، 13 ربیع الآخر 1439ھ)

(نکاح کے مسائل جاننے کے لئے بہارِ شریعت جلد 2 کا حصّہ 7 پڑھئے)

8 شَرعی مُسافر اور جُمعہ و عید کی امامت

سوال: کیا شَرعی مسافر جمعہ و عید کی نماز پڑھا سکتا ہے؟

جواب: جمعہ و عید کی نماز کے لئے کچھ شرائط ہیں اگر وہ شرائط پوری ہوں تو شَرعی مسافر جمعہ اور عید کی نماز پڑھا سکتا ہے۔[11]

(مدنی مذاکرہ، 7 ربیع الآخر 1439ھ)

9 امام صاحب کے پیچھے قراءت کرنا کیسا؟

سوال: اگر امام صاحب کے پیچھے قراءت کرنے کا دل چاہے تو کیا قراءت کر سکتے ہیں؟

جواب: امام کی قراءت مُقتدی کے لئے کافی ہے اور جب امام قراءت کرے تو مقتدی کو خاموشی سے سننا واجب ہے، چاہے ظہر، عصر کی نماز ہو یا فجر، مغرب، عشا کی۔ دل کرے یا نہ کرے مقتدی کو قراءت کرنے کی اجازت نہیں ہے۔[12]

(مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الآخر 1440ھ)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

---

1 اسلامی بہنوں کی نماز، ص 90 2 تفسیر طبری، پ 1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 19، 1/186 3 شرح السنہ للبربہاری، ص 77، طبقات حنابلہ، 2/22 4 روح البیان، پ 21، لقمان، تحت الآیۃ: 20، 7/89 5 حدائقِ بخشش، ص 316 6 حدائقِ بخشش، ص 171 7 بہارِ شریعت، 1/107 8 مسلم، ص 1203، حدیث: 7381 9 ترمذی، 2/342، حدیث: 1082 10 بہارِ شریعت، 2/4، 5 ماخوذاً 11 ماخوذ از بہارِ شریعت، 1/772، 779 12 اللہ پاک قراٰنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔ (پ 9، الاعراف: 204) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت ہے۔ (مسندِ امام احمد، 5/100، حدیث: 14649) امام ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ شرح معانی الآثار میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدُاللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبدُاللہ رضی اللہ عنہم سے (امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں) سوال ہوا، ان سب حضرات نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی نماز میں قراءت نہ کرو۔ (شرح معانی الآثار، 1/284، حدیث: 1278)

بقیہ فریاد

موقع محل دیکھ کر تربیت: یونہی ہر وقت تربیت کرتے رہنا بھی اُکتاہٹ بلکہ بعض اَوقات رَدِّ عمل (Reaction) کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو وَعْظ فرماتے تھے۔ آپ سے روزانہ وَعْظ کرنے کی خواہش ظاہر کی گئی تو ارشاد فرمایا: میں تمہیں اُکتاہٹ میں مبتلا کرنے کو ناپسند کرتا ہوں اور میں اسی طرح تمہاری رعایت کرتا ہوں جس طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُکتاہٹ کے خَدْشے کے باعث ہماری رعایت کرتے تھے۔ (4) اس لئے تربیت کرنے والے کو چاہئے کہ تربیت کے لئے مناسب موقع کی تلاش میں رہے، جیسے کوئی موقع ملے اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے اور تربیت سے غفلت نہ بَرتے چنانچہ

دنیا کی بے وُقعتی: ایک مرتبہ رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا، تو آپ نے صَحابہ سے پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہ بکری (Goat) اپنے مالک کے نزدیک کس قدر حقیر ہے؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! جس قدر یہ بکری اپنے مالک کے نزدیک حقیر ہے اللہ پاک کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے، اگر دنیا کی قدر و قیمت اللہ پاک کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس سے کبھی ایک قطرہ بھی نہ پلاتا۔ (5)

جنّت میں سعد کے رُومال زیادہ بہتر ہیں: یونہی جب صحابۂ کرام دنیا کی کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتے تو موقع دیکھ کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کی توجہ کا رُخ کمال حکمتِ عملی سے آخرت کی طرف پھیر دیتے، چنانچہ ایک بار نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ریشم کا کپڑا بطورِ تحفہ پیش کیا گیا، صحابۂ کرام باری باری اس کپڑے کو اپنے ہاتھ میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائمت (Softness) پر تعجب کرنے لگے، حُضور نے پوچھا: کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟ صَحابہ نے عرض کی: جی ہاں یارسولَ اللہ! آپ نے فرمایا: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَمَنَادِیلُ سَعْدٍ فِی الجَنَّۃِ خَیْرٌ مِنْہَا یعنی اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جنّت میں سعد (بن معاذ) کے رُومال اس سے زیادہ بہتر ہیں۔ (6) اندازہ لگایئے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس طرح وقتاً فوقتاً اپنے اصحاب کے ذہن و فکر کی تعمیر کرتے تھے اور ان کی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتے تھے اور دنیا کی بے وقعتی کو مختلف مواقع پر اس انداز سے صحابہ کے ذہنوں میں بٹھایا کہ پھر دنیا کی ظاہری چمک دمک اور اس کی رنگینیاں ان کو کبھی اپنی طرف نہ کھینچ سکیں۔

عملی طور پر تربیت: تربیت کرتے وقت اگر محسوس ہو کہ زبانی بات زیادہ مفید اور مؤثر ثابت نہیں ہوسکے گی اور سامنے والے کا دِل پوری طرح مطمئن نہیں ہوگا تو زبانی بتانے کے ساتھ ساتھ عمل سے بھی تربیت کی جائے اور عملی طریقہ کرکے دکھایا جائے چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ! کَیْفَ الطُّھُوْرُ یعنی وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ آپ نے ایک برتن میں پانی منگوایا (اور اسے پورا وُضو کرکے دکھایا پھر ارشاد فرمایا:) جس نے اس پر کچھ اضافہ کیا یا کچھ کمی کی تو اس نے بُرا کیا اور ظلم کیا۔ (7)

پیارے اسلامی بھائیو! جو وُضو کا دُرست طریقہ عملی طور پر سیکھنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں سفر کرے کیونکہ قافلوں میں یہ کام اچھے طریقے سے سیکھے اور سکھائے جاتے ہیں۔ میری عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ وہ ہر ماہ قافلوں میں ضَرور سفر کریں نیز اپنی اور دوسروں کی تربیت کی خوب خوب کوشش کریں۔

(1) معجم اوسط، 3/362، حدیث:4846 (2) شعب الایمان، 5/254، حدیث:6568 (3) ابن ماجہ، 4/339، حدیث:3966 (4) بخاری، 1/42، حدیث:70 (5) ابن ماجہ، 4/427، حدیث:4110 (6) بخاری، 4/285، حدیث:6640 (7) ابوداؤد، 1/78، حدیث:135۔

دار الافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 بالغ لڑکے کے ساتھ نابالغ لڑکی کا جنازہ پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا بالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کا جنازہ ایک ساتھ پڑھا جاسکتا ہے اور اگر پڑھا جاسکتا ہے تو نمازِ جنازہ میں نابالغ والی دعا پڑھی جائے گی یا بالغ والی اور اگر دونوں پڑھی جائیں گی، تو اس کا طریقہ کیا ہوگا؟ اور ایک ساتھ کتنے لوگوں کے جنازے پڑھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بالغ اور نابالغ کا جنازہ ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور جب بالغ اور نابالغ کا جنازہ ایک ساتھ پڑھا جائے تو درودِ پاک پڑھنے کے بعد تیسری تکبیر کہہ کر پہلے بالغین والی دعا پڑھی جائے، پھر نابالغوں والی دعا پڑھی جائے اور ایک ساتھ جتنے جنازے موجود ہوں، پڑھ سکتے ہیں، شریعتِ مطہرہ نے اس معاملے میں کوئی معین تعداد بیان نہیں کی، البتہ بہتر یہ ہے کہ ہر میت پر الگ سے جنازہ پڑھا جائے۔

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے فتاویٰ رضویہ میں سوال ہوا کہ کتنے لوگوں کا جنازہ اکٹھا ہو سکتا ہے تو آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا: "سو دو سو جتنے جنازے جمع ہوں سب پر ایک ساتھ ایک نماز ہو سکتی ہے۔"

مزید اگلے صفحے پر بالغ اور نابالغ کا جنازہ ایک ساتھ پڑھنے کے بارے میں فرمایا: "بالغوں کے ساتھ نابالغوں کی نماز بھی ہو سکتی ہے۔ دونوں دعائیں (یعنی بالغ اور نابالغ والی) پڑھی جائیں، پہلے بالغوں کی پھر نابالغوں کی۔ اور بہر حال اگر وقت نہ ہو تو ہر جنازے پر جدا نماز بہتر ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 24/199، 200)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 نمازِ جنازہ کے بعد میّت کا چہرہ دیکھنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد میت کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نمازِ جنازہ پڑھنے سے پہلے اور بعد، میت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ میت کا چہرہ دیکھنے دکھانے کے معاملات میں اس کی تدفین میں دیر نہ ہو کہ شریعت مطہرہ میں میت کی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنے کا حکم ہے، اور بلاضرورت تاخیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(فتاویٰ تاتار خانیہ، 3/78، فتاویٰ فیض الرسول، 3/415)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 R.O پلانٹ لگانے کی جائز صورت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم R.O پلانٹ لگانا چاہتے ہیں، اس کا طریقۂ کار یہ ہوگا کہ ہم پانی کے ٹینکر خریدیں گے، پھر پانی کو فلٹر کرکے گیلن اور بوتلوں میں بھر کر بیچیں گے، کیا یہ کام کرنا ہمارے لئے جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں چونکہ ٹینکر خریدنے کے سبب آپ پانی کے مالک بھی ہیں اور پانی گیلن یا بوتل میں موجود ہونے کے سبب مبیع میں جہالت بھی نہیں رہی، لہٰذا مذکورہ طریقۂ کار کے مطابق پانی کی خرید و فروخت کرنا بالکل جائز ہے۔ لیکن جس چیز کی خرید و فروخت ہو سکتی ہے وہاں اور بھی بہت سارے تقاضے ہوتے ہیں جن کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ گاہک کو دھوکہ یا ضرر نہ دیا جائے۔ لہٰذا پانی بیچنے کے لئے جس معیار کا دعویٰ کرکے آپ بیچتے ہیں اس کے تعلق سے آپ کو سائنسی مہارت ہو یا کوئی ماہر آدمی آپ کے نظام کو چلاتا ہو یہ ضروری ہے یہ نہ ہو کہ بے جا کیمیکل کی بھرمار سے لوگ رفتہ رفتہ اس پانی کے ذریعے فاسد اور نقصان دہ چیزیں اپنے جسم میں منتقل کرتے رہیں۔ اس طرح کے کام کرنے والوں میں ایک عام غلطی یہ بھی دیکھی گئی ہے کہ رہائشی علاقوں میں پلانٹ لگاتے ہیں جس کی وجہ سے بھاری مشینری پانی کو فلٹر کرنے کے لئے دن رات چلتی رہتی ہے اور پڑوسیوں کی نیند اور آرام میں خلل آتا ہے ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے۔

(مجمع الانہر مع شرح ملتقی الابحر، 4/237، فتاویٰ ھندیہ، 3/121، بہار شریعت، 3/667)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 مسافر امام نے بھول سے ظہر کی نماز پوری پڑھادی تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ امام مسافر ہے اور مقتدی مقیم ہیں، امام نے بھولے سے نماز ظہر چار رکعتیں پڑھا دیں، اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ بھی کیا، لیکن آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا، نماز کے بعد مسافر امام کو یاد آیا کہ میں نے چار پڑھادی، حالانکہ میں مسافر ہوں، نماز کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسافر امام نے جو نماز بُھولے سے چار رکعت پڑھا دی اور دوسری رکعت میں قعدہ بھی کیا تھا، تو اس صورت میں مسافر امام اور مقیم مقتدیوں کے لیے الگ الگ حکم ہوگا۔ مسافر امام کی نماز کا حکم یہ ہوگا کہ اس کے فرض ادا ہو جائیں گے اور آخری دو رکعت نفل ہو جائیں گی، لیکن بُھولے سے چار رکعت مکمل کرنے کی وجہ سے سجدۂ سہو لازم تھا جو کہ مسافر امام نے نہ کیا، لہٰذا نماز واجبُ الاِعادہ کی نیت سے دوبارہ ادا کرنی ہوگی۔ جبکہ مقتدیوں کے لیے حکم یہ ہوگا کہ ان کی نماز باطل ہوگئی، کیونکہ اقتداء کے لئے صحیح ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امام کی نماز مقتدیوں کی نماز کے مثل ہو یا اس سے اعلیٰ ہو۔ اگر امام کی نماز مقتدیوں کی نماز سے کم ہو تو اقتداء باطل ہو جاتی ہے۔ یہاں پر مسافر امام کی آخری دو رکعتیں نفل ہیں، جبکہ مقیم مقتدیوں کی فرض ہیں، اس لئے ان کی اقتدا درست نہ ہوئی، لہٰذا مقیم مقتدی اپنی نماز دوبارہ ادا کریں۔

(مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص222)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سب سے کثیر اُمّت والے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 4 خُصوصی شانیں

1 اُمّت کی تعداد سب سے زیادہ: سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کی تعداد تمام انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی اُمّتوں سے زیادہ ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس خُصوصی شان سے متعلّق آپ کے 3 فرامین مُلاحَظہ فرمائیے:

1 اَنَا اَكْثَرُ الْاَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ یعنی قیامت کے دن سب نبیوں (کی اُمّتوں) سے زیادہ میری اُمّت ہوگی۔[2] معلوم ہوا کہ زیادہ غلام والا ہونا آقا کی عظمت کی دلیل ہے۔[3] قیامت کا ذِکْر اس لئے فرمایا کیونکہ اس دن سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت کی کثرت کا ظُہور ہوگا۔[4]

2 اہلِ جنّت کی 120 صَفیں ہوں گی جن میں سے 80 صفیں اس اُمّت کی جبکہ 40 صَفیں دیگر تمام اُمّتوں کی ہوں گی۔[5] صَفیں کتنی بڑی ہیں یہ ہمارے خیال ووَہْم سے وَراء ہے۔ ان ایک سو بیس (120) صفوں میں اَز آدم (علیہ السّلام) تا روزِ قیامت سارے مومن آجائیں گے۔[6]

3 کسی نبی پر اتنے لوگ ایمان نہیں لائے جتنے مجھ پر ایمان لائے ہیں۔ انبیائے کرام میں سے بعض پر ان کی اُمّت میں سے صرف ایک شخص ایمان لایا۔[7] یعنی میری اُمّت دوسری اُمّتوں سے زیادہ ہے۔ نوح (علیہ السّلام) نے ساڑھے نو سو (950) سال تبلیغ فرمائی مگر صرف اَسّی (80) آدمی ایمان لائے، آٹھ آدمی اپنے گھر کے، بہتّر (72) آدمی دوسرے۔ حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے تیئیس (23) سال تبلیغ فرمائی، دیکھ لو آج تک کیا حال ہے۔[8]

تُو وہ پیارا خدا کا ہے کہ پیارے تیرے صدقے میں
ہُوا سب امتوں سے فضل بڑھ کر تیری اُمّت کا[9]

2 اُمّت میں شامل ہونے کی تمنّا: حضرت سیّدُنا ابراہیم علیہ السّلام، حضرت سیّدُنا الیاس علیہ السّلام اور حضرت سیّدُنا موسیٰ علیہ السّلام سمیت بارہ (12) انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت میں شامل ہونے کی تمنّا کی۔[10]

خود امتی بننے کی مالک سے تمنا کی
موسیٰ نے سُنا جس دم رُتبہ تری امت کا[11]

اے عاشقانِ رسول! ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک نے ہمیں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت میں پیدا فرمایا۔ ہمیں چاہئے کہ اس نعمت کے شکرانے میں گناہوں سے بچتے ہوئے اپنی زندگی کو نیکیوں میں گزاریں اور دوسرے مسلمانوں تک بھی نیکی کی دعوت پہنچائیں۔

اپنے محبوب کی اللہ نے اُمّت میں کیا
سُنّیو مل کے کرو شکرِ خدا آج کی رات[12]

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

③ **سُست جانور تیز رفتار ہوجاتا:** سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس جانور پر سُوار ہوتے وہ سب سے آگے اور تیز چلتا اگرچہ (پہلے) سُست قدم ہوتا۔[13]

حکایت: حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینۂ منورہ کے لوگ (دشمن آنے کی خبر سُن کر) خوف زَدہ ہوگئے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے سُست رفتار اور اَڑیل گھوڑے پر سوار ہو کر اکیلے ہی تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو دریا (کی طرح تیز رفتار) پایا۔ اس کے بعد کوئی دوسرا گھوڑا (تیز رفتاری میں) اس گھوڑے کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔[14]

④ **عرض سے پہلے صَدَقہ کرنے کا حکم:** سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خُصوصی شانوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ سرگوشی کرنے والے پر سرگوشی سے پہلے صدقہ کرنا لازم فرمایا۔ انبیائے کرام علیہم الصّلوٰۃ والسّلام میں سے کسی اور کے بارے میں ایسی بات منقول نہیں۔[15]

وضاحت: سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جب اَغْنِیاء (یعنی مالداروں) نے عرض و معروض کا سلسلہ دَراز (یعنی لمبا) کیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ فُقَراء (یعنی غریبوں) کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صَدَقہ دینے کا حکم دیا گیا۔[16] چنانچہ ارشاد فرمایا گیا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةًؕ-ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُؕ-فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۱۲)﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! جب تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، پھر اگر تم (اس پر قدرت) نہ پاؤ تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔[17]

خیال رہے کہ یہ پابندی حُضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے خُفْیَہ عرض و معروض کرنے پر تھی، مجلس شریف میں حاضری، وعظ شریف سننے یا عَلانیہ طور پر کچھ عرض کرنے پر یہ پابندی نہ تھی۔[18]

اس حکم کی حکمت: اس حکمِ الٰہی میں ایک حکمت یہ تھی کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سرگوشی کرنے والے کے دل میں اس سعادت کی عظمت اُجاگر ہو جائے کیونکہ انسان کو جو چیز کوشش اور مَشَقَّت سے حاصل ہو اسے عظیم جانتا ہے جبکہ آسانی سے مل جانے والی چیز کو معمولی سمجھتا ہے۔[19]

منسوخ کردیا گیا: جب اس حکم پر عمل کرنا مسلمانوں کو مشکل محسوس ہوا تو اسے منسوخ کر دیا گیا اور ارشاد فرمایا گیا: ﴿ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍؕ-فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ-وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(۱۳)﴾ ترجمۂ کنزُ العِرفان: کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے (یہ) نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا تو تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔[20]

شیرِ خدا حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم نے منسوخ ہونے سے قبل اس آیتِ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے دس دِرْہَم خرچ کرکے سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے 10 سوالات کئے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: قراٰنِ کریم میں ایک ایسی آیت ہے جس پر نہ تو مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ ہی کوئی میرے بعد عمل کرے گا، وہ (یہی) آیتِ مُناجات ہے۔[21]

ایسا اعزاز کس کو خدا نے دیا
جیسا بالا ترا مرتبہ ہوگیا[22]

---

① انموذج اللبیب، ص50 ② مسلم، ص107، حدیث: 484 ③ مراٰۃ المناجیح، 8/5 ④ فیض القدیر، 3/52، تحت الحدیث: 2688 ⑤ ترمذی، 4/245، حدیث: 2555 ⑥ مراٰۃ المناجیح، 7/502 ⑦ مسلم، ص107، حدیث: 485 ⑧ مراٰۃ المناجیح، 8/7 ⑨ قبالۂ بخشش، ص24 ⑩ مطالع المسرات، ص133، جواہر البحار، 1/131، سبع سنابل، ص18 ⑪ قبالۂ بخشش، ص42 ⑫ قبالۂ بخشش، ص62 ⑬ سرور القلوب، ص296 ⑭ بخاری، 2/272، حدیث: 2867، مراٰۃ المناجیح، 8/213 ⑮ خصائص کبریٰ، 2/341 ⑯ تفسیر خزائن العرفان، پ28، المجادلۃ، تحت الآیۃ: 12 ⑰ پ28، المجادلۃ: 12 ⑱ تفسیر نور العرفان، پ28، المجادلۃ، تحت الآیۃ: 12 ⑲ تفسیر خازن، پ28، المجادلۃ، تحت الآیۃ: 12، 4/259 ⑳ تفسیر خازن، پ28، المجادلۃ، تحت الآیۃ: 13، 4/259 ㉑ تفسیر صاوی، پ28، المجادلۃ، تحت الآیۃ: 12، 6/2125 ㉒ قبالۂ بخشش، ص38

گزشتہ سے پیوستہ

◆ کامل مسلمان کی نشانی ہے کہ وہ ریاکاری اور دکھلاوے سے کام نہیں لیتا بلکہ صرف اللہ کریم کی رضا کے لئے نیک اعمال کرتا ہے۔ دکھاوا کرنے والوں اور اللہ پاک پر ایمان نہ لانے والوں کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ-وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا(۳۸)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اللہ اور نہ قیامت پر اور جس کا مُصاحِب (ساتھی ومشیر) شیطان ہوا تو کتنا برا مُصاحِب ہے۔ (پ5، النسآء:38)

◆ مسلمان کو چاہئے کہ وہ صدقہ دینے کے بعد احسان نہ جتلائے تاکہ جسے صدقہ دیا اسے تکلیف بھی نہ ہو اور اس کے صدقے کا ثواب بھی ضائع نہ ہو، ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰىۙ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے صدقے باطل نہ کردو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔ (پ3، البقرۃ:264)

◆ مسلمان کو چاہئے کہ مرنے سے پہلے ہی اللہ کریم کا دیا ہوا مال راہِ خدا میں بھی خرچ کرے۔ کیونکہ مسلمان کا ایمان ہے کہ قیامت ضرور آئے گی اور قیامت کا دن بڑی ہیبت والا ہوگا، اس دن مال کسی کو بھی فائدہ نہ دے گا، دنیوی دوستیاں بھی بیکار ہوں گی بلکہ باپ بیٹے بھی ایک دوسرے سے جان چُھڑا رہے ہوں گے، کافروں کو کسی کی سفارش کام نہ دے گی اور نہ ہی دنیوی انداز میں کوئی کسی کی سفارش کرسکے گا۔ اللہ پاک کی اجازت سے صرف اس کے مقبول بندے ہی شفاعت کریں گے، البتّہ مال کا فائدہ بھی آخرت میں اسی صورت میں ہوگا کہ جب دنیا میں اسے نیک کاموں میں خرچ کیا ہو اور دوستیوں میں سے بھی نیک لوگوں کی دوستیاں کام آئیں گی، ربِّ کریم کا فرمان ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا شَفَاعَةٌؕ-وَ الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(۲۵۴)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن آنے سے پہلے جس میں نہ خرید فروخت ہے نہ کافروں کے لیے دوستی نہ شفاعت اور کافر

*ناظم ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

خود ہی ظالم ہیں۔(پ3،البقرۃ:254)

◆ مسلمان کو چاہئے کہ اللہ پاک کی راہ میں اپنا کمایا ہوا پاکیزہ اور صاف ستھرا مال دے، نیز اپنی زمین کی پیداوار سے بھی (اگر شرعاً واجب ہوتا ہو تو) راہِ خدا میں خرچ کرے، مسلمان کو اللہ کریم کی راہ میں ناقص اور گھٹیا مال نہیں دینا چاہئے کیونکہ جب اعلیٰ درجے کا مال اللہ کی راہ میں دے گا تو اعلیٰ درجے کی جزا کا حق دار قرار پائے گا۔ اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۪ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ(۲۶۷)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالا اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو اور جان رکھو کہ اللہ بے پرواہ سراہا گیا ہے۔(پ3،البقرۃ:267)

◆ مسلمان کو ہر معاملے میں عَدْل و انصاف اور سچّائی پر قائم رہنے والا ہونا چاہئے، سچائی پر ثابت قدم رہتے ہوئے اگر اس کا اپنا یا قریبی رشتہ داروں کا نقصان بھی ہوتا ہو تو بھی پرواہ نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ اللہ کریم نے اسے خواہشِ نفس نہیں بلکہ حق اور عدل پر چلنے کا حکم دیا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَۚ-اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا۫-فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْاۚ-وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا(۱۳۵)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہی دیتے چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر ہو بہر حال اللہ کو اس کا سب سے زیادہ اختیار ہے تو خواہش کے پیچھے نہ جاؤ کہ حق سے الگ پڑو اور اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

(پ5،النسآء:135)

◆ مسلمان کو راہِ خُدا میں اور دینِ اسلام کی تبلیغ و اِشاعت اور مدد و اِعانت میں جان دینے سے بھی نہیں ڈرنا چاہئے اور راہِ خدا میں جان دینے والوں پر حسرت و نااُمّیدی والی باتیں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ خود بھی جان و مال قربان کرنے کا جذبہ رکھنا چاہئے، ربِّ کریم فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْاۚ-لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْؕ-وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُؕ-وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ(۱۵۶)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو ان کافروں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا جب وہ سفر یا جہاد کو گئے کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے نہ مارے جاتے اس لیے کہ اللہ ان کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔(پ4،اٰل عمران:156)

◆ مسلمان کو اپنے معاملات میں کُفّار و مُشرکین کو ہرگز رازدار نہیں بنانا چاہئے، اسے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ غیر مسلم کسی طرح بھی قابلِ اعتبار نہیں، وہ تو ہر دَم مسلمان کو نقصان پہنچانے کی کوشش میں رہتے ہیں، اللہ کریم فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا یَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًاؕ-وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْۚ-قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ-وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُؕ-قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ(۱۱۸)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو غیروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں گئی (کمی) نہیں کرتے ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے بیر (بغض) ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تمہیں عقل ہو۔

(پ4،اٰل عمران:118)

◆ مسلمان کو اپنے مسلمان بھائیوں کو چھوڑ کر غیر مسلموں سے دوستیاں یاریاں نہیں لگانی چاہئیں، کیونکہ جو لوگ پیدا کرنے والے ربّ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے تو وہ اس ربّ کے ماننے والے مسلمانوں کے حامی و دوست کیسے ہوسکتے ہیں! اللہ کریم کا فرمان ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ مسلمانوں کے سوا۔(پ5،النسآء:144)

(بقیہ اگلے شمارے میں)

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے اُمّتیوں کو کبھی جنّت کی بشارت سُنا کر اور کبھی جہنّم کے عذابات بتا کر آخرت کی تیاری اور اَعمالِ صالحہ کی ترغیب ارشاد فرمائی تاکہ لوگ جنّت کی نعمتوں کو پانے اور جہنّم کے عذابات سے بچنے کے لئے نیکیاں کریں اور آخرت کی تیاری کریں۔ ذیل میں وہ چند احادیثِ مُبارکہ بیان کی گئی ہیں جن میں مختلف نیک اعمال پر جنّت کے واجب [1] ہونے کی بشارتیں ہیں چنانچہ

1 رضائے الٰہی پر راضی رہنا: سلطانِ بحر و بَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو یہ کہے: "رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا یعنی میں اللہ پاک کے رب ہونے ،اسلام کے دین ہونے اور محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔" اس کے لئے جنّت واجب ہو گئی۔ [2]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے کے معنیٰ یہ ہیں کہ بندہ راضی بہ قضا رہے، نعمتوں میں رب تعالیٰ کا شکر کرے، مصیبتوں میں صبر کرے، اسی طرح اسلام کے دین ہونے پر راضی ہونے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اسلامی احکام پر راضی دل سے انہیں پسند کرے خواہ سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں اور حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ حضور کے تمام اقوال، افعال، اعمال، احوال سے دل سے محبت کرے۔ جس چیز کو حضور سے نسبت ہو اسے دل سے محبوب رکھے۔ شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت کو دل سے پسند کرے، ایسے شخص کے لئے دنیا میں ہی جنّت واجب ہو چکی کہ جئے گا جنّتی ہو کر، مَرے گا جنّتی ہو کر، اُٹھے گا جنّتیوں کے زُمرہ میں۔ [3]

2 نماز کی پابندی کرنا: حضرتِ سیّدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ جو پابندی سے پانچوں نمازیں ادا کرے اور ان کے رُکوع و سُجود، وضو اور اوقات کا لحاظ رکھے اور یہ یقین کرے کہ یہ اللہ پاک کی طرف سے حق ہیں وہ جنّت میں داخل ہو گا، یا فرمایا: اس کے لئے جنّت واجب ہو جائے گی۔ [4]

3 بیٹیوں کی اچّھی پرورش کرنا: رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچّھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی:

(1) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کے تحت جنت واجب ہونے کے متعلق فرماتے ہیں: رب کے فضل و کرم سے (ایسے شخص کو) دنیا میں نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے، مرتے وقت ایمان پر قائم رہتا ہے اور قبر و حشر میں آسانی سے پاس ہوتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/216 ملخصاً)

* ذمہ دار شعبہ ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

دو ہوں تو؟ فرمایا: دو ہوں تب بھی۔ عرض کی گئی: اگر ایک ہو تو؟ فرمایا: اگر ایک ہو تب بھی۔ (5)

4 **بچّوں کے فوت ہونے پر صبر کرنا:** اللہ کریم کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص اپنے تین بچّوں کو کھو بیٹھے (یعنی جس کے تین بچے مرجائیں) پھر وہ اللہ پاک کی راہ میں ان پر اجر و ثواب کی امّید رکھے تو اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔ (6)

اللہ پاک ہماری مغفرت فرمائے اور جنّت واجب کرنے والے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 ابوداؤد، 2/125، حدیث: 1529 3 مراٰۃ المناجیح، 5/452 ملخصاً 4 مسند احمد، 6/372، حدیث: 18373 5 معجم اوسط، 4/347، حدیث: 6199 6 معجم کبیر، 17/300، حدیث: 829

سات کے عدد کے بارے میں دلچسپ معلومات

Wonders of Number Seven

(دوسری اور آخری قسط)

محمد نواز عطاری مدنی*

سات کا عدد اور فرامینِ بزرگانِ دین

احادیثِ مُبارکہ کی طرح صحابۂ کرام اور علمائے امّت کے کئی فرامین میں سات کے عجائبات کا ذکر ملتا ہے جیسا کہ

• حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک طاق (اکیلا) ہے اور طاق (عدد) کو پسند فرماتا ہے۔ اللہ پاک نے دنیا کے ایّام کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ سات کے گرد گھومتے ہیں۔ انسان کو سات چیزوں سے بنایا، ہمارا رِزْق سات چیزوں سے پیدا کیا۔ ہمارے اُوپر سات آسمان بنائے اور نیچے سات زمینیں بنائیں۔ سمندر بھی سات بنائے۔ سورۂ فاتحہ کی بار بار تلاوت کی جانے والی آیات بھی سات نازل فرمائیں۔ قراٰنِ حکیم میں سات قسم کے (نَسبی) رشتوں سے نکاح ممنوع و حرام ٹھہرایا۔ قراٰنِ کریم میں وراثت کو سات قسم کے وُرَثاء کے لئے بیان فرمایا۔ ہم سجدہ بھی سات اعضاء پر کرتے ہیں۔ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے طوافِ کعبہ کے سات پھیرے لگائے۔ صفا و مَرْوَہ کے درمیان سعی کے سات چکر لگائے اور جمرات کی رَمی بھی سات کنکریوں سے فرمائی۔

(حلیۃ الاولیاء، 1/392، رقم: 1123، الروض الفائق، ص50)

• حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی کا فرمان ہے: (جنّت میں) علمائے کرام، عام مؤمنین سے سات سو درجے بلند ہوں گے اور ہر دو درجوں کے درمیان پانچ سو سال کی مَسافت ہو گی۔ (قوت القلوب، 1/241)

• صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ عنہ فرماتے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ہیں: جو کوئی ہر روز سات مرتبہ یہ پڑھے: ﴿فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ (پ11، التوبۃ:129) اللہ کریم اسے اُخروی تمام اَہم اُمور میں کفایت کرے گا۔ (قوت القلوب، 1/21 مفہوماً)

• حضرت علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سات روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔ (الحاوی للفتاویٰ، 2/223)

• امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سات کا عدد افضل اعداد میں سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 6/232) • ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: سات کے عدد کو دفعِ ضَرر و آفت میں ایک تاثیرِ خاص ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نے اپنے مرضِ وصال شریف میں فرمایا: مجھ پر سات مشکوں سربستہ کا پانی ڈالو۔ صحیح بخاری شریف میں ہے (حضرت) عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے (روایت) ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب میرے گھر تشریف لائے تو آپ کے مرض میں اضافہ ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: مجھ پر ایسے سات مشکیزوں کا پانی بہاؤ کہ جن کے بندھن نہ کھولے گئے ہوں۔ (بخاری، 3/155، حدیث:4442، فتاویٰ رضویہ، 24/183 ملخصاً)

• آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: سات کے عدد میں حکمت اور راز یہ ہے کہ اس کو زہر اور جادو کے ضرر کو دور کرنے میں خاص تاثیر ہے۔ حدیثِ پاک سے ثابت ہے کہ جو کوئی صبح سویرے سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اسے اس دن زہر اور جادو سے نقصان نہیں پہنچے گا۔

(بخاری، 3/540، حدیث:5445، فتاویٰ رضویہ، 24/183 ملخصاً)

• **گھریلو اتفاق کا عمل:** سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سب گھر والوں میں اِتفاق کے لئے بعد نمازِ جمعہ لاہوری نمک پر ایک ہزار ایک بار یَاوَدُوْدُ پڑھیں، اوّل آخر دس دس بار دُرود شریف اور اُس وقت سے اُس (پڑھے ہوئے) نمک کا برتن زمین پر نہ رکھیں، (ادب سے الماری، میز وغیرہ اُونچی جگہ رکھئے) وہ نمک سات دن گھر کی ہانڈی (یعنی سالن وغیرہ) میں ڈالیں، سب کھائیں، مولیٰ تعالیٰ سب میں اِتفاق پیدا کرے گا۔ ہر جمعہ کو سات دن کے لئے پڑھ لیا کریں۔ (فتاویٰ رضویہ، 26/612)

سات کے عدد کے دیگر عجائبات

• حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس اولاد کی تعداد سات ہے۔ تین صاحبزادگان اور چار صاحبزادیاں • قراٰنِ کریم کی جن سُورتوں کے شروع میں سَبَّحَ یا یُسَبِّحُ یا "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى" یاسُبْحٰنَ ہے وہ سورتیں سات ہیں: (سورۂ بنی اسرآءیل، حدید، حشر، صف، جُمُعہ، تغابن اور اعلیٰ) • قراٰنِ کریم کی جن سورتوں کے شروع میں حُروفِ مُقَطَّعات میں سے "حٰمٓ" ہے وہ بھی سات ہیں: (سورۃ المؤمن، حٰمٓ السَّجْدَۃ، الشُّورٰی، الزُّخْرُف، الدُّخان، الجاثیۃ اور الاَحقاف) • قراٰنِ کریم کی منزلیں بھی سات ہیں (پہلی منزل میں تین سورتیں ہیں، دوسری میں پانچ، تیسری میں سات، چوتھی میں نو، پانچویں میں گیارہ، چھٹی میں 13 جبکہ ساتویں منزل میں سورۂ ق سے آخر تک 66 سورتیں ہیں)۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے اسے یونہی تقسیم کیا ہوا تھا اور اسی طرح تلاوت کرتے تھے۔ (احیاء العلوم، 1/367 ملتقطاً) • جہنّم کے طبقات سات ہیں۔ اللہ پاک ابلیس کے پیروکاروں کو سات گروہوں میں تقسیم فرمائے گا اور ہر گروہ جہنّم کے ایک طبقہ میں رہے گا، اس کا سبب یہ ہے کہ کُفر اور گناہوں کے مَراتِب چونکہ مختلف ہیں اس لئے جہنّم میں دُخول کے لئے ان کے دَرجات بھی مختلف ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سات طبقات کو انسان کے سات اعضائے بدن کے مطابق بنایا گیا ہے، اعضاء یہ ہیں: آنکھ، کان، زبان، پیٹ، شرمگاہ، ہاتھ اور پاؤں، کیونکہ یہی اَعضاء گناہوں کا مَرکز ہیں، اسی لئے ان کے وارد ہونے کے دروازے بھی سات ہیں۔

(حاشیۃ الصاوی علی الجلالین، الحجر، تحت الآیۃ:44، 3/1043، مکاشفۃ القلوب، ص190)

اللہ پاک ہمارے علم و عمل میں اضافہ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

باتوں سے خوشبو آئے

نیک اعمال

زادِ راہ (یعنی نیک اعمال) کے بغیر قبر میں جانے والا شخص کشتی کے بغیر سمندر کا سفر شروع کرنے والے کی طرح ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ)(المنبہات، ص3)

عزّت کس طرح ملتی ہے؟

دنیا میں عزّت مال کے ذریعے جبکہ آخرت میں عزّت نیک اعمال کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ) (المنبہات، ص3)

آخرت کے غم کا فائدہ

دنیا کا غم دل میں تاریکی کا سبب ہے جبکہ آخرت کا غم دل میں نور پیدا کرتا ہے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ) (المنبہات، ص4)

اچھی اور بُری بیوی کی مثال

نیک عورت نیک مرد کے نِکاح میں ہو تو اس کی مثال سونے کے اس تاج کی سی ہے جو بادشاہ کے سر پر سجا ہو جبکہ بُری عورت کسی نیک شخص کے نکاح میں ہو تو اس کی مثال بھاری بوجھ کی طرح ہے جو کسی بوڑھے شخص نے اٹھایا ہوا ہو۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا عبد الرحمٰن اَبْزی رضی اللہ عنہ) (حسن التنبہ، 2/483)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

عُلَمائے کرام کا ادب و احترام

عوام پر علمائے دین کا ادب باپ سے زیادہ فرض ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 25/216)

عوام کے لئے کس علم کا حاصل کرنا فرض ہے

عوام مسلمین کو نماز، روزے، وُضو، غُسل، قراءت کی تَصحیح (یعنی ان اعمال کو دُرست کرنا) فرض ہے جس سے روزِ قیامت ان پر مُطالبہ و مُواخذہ ہوگا (یعنی ان اعمال سے متعلّق پوچھا جائے گا اور ان کی دُرست ادائیگی نہ کرنے پر پکڑ ہوگی)۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/591)

بچپن کی عادت مشکل سے چھوٹتی ہے

بچپن سے جو عادت پڑتی ہے کم چھوٹتی ہے، تو اپنے نابالغ بچوں کو ایسی ناپاکیوں (یعنی فُحش کلامی اور فُحش گیت گانے) سے نہ روکنا اُن کے لئے معاذَ اللہ جہنّم کا سامان تیار کرنا اور خود سخت گناہ میں گرفتار ہونا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/215)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

خوشحالی پانے کا نسخہ

اگر مسلمان ظاہری نُمود و نُمائش کے اَخراجات ختم کرکے اِعْتِدال سے زندگی گزاریں تو خوشحالی آجائے گی اِنْ شَآءَ اللہ۔ (مَدنی مذاکرہ، 25 رمضانُ المبارک 1436ھ)

علمائے کرام کی عزت

معاشرے (Society) میں عوام کے مقابلے میں علمائے کرام کی عزت زیادہ ہوتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 محرم الحرام 1441ھ)

وقت کی قدر کیجئے

وقت ایک نعمت ہے اور نعمت کی قدر اس کے زَوال (یعنی ختم ہونے) کے بعد ہوتی ہے لہٰذا اس وقت کو قیمتی بناتے ہوئے نیکیوں میں گزاریئے۔ (مدنی مذاکرہ، 4 رجب المرجب 1440ھ)

کیا علماء نے دین کو مشکل بنایا ہے؟ (قسط: 02)

مفتی محمد قاسم عطاری

بعض اوقات کچھ لوگ یہ جملہ بولتے ہیں کہ دین تو بڑا آسان تھا لیکن علماء نے دین مشکل بنادیا۔ اس میں کس حد تک صداقت ہے اس کا جائزہ لیتے ہیں۔ یہ جملہ بولنے والے دو طرح کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو کسی سے سن کر بے سوچے سمجھے بول دیتے یا کسی کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ ایسوں کے کہنے کا تو کوئی اعتبار ہی نہیں ہے کیونکہ ان کی اپنی کوئی سوچ ہوتی ہی نہیں۔ اسی لئے کسی دوسری محفل میں کوئی کہہ دے کہ مَاشَآءَ اللہ علماء نے کتنا دین کا کام کیا ہے اور ہمارے لئے کتابیں لکھ کر کتنی آسانی کر دی ہے تو یہ اس کی بھی ہاں میں ہاں ملادیں گے۔ اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہے کیونکہ اخبار، ٹی وی، سوشل میڈیا وغیرہ پر ایک ایک چیز پر سو سو قسم کے خیالات پڑھ، سُن کر قوم کی اکثریت ویسے ہی کنفیوز ہو چکی ہے اور انہیں یہی سمجھ نہیں آتا کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے؟ بلکہ بعض اوقات تو یہی سمجھ نہیں آتا کہ میری اپنی سوچ کیا ہے؟ ایسے کنفیوزڈ دماغ کے کہنے کا کیا اعتبار؟

دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو وسوسے ڈالنے کا کارِ شیطانی سرانجام دینے کی ذمہ داری پر فائز ہیں اور دوسروں کے ایجنڈے پر یا خود اپنی ہی مسخ شدہ سوچ کی وجہ سے حقیقت میں دین ہی سے بیزار ہیں لیکن چونکہ دین اور اسلام کے بارے میں اِس بیزاری کا اظہار ایک اسلامی ملک یا مسلمانوں میں ممکن نہیں تو بنی اسرائیل کے ہفتے کے دن مچھلی پکڑنے والے حیلہ سازوں کی پیروی کرتے ہوئے حیلے کے طور پر علماء کا نام استعمال کر لیتے ہیں۔ یوں اصل ہدف تو اسلام ہی ہوتا ہے لیکن کچھ چھپن چھپائی کے طور پر "مولوی" کا نام بول دیتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے اِس جملے "دین تو بڑا آسان تھا لیکن علماء نے دین مشکل بنادیا۔" کا کچھ تجزیہ کرتے ہیں۔ اِن لوگوں سے دو سوال ہیں: ایک یہ کہ ذرا تفصیل سے بتائیں کہ علماء نے دین کو کیسے مشکل کیا ہے اور دین کی کون کون سی چیز کو مشکل کیا ہے؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ ہم آپ کے سامنے احکام کی ایک فہرست رکھتے ہیں، جن میں کئی وہ چیزیں ہیں جنہیں یہ لوگ مشکل سمجھتے ہیں، ان کے متعلق بتادیں کہ وہ کون سے کام ہیں جو قرآن و حدیث میں نہیں ہیں لیکن علماء نے مشکل بنا کر نافذ کئے ہوئے ہیں؟

تمہید کے طور پر عرض ہے کہ اسلام صرف کلمہ پڑھ لینے کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام عقائد، اخلاقیات، معاملات، حلال و حرام اور آدابِ زندگی وغیرہا جیسے بہت سے شعبوں کے متعلق

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/
* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

تفصیلی ہدایات کا مجموعہ ہے۔

عقائد تو ویسے ہی قرآن و حدیث اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہوتے ہیں، مثلاً: مقبول دین صرف اسلام ہے، اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین قیامت میں قبول نہیں کیا جائے گا، حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد صرف ان ہی کی پیروی میں نجات ہے، موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی ہوتے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی پیروی کرتے، کفر پر مرنے والے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ یہ عقائد علماء نے نہیں بنائے بلکہ قرآن و حدیث میں صاف الفاظ میں لکھے ہیں۔ اگر یہ مشکل لگتے ہیں تو معترضوں کا اصل اعتراض کس پر ہوا؟ ایسے ہی کچھ آزاد خیالوں اور تن پرستوں کی طبعِ نازک پر عذابِ الٰہی کا تذکرہ گراں گزرتا ہے بلکہ کئی کالم نویس اس کا مذاق اڑاتے اور کہتے ہیں کہ مولوی ڈراتے بہت ہیں تو عرض یہ ہے کہ جہنم کے شدید عذاب، اس کی تفصیلات اور خدا کے غضب کا بیان تو قرآن میں جگہ جگہ ہے اور احادیث میں اس سے بھی زیادہ۔ تو ذرا بتائیے کہ آپ کو اصل شکایت کس سے ہے؟

عبادات میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، تلاوت، ذکرُ اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ پانچ نمازیں اپنے وقت میں پڑھنا فرض ہیں، گرمی، سردی، دُھوپ، برف، بیماری، پریشانی، شادی، غمی کسی حالت میں معاف نہیں۔ سردیوں کی فجر اور گرمیوں کی ظہر پڑھنی ہی پڑے گی۔ اس کے علاوہ نرم و نازک بستروں کو چھوڑنے، نیند کو قربان کرنے، راتوں کو جاگنے، قیام کرنے، عبادت میں رہنے، سجدے کرنے، بارگاہِ الٰہی میں رونے، دعائیں مانگنے، نوافل و تہجد پڑھنے کا ذکر بھی قرآن ہی میں ہے، کسی مولوی نے اپنی طرف سے بیان نہیں کیا۔

ماہِ رمضان کے روزے فرض ہیں اور اگر اٹھارہ گھنٹے کا روزہ ہو تو بھی گرمیوں کے طویل روزے بہر صورت رکھنے ہی ہوں گے۔ بالغ ہو جانے والے لڑکے لڑکیاں خواہ بارہ سال ہی کے کیوں نہ ہوں نیز عورتیں، بوڑھے سب روزہ رکھیں گے سوائے اس کے کہ طاقت نہ ہو۔ یہ احکام بھی قرآن ہی میں ہیں اور پیر، جمعرات، ذوالحجہ کے پہلے نو دن، محرم کے دو دن، رجب شعبان کے دو مہینے، پیر اور جمعرات اور ہر قمری مہینے کی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخوں کے روزے سنت یا مستحب ہونا احادیث میں آیا ہے، کسی مولوی نے نہیں بنایا۔

یونہی اڑھائی فیصد زکوٰۃ دینی فرض ہے یعنی ایک کروڑ روپے ہیں تو اڑھائی لاکھ روپے زکوٰۃ میں دینا ہی ہوں گے۔ اس کے علاوہ ماں باپ اور رشتے داروں کی خدمت، یونہی غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں اور قیدیوں وغیرہ کی مدد کرنے کا حکم بھی قرآن ہی میں لکھا ہے، یونہی مسجدیں بنانے میں اور علمِ دین سیکھنے، سکھانے میں مشغولیت کی وجہ سے کمائی نہ کر سکنے اور کاروبار وغیرہ سے رُک جانے والے علماء و مبلغین اور مدرسین پر خرچ کرنے کا حکم بھی قرآن ہی میں ہے اور اگر یہاں کوئی شک و شبہ کُلبلائے تو سورۂ بقرہ کی آیت ۲۷۳ میں اِحْصَارِ فِی سَبِیْلِ اللہ کے الفاظ و معانی و تفسیر سمجھ لیجئے۔ اور دیگر تبلیغِ دین کے کاموں میں خرچ کرنے کا حکم و ترغیب بھی قرآن ہی میں ہے جسے اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ اللہ یعنی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے وسیع اور جامع لفظ سے بیان کیا ہے۔

حج کو دیکھ لیں کہ گرمی سردی ہو یا پچھلے زمانے میں اونٹ اور آج کل ہوائی و بحری جہاز سے جانا پڑے، فرض ہونے پر جانا ہی ہو گا۔ روٹین کے سلے کپڑے اتار کر احرام کی دو چادریں پہننا، بے پناہ رش میں طواف و سعی کرنا، منیٰ و عرفات و مزدلفہ میں تنگی تکلیف اٹھانا، کنکریاں مارنے میں دھکے کھانا، حرم آنے جانے میں مشکلات برداشت کرنا، یہ سب کرنا ہی ہو گا اور یہاں بھی اطلاعاً عرض ہے کہ یہ حج مولویوں نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرض کیا ہے اور آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

بقیہ تفصیل اِنْ شَآءَ اللہ اگلے مضمون میں۔

بےوقوفوں کا چیمپئن

(The champion of fools)

ابورجب عطّاری مدنی*

ایک دن بادشاہ (King) نے بڑا عجیب و غریب حکم دیا: ملک بھر سے بےوقوفوں کو اکٹھا کیا جائے، ان میں سے جو سب سے بڑا بےوقوف (Fool) ہوگا اُسے انعام دیا جائے گا۔ انعام کے لالچ میں سینکڑوں بےوقوف دربار میں اکٹھے ہوگئے۔ بادشاہ نے ان میں بےوقوفی کے مختلف مقابلے (Competitions) کروائے، فائنل راؤنڈ میں جو شخص جیتا اُسے "بےوقوفوں کا چیمپئن" قرار دیا گیا، بادشاہ نے قیمتی ہیرے جواہرات کا شاہی ہار اپنے گلے سے اُتار کر اسے انعام میں دیا۔ "سب سے بڑا بےوقوف" شخص یہ اِعْزاز و انعام پاکر خُوشی خُوشی گھر کو لوٹ گیا۔ کچھ عرصے بعد بادشاہ شدید بیمار ہوکر بستر سے لگ گیا۔ اس کی بیماری کا سُن کر "سب سے بڑا بےوقوف" بھی ملنے کے خیال سے آیا، بادشاہ بیڈ ریسٹ (Bed Rest) پر تھا لیکن اس شخص کو بادشاہ سے ملاقات کی خُصُوصی اجازت دے دی گئی۔ بےوقوف شخص نے بادشاہ سے پوچھا: کیا حال ہے؟ بادشاہ بولا: اس شخص کا حال کیا پوچھتے ہو جو ایسے سفر پر جارہا ہے جہاں سے واپسی ممکن نہیں۔ بےوقوف نے حیرت سے پوچھا: کیا آپ وہاں سے واپس نہیں آئیں گے؟ وہیں رہیں گے؟ بادشاہ نے بےبسی سے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ بےوقوف نے سوال کیا: پھر تو آپ نے وہاں بہت بڑا محل (Palace)، باغات (Gardens)، خدمت کے لئے شاہی کنیزیں، غلام (Slaves) اور عیش و عِشْرت کا بہت سارا سامان روانہ کردیا ہوگا! بادشاہ چیخ مار کر رونے لگا، بےوقوف نے بادشاہ کی یہ حالت دیکھی تو حیرت میں پڑگیا کہ بادشاہ کو اچانک کیا ہوگیا ہے! "نہیں! میں نے وہاں ایسا کچھ نہیں بھیجا،" بادشاہ نے بمشکل جواب دیا۔ بےوقوف شخص کہنے لگا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ تو بہت عقل مند اور سمجھدار ہیں! آپ نے کچھ نہ کچھ تو بھیجا ہوگا؟ بادشاہ آہیں بھرنے لگا، نہیں نہیں! میں نے واقعی وہاں پر کچھ انتظام نہیں کیا۔ بےوقوف جانے کے لئے پلٹنے لگا تو اپنے گلے سے ہار اُتارا اور یہ کہہ کر بادشاہ کے گلے میں ڈال دیا: پھر تو اس ہار کے سب سے زیادہ حقدار آپ ہیں۔

جب استاذ صاحب (Teacher) نے عالم کورس کی کلاس فائیو میں یہ سبق آموز فرضی حکایت سُنائی تو طلبۂ کرام مُنتظِر تھے کہ اب استاذ صاحب نصیحت کے کون کون سے موتی انہیں عطا فرماتے ہیں!

زندگی کے پانچ مراحل: چند سیکنڈز کے بعد استاذ صاحب اپنی سیٹ سے کھڑے ہوئے، بورڈ پر پانچ لکیریں کھینچیں اور ہر ایک کے شروع میں نمبرز لکھ دیئے:

1___2___3___4___5___

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

طَلَبہ کی دِلچسپی دیکھنے کے لائق تھی، استاذ صاحب نے بولنا شروع کیا، قرآن و حدیث کی روشنی میں انسان کی زندگی کو اِجمالی طور پر ان پانچ مراحل (Stages) میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1 عالَمِ اَرْواح (The World of Spirits)، جہاں ہمارے خالق ومالک نے ہم سے اپنے رب ہونے کا اقرار کروایا تھا، اس کا ذکر سورۂ اَعْراف میں ہے: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں۔ (پ9، الاعراف:172) 2 عالَمِ دُنیا (World)، جہاں ہم پیدا ہوئے اور مقرّرہ مدّت تک زندگی گزارنے کے بعد یہاں سے رُخصت ہوجائیں گے 3 عالَمِ بَرْزَخ (Duration between Death and Resurrection)، مَرنے کے بعد سے قیامت قائم ہونے تک کا درمیانی وقت عالَمِ برزخ کہلاتا ہے 4 حَشْر (Judgment day)، جب ہم قبروں سے اُٹھیں گے اور میدانِ محشر میں پہنچ کر اپنے اچھے بُرے اعمال کا حساب دیں گے 5 میدانِ محشر جس کے بعد ہمیں جنّت یا دوزخ میں داخل کردیا جائے گا۔

اس کے بعد استاذ صاحب فرمانے لگے: ہم پہلا مرحلہ (Stage) گزار آئے، دُوسرا اس زمین پر گزار رہے ہیں، جبکہ تین مرحلے باقی ہیں۔ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ پانچوں میں سے صرف دنیا ہی دارُالعمل ہے جس کا اَثر بقیہ تین مرحلوں یعنی بَرْزَخ، میدانِ محشر اور جنّت یا دوزخ میں داخلے پر پڑے گا، منقول ہے: اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَة یعنی دُنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ (فیض القدیر، 2/440، تحت الحدیث:2245)

پیارے اسلامی بھائیو! اب غور کیجئے کہ ہم بھی کہیں اس بادشاہ کی طرح غفلت کا شکار تو نہیں کیونکہ ہمارا فوکس صرف اور صرف دُنیاوی زندگی کے فوائد (Benefits) سمیٹنے اور نُقصانات سے بچنے پر ہوتا ہے حالانکہ دُنیا اور آخرت میں اتنا بڑا فرق (Difference) ہے جتنا سمندر اور پانی کے چھوٹے سے قطرے میں ہوتا ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس انگلی پر کتنا پانی آیا۔ (مسلم، ص1171، حدیث:7197)

انسان کتنا سمجھدار کتنا نادان؟ غور کیجئے کہ انسان کتنا سمجھدار (Intelligent) ہے کہ بہت سے کام ایڈوانس میں کر لیتا ہے، مثلاً • گرمی کا موسم آنے سے پہلے A.C یا رُوم کُولر کو چیک کرواکر اس کی سَرْوِس کروالیتا ہے • شدید گرمی میں باہر جانے سے پہلے اے سی آن کر کے جاتا ہے تاکہ واپسی پر کمرا ٹھنڈا ملے • لوڈشیڈنگ کا سامنا ہو تو یوپی ایس، اسٹینڈ بائی جنریٹر کا بندوبست کرلیتا ہے • گاڑی تک پہنچنے سے پہلے ریموٹ سے دروازہ اَن لاک کردیتا ہے • رَش سے بچنے کے لئے رمضان کی آمد سے پہلے عید کی شاپنگ کرلیتا ہے • آسمان پر بادل دیکھ کر چھتری (Umbrella) ساتھ رکھتا ہے • گھر سے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

نکلتے وقت A.T.M کارڈ ساتھ رکھتا ہے کہ کہیں بھی رقم کی ضرورت پڑ سکتی ہے • سائیکل والا دس بیس روپے، بائیک والا سو دوسو اور کار والا ہزار پانچ سو روپے جیب میں ڈال کر باہر نکلتا ہے کہ راستے میں ٹائر پنکچر ہوگیا، پیٹرول ختم ہوگیا یا چھوٹی موٹی خرابی آگئی تو پریشانی نہ ہو • موبائل تنگ کرنے لگے تو بیچ دیتا ہے کہ ڈیڈ (Dead) ہوگیا تو کوئی قیمت نہیں ملے گی • بچّی ابھی اپنے پاؤں پر چلنا بھی شروع نہیں کرتی کہ اس کی شادی کی فکر میں گُھلنا شروع کردیتا ہے • اس کے کام پورے نہیں ہوتے تو ٹائم مینجمنٹ سیکھتا ہے، ڈیلی، وِیکلی، منتھلی اور اینول (سالانہ) پلاننگ کرتا ہے • عوامی رجحانات دیکھ کر کاروبار کا رُخ (Business Direction) موڑ دیتا ہے۔

لیکن ہماری اکثریت کتنی نادان (Ignorant) ہے کہ اُخروی زندگی کے انتظامات اس کی ترجیحات (Preferences) میں شامل ہی نہیں ہیں، وہ اِقْدامات جن سے جہانِ آخرت کی بہتری وابستہ ہے، اس کے معمولاتِ زندگی کا حصّہ ہی نہیں ہیں۔ اپنے امیج کو بہتر بنانے کے لئے بارش، آندھی، بیماری میں اپنے آفس، کاروبار یا کسی تقریب میں وقت پر پہنچنے کو بے حد ضروری سمجھنے والا یہ انسان اپنے رب کو راضی کرنے اور آخرت کے انعامات پانے کے لئے پانچ وقت کی فرض نماز کے لئے مسجد میں حاضری سے غافل ہے۔ آفس میں ایمرجنسی نوعیت کا کام آجائے تو اپنے ریکارڈ کو بہتر کرنے کے لئے اس کام کو کرنے کی دُھن اس پر سوار ہوجاتی ہے پھر یہ نہ بُھوک پیاس دیکھتا ہے، نہ کوئی بیماری اس کی راہ میں رُکاوٹ بنتی ہے نہ تھکاوٹ اس کا راستہ روکتی ہے، لیکن جب بات رمضان کے فرض روزے رکھنے کی آتی ہے تو یہ مختلف بہانے بنانے لگتا ہے۔ یار دوستوں کی محفلوں اور مختلف تقریبات میں اپنی ناک اُونچی رکھنے کے لئے بے حساب خرچ کرنے والے کو جب زکوٰۃ فرض ہونے پر اس کا حساب لگا کر ادا کرنے کا کہا جاتا ہے تو اس کا ہاتھ اور دِل دونوں تنگ پڑ جاتے ہیں پھر یہ تھوڑی بہت رقم دے کر اپنے دل کو منالیتا ہے کہ میں نے زکوٰۃ ادا کردی ہے۔ اسی طرح تکبّر، حَسَد، بدگُمانی جیسے باطنی گناہوں سے بچنا، حُقوقُ الْعِباد ادا کرنے میں کوئی کمی نہ رہنے دینا، فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ مُسْتَحَبّات پر عمل کرکے انعاماتِ آخرت پانے کے لئے نیکیوں کا خزانہ اِکٹّھا کرنے کی طرف عُمُوماً انسان کی توجّہ نہیں ہوتی مگر جسے اللہ کریم توفیق دے۔

اے عاشقانِ رسول! آپ کا کاروبار دن دُگنی رات چوگنی ترقّی کرے یا نہ کرے، ملازمت میں آپ کا گریڈ اپ ہو یا نہ ہو، اس پر کوئی سزا نہیں لیکن فرائض و واجبات چھوڑنے پر عذاباتِ جہنّم کی وارننگز موجود ہیں۔ حضرت سیّدنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: لوگ سوئے ہوئے ہیں جب انہیں موت آئے گی تو بیدار ہوجائیں گے۔

(حلیۃ الاولیاء، 7/54، حدیث:9576)

اللہ پاک ہماری دنیا اور آخرت دونوں بہتر فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

پورا نام مع ولدیت---------- فون / موبائل نمبر---------- وائس ایپ نمبر----------

ای میل ایڈریس---------- شہر کا نام---------- تحصیل----------

ضلع---------- صوبہ---------- گھر کا مکمل ایڈریس----------

بکنگ کی مزید معلومات کے لئے

Call/ Sms/ WhatsApp: +92313-1139278 Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضان مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی Web: www.dawateislami.net

عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

پیشوں کے اعتبار سے نسبتیں

(چوتھی اور آخری قسط)

اَلْقَطّان: یہ اَلْقُطْن (یعنی رُوئی Cotton) بیچنے کی طرف نسبت ہے۔ اس نسبت سے منسوب شخصیت جلیلُ القدر امام، امیرُ المُؤمنین فِی الْحَدِیث حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کی ولادت 120ھ کی ابتدا میں ہوئی اور وصال 198ھ صفر کے مہینے میں ہوا۔ حافظُ الحدیث ابنِ عمّار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تم حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھو گے تو آپ کی تاجروں والی ہیئت کے سبب یہ گمان کرو گے کہ آپ کے اندر کوئی قابلِ قدر علمی صلاحیت نہیں ہوگی لیکن جب آپ کلام فرماتے تو فُقہا آپ کی بات سننے کے لئے خاموش ہو جاتے۔ سَیِّدُ الْحُفّاظ عبد الرّحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ جب بصرہ تشریف لائے تو مجھ سے کہا: میرے پاس کسی انسان کو لاؤ تاکہ میں اس سے علمی مُذاکرہ کروں، چنانچہ میں حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کو لے آیا اور دونوں نے علمی مُباحَثہ کیا، جب حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ چلے گئے تو حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا: میں نے تم کو انسان لانے کیلئے کہا تھا تم تو میرے پاس جنّ کو لے آئے (یعنی حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کے حافظے نے آپ کو حیرت میں ڈال دیا تھا)۔ (سیر اعلام النبلاء، 8/110تا117)

اَلْآجُرِی: یہ آجُر یعنی اینٹ (Brick) کے کام اور اس کے بیچنے کی طرف نسبت ہے نیز دَرْبُ الْآجُر (بغداد کے ایک محلّے) کی طرف بھی نسبت ہے۔ بعض بُزرگوں کے ساتھ یہ نسبت اینٹوں کے کام کی وجہ سے اور بعض کی مذکورہ محلّے میں قیام کے اعتبار سے آتی ہے۔ آجری کی نسبت سے منسوب شخصیات میں سے صُوفی بُزرگ حضرت محمد بن خالد آجُری رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، آپ کا وصال 303ھ میں ہوا۔ **اینٹوں کی گفتگو:** آپ فرماتے ہیں: میں اینٹوں کا کام کرتا تھا، ایک مرتبہ میں اینٹوں کی تہوں (یعنی اوپر نیچے رکھی ہوئی اینٹوں کی لائن) کے درمیان سے گزر رہا تھا کہ میں نے سنا: ایک تہہ نے دوسری کو سلام کیا اور کہا: آج رات مجھے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ فرماتے ہیں: میں نے مزدوروں کو اس تہہ کو آگ میں ڈالنے سے منع کر دیا اور اینٹیں اسی طرح اپنی جگہ باقی رہیں۔ اس کے بعد میں نے کبھی اینٹوں کو آگ میں پکانے کا کام نہیں کیا۔

(الانساب للسمعانی، 1/94،95، المنتظم لابن الجوزی، 13/164)

غربت اور تنگ دستی کا علاج

حضرت سیِّدُنا سَہْل بن سَعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اقدس، شفیعِ روزِ مَحشر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضر ہو کر اپنی غربت اور تنگ دَستی کی شکایت کی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اگرچہ کوئی بھی نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیجو اور ایک بار قُلْ ھُوَاللہ شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ پاک نے اسے اتنا مالدار کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتے داروں میں بھی تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ (تفسیر قرطبی، 10/183)

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

سرمایہ برابر ہو تو کیا نفع برابر ہونا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دو افراد نے مل کر یوں پارٹنر شپ کی ہے کہ دونوں نے برابر برابر (Equal) انویسٹمنٹ کی ہے۔ ان میں سے ایک فریق کام کرتا ہے وہ پچھتر فیصد (75٪) نفع (Profit) لیتا ہے اور جو کام نہیں کرتا وہ پچیس فیصد (25٪) نفع لے رہا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں باہمی رضامندی (Mutual Understanding) سے کام کرنے والے کے لئے نفع کا ریشو زیادہ رکھ سکتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: "اگر دونوں نے اس طرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہوگا مگر کام فقط ایک ہی کرے گا اور نفع دونوں لیں گے اور نفع کی تقسیم مال کے حساب سے ہوگی یا برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے اور اگر کام نہ کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو شرکت ناجائز۔" (بہارِ شریعت، 2/499)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیر مسلم کی دکان سے مچھلی خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا غیر مسلم مچھلی فروش سے مچھلی خرید سکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! غیر مسلم سے مچھلی خرید کر کھا سکتے ہیں کیونکہ مچھلی میں ذبح شرط نہیں نہ ہی مسلمان سے خریدنا ضروری ہے۔

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "احلّت لنا ميتتان ودمان، الميتتان الحوت والجراد، والدمان الكبد والطحال" ترجمہ: ہمارے لئے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں: دو مُردے مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ (مشکاۃ المصابیح، 2/84، حدیث: 4132)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

علیہ رحمۃ الرّحمٰن سے سوال ہوا: ”جس شخص کے ہاتھ کا ذبح ناجائز ہے جیسے کہ ہنود، اس کے ہاتھ کی پکڑی مچھلی کھانا کیسا ہے؟“ آپ علیہ الرَّحمہ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”جائز ہے، اگرچہ اس کے ہاتھ میں مر گئی یا اس نے مار ڈالی ہو کہ مچھلی میں ذبح شرط نہیں جس میں مسلمان یا کتابی ہونا ضرور ہو۔“

(فتاویٰ رضویہ، 20/323)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

غیر مسلم کی دکان سے گوشت خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا کسی غیر مسلم کی دکان سے گوشت خرید سکتے ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جب مالک غیر مسلم ہے تو اس کی دکان سے مسلمان گوشت نہیں خرید سکتا۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ سے فتاویٰ رضویہ میں سوال ہوا کہ جو شخص مسلمان باوجود سمجھانے کے مسلمان قصائی کو چھوڑ کر پُرانی رَوِش پر ضد اُہندو کھٹکوں (ایک ذات کا نام) کے یہاں پر گوشت لینے پر آمادہ ہو، اس پر کیا حکم ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: ”ایسا شخص حرام خوار، حرام کار، مستحقِ عذابِ پروردگار، سزاوارِ عذابِ نار ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 20/282)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کرایہ دار کا دکان میں مزید افراد کو بٹھا کر ان سے کرایہ لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص دکان کرائے پر لے کر اپنے نام سے ایگریمنٹ بنوالے، پھر اس ایک دکان میں کیبن وغیرہ رکھ کر مزید تین چار افراد کو اپنے ساتھ اسی دکان میں کرائے پر دے دے تو ایسا کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: فقہائے کرام نے کرائے پر لی ہوئی چیز، زیادہ رقم کے بدلے آگے دینے کی کچھ شرائط مقرر کی ہیں۔ سوال میں بیان کی گئی صورت میں وہ شرائط پائی جارہی ہیں لہٰذا پوچھی گئی صورت میں دکان کرائے پر لے کر کیبن وغیرہ رکھ کر آگے کرائے پر دینا جائز ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”مستاجر نے مکان یا دکان کو کرایہ پر دے دیا، اگر اتنے ہی کرایہ پر دیا ہے جتنے میں خود لیا تھا یا کم پر جب تو خیر اور زائد پر دیا ہے تو جو کچھ زیادہ ہے اسے صدقہ کردے ہاں اگر مکان میں اصلاح کی ہو اسے ٹھیک ٹھاک کیا ہو تو زائد کا صدقہ کرنا ضرور نہیں یا کرایہ کی جنس بدل گئی مثلاً لیا تھا روپے پر دیا ہو اشرفی پر، اب بھی زیادتی جائز ہے۔ جھاڑو دے کر مکان کو صاف کرلینا یہ اصلاح نہیں ہے کہ زیادہ والی رقم جائز ہوجائے، اصلاح سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے جو عمارت کے ساتھ قائم ہو مثلاً پلاسٹر کرایا یا مونڈیر بنوائی۔“ (بہارِ شریعت، 3/124)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ملازم کا خریداری میں زیادہ ریٹ بتا کر زائد رقم خود رکھ لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں کنسٹرکشن کے شعبے سے وابستہ ہوں، میرے ٹھیکیدار بعض اوقات مجھے طے شدہ کام سے ہٹ کر ریت یا بجری وغیرہ لینے بھیج دیتے ہیں جس میں کافی وقت صرف ہوتا ہے، مشقت بھی اٹھانی پڑتی ہے اور اس کا عوض بھی کچھ نہیں ملتا۔ کیا مجھے یہ اجازت ملے گی کہ میں 3000 میں ملنے والی چیز کا ریٹ 3500 بتا کر 500 روپے خود رکھ لیا کروں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی نہیں! پوچھی گئی صورت میں آپ کے لئے 500 روپے کی اضافی رقم لینا جائز نہیں کیونکہ یہ رقم آپ دھوکے سے حاصل کررہے ہیں اور کسی کو دھوکہ دینا، ناجائز و گناہ ہے۔ شرعاً آپ پر لازم ہے کہ جتنی رقم خریداری میں خرچ ہوئی، ٹھیکیدار کو اتنی ہی رقم بتائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوت کرنے سے پہلے صحرائے عرب میں ایک ماں اپنے 8 سالہ بچّے کے ساتھ ننھیال (بچّے کے نانا کے گھر) کی طرف جارہی تھی کہ راہزنوں نے حملہ کرکے تمام مال و اَسباب لُوٹ لیا اور جاتے ہوئے بچّے کو اُٹھا لے گئے۔ راہزنوں نے مکّہ کے مشہور بازار عُکَاظ میں اس بچّے کو فروخت کے لئے پیش کردیا۔ ادھر حضرت سیّدتُنا خَدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھتیجے حضرت حکیم بن حِزام رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے لئے ایک عربُ النّسل، سمجھدار غلام (Slave) خرید لاؤ، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بازار میں اسی بچّے کو دیکھا تو اسے خرید کر اپنی پھوپھی کو پیش کردیا۔ جب حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سرورِ کونین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح میں تشریف لائیں تو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دل کو اس بچّے کے خصائل، عادت و اَطوار اس قدر بھائے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اس غلام کو طَلَب کرلیا حضرت خدیجہ نے اس غلام کو بارگاہِ اَقدس میں بطورِ تحفہ پیش کردیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غلامی میں آنے والے، شفقتوں اور محبّتوں کے سائے میں پروان چڑھنے والے اس غلام کو دنیا حضرت سیّدنا زَید بن حارِثہ رضی اللہ عنہ کے نام سے پہچانتی ہے۔ **والد کو ترجیح نہ دی:** اتفاقاً حضرت زید رضی اللہ عنہ کی قوم کے چند افراد حج کی غرض سے مکّہ آئے تو انہوں نے آپ کو پہچان لیا اور جاکر والد کو خبر دی کہ تمہارا بیٹا غلامی کی زندگی گزار رہا ہے۔ باپ نے فوراً اپنے بھائی کو ساتھ لیا اور بیٹے کو غلامی سے چُھڑانے کی خاطر فدیہ کی رقم لے کر مکۂ مکرّمہ پہنچ گئے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: زید سے پوچھ لو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو فدیہ کے بغیر اسے لے جاؤ، اور اگر نہ جانا چاہے تو اسے چھوڑ دو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مقابلے میں بھلا کس کو پسند کرسکتا ہوں! آپ میرے لئے ماں، باپ اور چچا کی جگہ ہیں، باپ اور چچا نے کہا: اے زید! تم غلامی کو پسند کررہے ہو! حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس عظیم ہستی کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا، حضرت زید رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی محبّت اور تعلّقِ خاطر کو دیکھ کر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں آزاد کردیا اور فرمایا: زید میرا بیٹا ہے۔ والد اور چچا حضرت زید رضی اللہ عنہ پر یہ اعزاز و اکرام دیکھ کر شاداں و فرحاں ہوئے اور مطمئن ہوکر لوٹ گئے۔[2] **باپ کی طرف منسوب کرو:** صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حضرت زید رضی اللہ عنہ کو پہلے "زید بن محمد" کہا کرتے تھے لیکن جب سورۂ احزاب کی آیت نمبر 5 ﴿اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (ترجمۂ کنزُالایمان: اُنھیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے) نازِل ہوئی تو آپ کو "زید بن حارثہ" پکارنے لگے۔[3] **فضائل و مناقب:** حضرت زَید بن

روشن ستارے

حضرت سیّدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

حارِثہ رضی اللہ عنہ آسمانِ فضیلت کے وہ چاند ہیں جس کی چمک کبھی ماند نہ پڑے گی، وفا شِعاری، شوقِ جہاد، ذوقِ عبادت، عاجزی و انکساری میں بلند مقام پایا، کم عُمْری سے لے کر شہادت تک رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ساتھ نبھایا، آزاد کردہ غلاموں میں سب سے پہلے دولتِ ایمان کو جھولی میں بھرنے کا شرف پایا،[4] وہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قراٰن مجید میں آیا،[5] صحابۂ کرام میں حِبُّ النَّبِی یعنی "نبی کے محبوب" کا لقب پایا،[6] سن 2 ہجری غزوۂ بدر کی فتحِ مُبین کی خبر مدینے پہنچانے کیلئے آپ رضی اللہ عنہ ہی کا نام سامنے آیا،[7] 2 شعبان سن 5 ہجری رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غزوۂ بنی مُصْطَلِق روانہ ہوئے تو آپ کو مدینے پاک میں اپنا نائب بنایا،[8] سات یا نو مرتبہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو امیرِ لشکر بناکر روانہ فرمایا، اور ہر مرتبہ آپ نے کامیابی و کامرانی کا جھنڈا لہرایا۔[9]

سفرِ طائف میں رفاقت: اعلانِ نبوت کے دسویں سال ماہِ شوّال میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سفرِ طائف کا قصد کیا، جب کُفّار رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پتھروں کی بارش کرتے، ساتھ ساتھ طَعْنہ زنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے اور ہنسی اڑاتے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ دوڑ دوڑ کر اپنے محبوب کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے تھے اور رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بچانے کی کوشش کرتے یہاں تک کہ آپ کا سَر زخمی ہوگیا۔[10] **مددِ الٰہی:** ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ سفر پر روانہ ہوئے تو ایک مُنافق آپ کے ساتھ ہولیا، ایک کھنڈر کے پاس پہنچ کر وہ منافق کہنے لگا: ہم یہیں آرام کرتے ہیں، دونوں اندر داخل ہوئے حضرت زید رضی اللہ عنہ آرام کرنے لگے، یہ دیکھ کر اس منافق نے آپ کو رَسّی سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا اور آپ کو قتل کرنا چاہا، آپ نے اس سے پوچھا: تو مجھے کیوں مارنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا: اس وجہ سے کہ محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تم سے محبّت کرتے ہیں اور میں ان سے شدید نفرت کرتا ہوں، آپ نے فوراً پکارا: یارحمٰن! اَغِثْنِی، یااللہ! میری مدد کر، اچانک منافق کے کانوں میں آواز آئی: تیری بربادی! اسے قتل مت کر، منافق کھنڈر سے باہر نکلا مگر کوئی نظر نہیں آیا اس نے پھر قتل کرنا چاہا پھر وہی آواز پہلے سے بھی قریب سنائی دی، منافق نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر کوئی نظر نہیں آیا اس نے تیسری مرتبہ قتل کا ارادہ کیا تو وہی آواز بہت قریب سے آئی، منافق باہر نکلا تو اچانک ایک شہسوار نظر آیا جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا اس نے مُنافق کے سینے میں اس نیزے کو پیوست کردیا اور وہ منافق تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہوگیا۔ شہسوار اندر داخل ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کی رسیاں کھولتے ہوئے کہنے لگا: تم مجھے جانتے ہو؟ میں جبرائیل ہوں۔[11] **شیطان کو دُھتکار دیا:** سن 8 ہجری جُمادَی الاُولٰی میں غزوۂ موتہ کا معرکہ رُونما ہوا تو حضرت سیّدنا زید رضی اللہ عنہ لشکرِ اسلام کے عَلَم بردار تھے، شیطان پاس آیا اور آپ کے دل میں زندہ رہنے کی محبّت ڈالی، موت سے نفرت دلائی اور آپ کو دنیا کی لالچ دلائی، مگر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مومنین کے دِلوں میں ایمان پختہ ہونے کا وقت تو اب ہے اور شیطان مجھے دنیا کی لالچ دے رہا ہے۔[12] **شہادت:** اس معرکہ میں مسلمانوں کی تعداد 3 ہزار تھی جبکہ رُومی سپاہی ایک لاکھ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے لڑائی شروع ہونے سے پہلے کُفّار کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اس کا جواب تیروں کی مار اور تلواروں کے وار سے دیا۔ یہ منظر دیکھ کر آپ رضی اللہ عنہ گھوڑے سے اتر کر پیدل میدانِ جنگ میں کُود پڑے، ان کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی نہایت جوش و خروش کے ساتھ لڑنا شروع کردیا، کافروں نے آپ رضی اللہ عنہ پر نیزوں اور بَرچھیوں کی برسات کردی یوں آپ رضی اللہ عنہ جوانمردی سے لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔[13]

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تفسیر در منثور، پ22، احزاب، تحت الآیۃ:5، 6/ 563، طبقات ابن سعد، 3/ 29تا31 ملتقطاً (2) سابقہ حوالہ (3) مسلم، ص1014، حدیث:6262، مسئلہ: اس واقعہ و قراٰنی آیت سے یہ معلوم ہوا کہ جو لوگ کسی کا بچہ گود لیتے ہیں اور ولدیت میں اصل باپ کی جگہ اپنا نام لکھواتے ہیں یہ جائز نہیں ہے بلکہ لے پالک بچے کو اسی کے اصل والد کی طرف ہی منسوب کرنا لازمی ہے البتہ سرپرست کے طور پر گود لینے والا اپنا نام لکھوا سکتا ہے مگر ولدیت کے کالم میں اصل والد ہی کا نام ہو۔ (صراط الجنان، 7/ 561 ملتقطاً) (4) سیرت ابن ہشام، ص99 (5) پ22، الاحزاب: 37 (6) تھذیب الاسماء، 1/ 198 (7) طبقات ابن سعد، 2/ 13 (8) دلائل النبوۃ للبیہقی، 4/ 45 (9) طبقات ابن سعد، 3/ 33 (10) سبل الھدیٰ والرشاد، 2/ 438 (11) تفسیر کبیر، تحت بحث بسم اللہ، 1/ 154 ملتقطاً (12) تاریخ ابن عساکر، 19/ 368 (13) شرح ابی داود للعینی، 6/ 41تا42، تحت الحدیث: 1551 ملتقطاً، سیرت مصطفٰے، ص: 404۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

جُمادَی الاُولیٰ اسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عُظّام کا وصال ہوا، ان میں سے 48 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: 1 حضرت ابو مُطیع ہِشام بن عاص سَہمی قرشی رضی اللہ عنہ مکۂ مکرّمہ کے مالدار گھرانے میں پیدا ہوئے، ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے، حَبشہ اور مدینۂ منوّرہ ہجرت کی، غزوۂ خندق کے بعد تمام غزوات میں حصّہ لیا، بہت نیک اور بہادر تھے جُمادَی الاُولیٰ 13ھ کو معرکۂ اَجْنادَین (موجودہ صوبہ الخلیل، فلسطین) میں دادِ شجاعت دیتے ہوئے شہید ہوئے۔[1] 2 حضرت سعید بن عامر جُمحی قرشی رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ میں سے ہیں، زہد و تقویٰ میں مشہور تھے، آپ نے حضرت خُبَیب بن عَدِی رضی اللہ عنہ کی استقامت و شہادت سے متأثر ہو کر غزوۂ خیبر سے پہلے اسلام قبول کیا اور مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی۔ غزوۂ خیبر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حِمْص کا گورنر بنایا، اسی عہدے پر فائز رہتے ہوئے جُمادَی الاُولیٰ 20ھ کو حِمْص یا قَیسارِیہ یا رَقّہ (شام) میں وفات پائی۔[2] اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام: 3 شیخُ المشائخ حضرت نجمُ الدّین کبریٰ احمد بن عمر محدّث خُوارِزمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 540ھ میں خِیْوَہ (صوبۂ خوارزم) اُزبکستان میں ہوئی اور جُمادَی الاُولیٰ 618ھ میں شہید ہوئے۔ آپ کا مزار اُورگنج (صوبہ داش اغوز) شمالی اُزبکستان میں ہے۔ آپ شریعت و طریقت کے جامع، علّامۂ دہر، ولیِ کبیر، سلسلۂ کبرویہ کے بانی اور کئی کُتُب کے مُصنّف ہیں۔ تفسیرِ قرآن التاویلات النجمیہ، سکنات الصالحین، فَوائحُ الجمال و فَواتحُ الجلال اور طَوالعُ التنویر آپ کی یادگار کتابیں ہیں۔[3] 4 محتسبِ اُمت، حضرت خواجہ سیفُ الدّین سرہندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سرہند (ضلع ہریانہ) ہند میں 1049ھ کو ہوئی۔ آپ حضرت مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، عُلومِ ظاہری و باطنی کے جامع، سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخِ طریقت اور مُغلیہ بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کے شہزادے محمد اعظم کے مُرشد تھے۔ 19 جُمادَی الاُولیٰ 1095ھ کو وِصال فرمایا، مزار مبارک مقامِ پیدائش میں ہے۔[4] 5 ہادیِ پاک، حضرت خواجہ محمد نامدار شاہ نتھیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تیرہویں صدی کی ابتدا میں کرنین تال (علاقہ گھپی پشاور) میں ہوئی اور وِصال 7 جُمادَی الاُولیٰ 1259ھ کو نتھیال (تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک) میں فرمایا۔ آپ نے بانیِ خانقاہِ نقشبندیہ چورا شریف حضرت باواجی خواجہ نور محمد چوراہی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل کیا، آپ عالم باعمل، مُرشدِ برحق اور مَرجَعِ اولیا تھے، آپ کے فیضان سے کئی خانقاہیں مثلاً خانقاہ روپڑ

مزار شریف نجم الدین کبری

مزار شریف خواجہ سیف الدین سرہندی

مزار شریف خواجہ نامدار شاہ اٹک

* رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

شریف، باؤلی شریف اور آلو مہار شریف وغیرہ قائم ہوئیں۔(5) (6) شیخِ طریقت مولانا سیّد طاہر اشرف دہلوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1307ھ کو دہلی میں ہوئی اور 17 جُمادَی الاُوْلیٰ 1381ھ کو کراچی میں انتقال ہوا، آپ خانوادۂ غوثیہ اشرفیہ کے چشم وچراغ، عالمِ دین، شیخِ طریقت اور بانیِ خانقاہِ اشرفیہ فردوس کالونی کراچی ہیں۔ آپ شبیہِ غوثِ اعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔(6) (7) سلطانُ الْاَوْلیاء حضرت خواجہ صُوفی محمد حسن شاہ جہانگیری ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1298ھ کو بھینسوڑی (تحصیل ملک ضلع رامپور، یوپی، ہند) میں ہوئی اور یہیں 6 جمادی الاولیٰ 1379ھ کو وِصال فرمایا، مزار مَرجَعِ عوام ہے، آپ مشہور ولیِ کامل، علماوصُوفیا کی صحبت سے مستفیض اور دیدارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی مُشرّف تھے۔(7) عُلَمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام: (8) امامِ شہیر حضرت امام ابراہیم بن یوسف بَاہِلی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بلخ (خُراسان) سے ہے، آپ نے امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے طویل عرصہ علم حاصل کیا حتّٰی کہ آپ مفتیِ اسلام بن گئے اس کے بعد علمِ حدیث کی جانب متوجہ ہوئے اور عظیم مُحدّث امام سُفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث سماعت کیں، آپ کا شمار ثِقہ راویوں میں ہوتا ہے، آپ نے جُمادَی الْاُوْلیٰ 239ھ کو بغداد میں وِصال فرمایا۔(8) (9) امامِ وقت حضرت امام ابوالعباس جعفر بن محمد مستغفری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 350ھ کو ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 29 یا 30 جُمادَی الاُوْلیٰ 432ھ کو نَسَف میں وفات پائی، آپ عظیم فقیہ، فاضلِ زمانہ، ثِقہ محدث، استاذُ العُلَماء، خطیبِ نَسَف اور صاحبِ تصانیف ہیں۔ آپ کافی عرصہ خُراسان کے شہروں مرو اور سرخس میں ترویجِ عُلومِ دینیہ میں مصروف رہے اور کثیر عُلَما نے آپ سے استفادہ کیا۔(9) (10) بدرُالمِلّت وَالدِّین حضرت شیخ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن سعداللہ بن جماعت کنانی حَمَوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 639ھ میں حَماۃ (شام) کے علمی گھرانے میں ہوئی اور 20 جُمادَی الاُوْلیٰ 733ھ مصر میں وفات پائی، امام شافعی کے پاس دفن ہوئے، آپ مشہور و مؤثر عالمِ دین، شیخُ الاِسلام، قاضیُ القُضاۃ، خطیب جامع مسجد اُموی، جامع مسجد اقصیٰ اور جامع مسجد اَزْہر، صُوفی باصفا، استاذُ العلماء و المحدثین، مُصنّفِ کُتُب تھے۔ 35 سے زائد کتب میں اَلْمَنْھَلُ الرَّوِی اور تَدْبِیْرُ الْاَحْکَام بھی ہیں۔(10) (11) مناظرِ اسلام حضرت مولانا حافظ ولیُ اللہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1250ھ کو وادیِ کشمیر میں ہوئی، چھوٹی عمر میں ہی لاہور آگئے، چیچک کی وجہ سے آنکھوں کی بینائی جاتی رہی، نابینا ہونے کے باوجود حفظِ قراٰن اور مُرَوَّجہ عُلومِ اسلامیہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے، آپ پہلے بادشاہی مسجد کے نائب خطیب اور پھر وزیر خان مسجد کے خطیب مقرر ہوئے، آپ کا بیان پُر دلیل اور با اثر ہوتا تھا۔ آپ کو حقانیتِ اسلام کے دلائل پر عُبُور حاصل تھا غیر مسلموں سے کئی مُناظرے کئے اور کامیاب رہے، آپ کی تالیف کردہ کئی کُتُب مثلاً مُباحثہ دینی، تصدیقُ المسیح یادگار ہیں۔ آپ کا وِصال 24 جُمادَی الاُوْلیٰ 1296ھ کو لاہور میں ہوا، مزار احاطۂ شاہ ابوالمعالی (نزد لاہور ریلوے اسٹیشن) میں ہے۔(11) (12) عاشقِ مدینہ حضرت مولانا علی حسین مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بھوپال میں 1312ھ کو ہوئی اور 12 جُمادَی الاُوْلیٰ 1374ھ کو مدینۂ منورہ میں وِصال فرمایا، آپ کو جنّتُ البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپ نے امام بدرُ الدّین حَسنی دِمشقی رحمۃ اللہ علیہ سمیت عرب و عجم کے عُلَماومشائخ سے ظاہری وباطنی علوم حاصل کئے۔ آپ عربی، اردو اور فارسی میں فصیح وبلیغ تحریر و تقریر پر قادر تھے، کئی کتابیں لکھیں، نعتیہ شعر بھی کہتے تھے، میلاد شریف، گیارھویں شریف اور دیگر بُزُرگانِ دین کے اَعْراس پر پابندی سے محافل منعقد کرتے تھے۔(12)

---

(1) المنتظم، 4/158 (2) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 3/92تا94، اسد الغابہ، 2/462، 463 (3) التاویلات النجمیہ، 1/43، 52، مرآۃ الاسرار، ص620، 613، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 22/148تا150 (4) تاریخ مشائخ نقشبندیہ، ص611تا627 (5) تذکرہ مشائخ آلو مہار شریف، ص334 تا 360 (6) حیات مخدوم الاولیاء، ص333 (7) معارف رضا سالنامہ 2006، ص217، 218 (8) الجواہر المضیہ، 1/51، 52، رقم: 61 (9) الفوائد البہیہ، 74، رقم: 104 (10) شذرات الذھب، 6/732، 274، معجم المؤلفین، 3/30 (11) تذکرہ اکابر اہلِ سنت، ص567، تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت لاہور، ص160 (12) شعرائے حجاز، 333تا338۔

آؤ بچو! حدیثِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سنتے ہیں

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

اِتَّقُوا اللهَ فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ یعنی ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرو۔ (ابوداؤد، 3/32، حدیث:2548)

پیارے بچّو! جانور پر ظُلم انسان کے ظُلم سے بدتر ہے، کیونکہ انسان زبان والا ہے اپنے دُکھ دوسروں سے کہہ سکتا ہے، بے زبان جانور خدا کے سواء کس سے کہے۔ (مراٰۃ المناجیح،3/100)

افسوس! بعض بچّوں کو جانوروں (Animals) کو ستانے میں مزہ آتا ہے، کبھی بلّی (Cat) کی دُم کھینچیں گے تو کبھی چڑیا کو پتھر مار کر اُڑا دیں گے۔ پیارے بچّو! دنیا میں تو یہ جانور ہمارے امّی ابّو یا ٹیچر کو ہماری شکایت نہیں کر سکتے اسی لئے ہمیں کوئی ڈر نہیں ہوتا لیکن ہمیں اور سبھی جانوروں کو پیدا کرنے والا اللہ پاک تو سب دیکھتا اور جانتا ہے لہٰذا کسی بھی جانور یا پرندے کو تکلیف مت دیں۔

کونسی کہانیاں پڑھنی چاہئیں؟

بچوں کے امیرِ اہلِ سنّت

بچّوں کو عام طور پر کہانیاں پڑھنے یا سننے کا بڑا شوق ہوتا ہے، لیکن کچھ کہانیاں ایسی ہوتی ہیں جنہیں نہ تو پڑھنا چاہئے نہ سننا چاہئے، آیئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے جانتے ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: ”بُھوت پَری کی کہانیاں بچّوں کو بُزدل (ڈرپوک) بناتی ہیں۔“

پیارے بچّو! بُھوت پَری کی کہانیاں پڑھنے سُننے سے ہمارے دِل میں ڈَر بیٹھ جاتا ہے، ہمیں اکیلے میں ڈَر لگتا ہے اور ہم اندھیرے (Darkness) میں جاتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں، بلکہ بِلّی (Cat)، کُتّے (Dog) وغیرہ کی آواز سُن کر ہی امّی جان کی گود میں چُھپ جایا کرتے ہیں لہٰذا ایسی کہانیاں بالکل بھی سننی یا پڑھنی نہیں چاہئیں۔

اب آپ کہیں گے کہ بُھوت پَری کی کہانیاں تو ہم پڑھ، سُن نہیں سکتے تو پھر کون سی کہانیاں پڑھیں یا سُنیں؟ آیئے اس بارے میں بھی امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے جانتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ”بچّوں کو جِنّ پَریت (بدروح، آسیب) کی کہانیاں نہیں بلکہ بہادُروں کے سچّے قصّے سُنایئے، ہمارے بچّے شیر کی طرح بہادر ہونے چاہئیں۔“

پیارے بچّو! بہادُر بننے کیلئے اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام کی زندگی کے واقعات پڑھیں، یوں ہی امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے لکھے ہوئے ”بچّوں کی سچّی کہانیوں“ پر مشتمل رِسالے اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں بچّوں کے لئے چھپنے والی کہانیاں اور مضامین پڑھیں سُنیں۔ اس سے ہماری عادتیں اچھی ہو جائیں گی اور ہم بہت سارے گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے والے اچھے اور بہادر بچّے بن جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

ذہین بچے

ایک ہفتے میں قراٰنِ پاک حفظ کرلیا

ابوالحسان عطّاری مَدَنی

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور شاگرد (Famous Student) امام محمد بن حَسَن رحمۃ اللہ علیہ جب علم سیکھنے کے لئے امامِ اعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو امام صاحب نے ان سے پوچھا: بیٹا! کیا آپ نے قراٰنِ کریم حِفظ (Memorize) کرلیا ہے؟ عرض کیا: جی نہیں۔ امامِ اعظم نے ارشاد فرمایا: پہلے قراٰنِ پاک حفظ کریں۔ سات دن گزرنے کے بعد امام محمد بن حَسَن رحمۃ اللہ علیہ ایک بار پھر حاضر ہوگئے۔ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے آپ سے کہا تھا کہ قراٰنِ کریم حفظ کرکے آئیے گا۔ انہوں نے عرض کیا: میں نے قراٰن حفظ کرلیا ہے۔ (روح البیان، 5/140)

پیارے بچّو! آپ نے دیکھا! اللہ پاک نے امام محمد بن حَسَن رحمۃ اللہ علیہ کو کس قدر شاندار قوتِ حافظہ (Memory) عطا فرمائی تھی کہ انہوں نے سات دن یعنی صرف ایک ہفتے (One Week) میں پورا قراٰنِ کریم زبانی یاد کرلیا اور حافظِ قراٰن بن گئے۔

پیارے بچّو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا حافِظہ بھی خوب مضبوط ہوجائے اور جو سبق وغیرہ یاد کریں اُسے نہ بھولیں تو پابندی سے پانچوں نمازیں پڑھنے کی عادت بنائیں اور نمازوں کے بعد اللہ کریم سے اپنے حافظے کی مضبوطی کی دُعا کیا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کا فائدہ (Benefit) آپ خود دیکھیں گے۔

مولیٰ تُو مِرا حافِظہ مضبوط بنادے
ہو جایا کرے یاد سبق جلد الٰہی!

(وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص113)

پیارے بچّو! آپ نے اس ٹیبل کے حروف مِلا کر نیچے دیئے گئے چھ الفاظ تلاش کرنے ہیں، ان لفظوں کو اُوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں تلاش کرسکتے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ اسلام کو تلاش کیا گیا ہے۔ 1 اللہ 2 احمد 3 قراٰن 4 حدیث 5 مکّہ 6 مدینہ

ا	ی	ق	ر	آ	ن	س	ع	ق
س	ل	د	ی	ھ	د	ی	س	ٹ
ل	م	ت	ا	ڈ	ح	د	ی	ش
ا	ح	ڈ	ل	ش	م	ک	ح	ا
م	ک	س	ل	ص	ا	ح	م	د
ا	ر	د	ہ	ڈ	ن	ش	خ	و
م	ک	ہ	د	م	د	ی	ن	ہ

پسند کا کھانا

ارشد اسلم عطاری مدنی*

روزانہ کی طرح اسکول سے آنے کے بعد خُبَیب نے امّی کو سلام کیا، امّی آج بہت بھوک لگ رہی ہے پلیز! جلدی سے کھانا دیدیجئے۔ اچھا بیٹا! یونیفارم چینج کر کے ہاتھ منہ دھولیجئے تب تک میں اپنے بیٹے کے لئے دستر خوان لگا دیتی ہوں۔

ہاتھ منہ دھوکر خُبیب یہ کہتا ہوا دستر خوان پر بیٹھ گیا: اللہ کرے میری پسند کی ڈش بنی ہو۔

لگتا ہے آج آپ نے ناشتہ ٹھیک طرح سے نہیں کیا خُبَیب؟ امّی نے کھانا بڑھاتے ہوئے کہا، خُبَیب نے سالن دیکھا تو اس کا منہ بن گیا، کہنے لگا: امّی مجھے کچھ اور بنا دیں، آپ کو تو معلوم ہے میں لوکی (Gourd) شوق سے نہیں کھاتا!

امّی نے خُبَیب کا مُرجھایا ہوا چہرہ دیکھا تو فوراً کہا: اچھا ٹھیک ہے میں آپ کے لئے آملیٹ بنا دیتی ہوں۔

خُبَیب کی یہ سب باتیں اس کے ماموں بھی سُن رہے تھے۔ خُبَیب نے لنچ کرنے کے بعد آرام کیا۔ ٹیوشن سے آنے کے بعد ماموں نے کہا: بیٹا! یقیناً ہم سب کی طرح آپ کے بھی آئیڈیل اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں۔

خُبیب نے ہاں میں سَر ہلاتے ہوئے کہا: جی ماموں جان! میں انہیں اپنا رول ماڈل مانتا ہوں۔ مَا شَآءَ اللہ! یہ تو بہت اچھی بات ہے، پھر ماموں نے خُبَیب سے سوال کیا: اچھا ایک بات بتائیے کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے پیارے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لوکی شریف بہت پسند تھی؟ خُبَیب نے نفی میں سَر ہلاتے ہوئے کہا: نہیں۔

ماموں کہنے لگے: چلئے! میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں پھر آپ مجھے اس سے حاصل ہونے والا سبق بتائیے گا۔ جی ٹھیک ہے ماموں! یہ کہہ کر خُبَیب واقعہ غور سے سننے لگا۔

ماموں نے کہا: صحابیِ رسول حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک بار اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ دعوت میں گیا، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں سالن لایا گیا جس میں لوکی (یعنی کدّو شریف) اور خشک کیا ہوا نمکین گوشت تھا، رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس سالن میں سے لوکی تلاش کر رہے تھے، حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسی لئے میں اس دن سے لوکی پسند کرنے لگا۔

*شعبہ فیضانِ قراٰن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

جیسے ہی ماموں نے واقعہ ختم کیا خُبَیب نے فوراً کہا: اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں بھی لوکی شریف شوق سے کھانی چاہئے۔

ارے واہ بھئی! آپ تو واقعی بہت ذہین ہیں، ماموں نے کہا۔

خُبَیب نے اَفسُردَہ لہجے میں کہا: آج میں نے کتنا بڑا چانس مِس کر دیا نا ماموں جان! دوپہر ہی میں لوکی شریف پکی تھی مگر میں نے نہیں کھائی۔

ماموں نے خُبَیب کا موڈ بدلنے کے لئے کہا، آپ کی نالج میں ایک اور بات کا اضافہ کروں؟ خُبَیب نے خوش ہو کر کہا: جی بالکل ماموں جان!

یہ بات تو آپ کو معلوم ہو چکی کہ لوکی کھانا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت ہے۔ اس کے علاوہ میڈیکل سائنس نے اس کے بہت سے فوائد (Benefits) بھی بیان کئے ہیں: خُبَیب نے حیرت سے کہا: وہ کیا کیا ہیں؟ ماموں نے بتایا: لوکی دماغ کو بڑھاتی اور عقل میں اضافہ کرتی ہے۔ (حافظہ کیسے مضبوط ہو، ص138)

بیٹا! اگر آپ لوکی کے مَزید فوائد جاننا چاہتے ہیں تو ربیعُ الآخر 1438ھ / جنوری 2017ء کا ماہنامہ فیضان مدینہ پڑھئے۔

اِنْ شَآءَ اللہ ماموں جان! خُبَیب نے اپنے عَزْم کا اظہار کیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بتایئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں پیارے بچّو! آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں، کس طرح دینِ اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں؟ اپنے نام، ولدیت، عمر اور پتا کے ساتھ نیچے دیئے گئے نمبر یا ای میل ایڈریس پر بھیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کی نیک خواہشات و مقاصد میں سے منتخب پیغامات کو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کیا جائے گا۔

 mahnama@dawateislami.net واٹس ایپ: +923012619734

میں بڑا ہو کر کیا بنوں گا؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ کے فضل و کرم سے میں اپنے مستقبل کے منصوبے بنا چکا ہوں، اگر دین کی بات کی جائے تو اُمّت کی راہنمائی اور دینی مَسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے مفتی بننے کے لئے پُرعزم ہوں اور ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے نعت خواں بنوں گا۔ دنیاوی عُلوم کی بات کی جائے تو میں گریجویٹ بننے کے بعد .Ph.D ہولڈر بننے کے لئے پُرعزم ہوں۔ مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ"

محمد رجب رضا عطاری بن محمد آصف عطاری مَدَنی (دارالمدینہ، کلاس 8، صدر کراچی)

نمازکی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچّوں اور 9 سال سے کم عمر بچّیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔ (مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم:7329) اپنے بچّوں کی اخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔

والد یا مرد سرپرست بچّوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔ بذریعہ قرعہ اندازی تین بچّوں کو 5 ماہ تک فری "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دیا جائے گا۔ نوٹ: 100 فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان شعبان المعظم 1441ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچّوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" (news.dawateislami.net) پر دیے جائیں گے۔

کاٹنا ضروری نہیں، یہیں پر حاضری لگانے کے بعد تصویر بنا کر واٹس ایپ یا فوٹو کاپی کروا کر بذریعہ ڈاک بھی بھیج سکتے ہیں

یہاں سے کاٹئے ✂

نام ________ ولدیت ________ عمر ________ والد یا سرپرست کا فون نمبر ________

گھر کا مکمل پتا ________

جمادی الاولیٰ 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط	جمادی الاولیٰ 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1							16						
2							17						
3							18						
4							19						
5							20						
6							21						
7							22						
8							23						
9							24						
10							25						
11							26						
12							27						
13							28						
14							29						
15							30						

چُنّوں مُنّوں

شاہ زیب عطاری مدنی*

میرے گھر کے سامنے کچرا کس نے پھینکا ہے ؟ چُنّوں اور مُنّوں دونوں ننھے خرگوش(Rabbits) اپنے گھر کے صحن میں کھیل رہے تھے جب مومو بکری کی غصّے سے بھری آواز سُنائی دی۔ تو چُنّوں نے مُنّوں سے پوچھا: یہ تمہاری شرارت ہے نا؟ اور مُنّوں ہنستے ہوئے باہر بھاگ گیا۔

چُنّوں اور مُنّوں دونوں کزن تھے مگر دِکھنے میں ایک جیسے تھے۔ چُنّوں عمر میں بڑا ہونے کے ساتھ ساتھ سیدھا سادہ اور شریف تھا جبکہ مُنّوں بالکل اُلٹ تھا، ہر وقت کسی نئی شرارت میں مصروف، کبھی چڑیا چچّی کے گھونسلے سے چاول چُرا لئے تو کبھی بطخو خالہ کے انڈے چھپا دیئے اور چُنّوں کو پھنسوا کر خود فرار ہو جاتا۔

ایک بار یوں ہوا کہ خرگوشوں کا بڑا سردار ان کے علاقے میں ٹھہرنے آیا۔ صبح صبح سارے ننھے خرگوش سردار کی ملاقات کو چلے تو مُنّوں بھی ساتھ چل دیا۔ سردار کے خیمے میں پہنچ کر سارے بچّے تو توجّہ سے سردار کی پیاری پیاری نصیحتیں سننے لگے جبکہ مُنّوں اِدھر اُدھر نظریں گھمانے لگا تبھی اس کی نظر کونے میں رکھی ٹوکری (Basket) پر پڑی، لال لال گاجریں(Carrots)، گوبھی کے ہرے ہرے پتّے دیکھ کر منّوں کا جی تو بہت للچا رہا تھا لیکن سردار کا ڈر بھی تھا، ملاقات ختم ہونے تک منّوں اپنے ذہن میں ایک منصوبہ تیار کر چکا تھا۔

اب مُنّوں کو شام کا بے چینی سے انتظار تھا جیسے ہی اندھیرا چھایا مُنّوں دبے پاؤں گھر والوں سے چُھپ کر باہر نکل آیا۔ اپنے کمرے کی کھڑکی (Window) سے چُنّوں نے اسے چوروں کی طرح یوں باہر جاتے دیکھا تو چُھپ کر اس کا پیچھا کرنے لگا وہ سمجھ چکا تھا کہ مُنّوں آج پھر شرارت کے موڈ میں ہے لہٰذا اسے روکنا چاہئے۔

چلتے چلتے مُنّوں سردار کے خیمے کے پاس جا پہنچا، پہرے داروں سے نظر بچا کر پچھلی طرف سے خیمے میں داخل ہو گیا۔ خیمے میں داخل ہوتے ہی سیدھا ٹوکری کے پاس پہنچا اور چھانٹ کر ایک اچھی سی سرخ گاجر نکال کر کھانے لگا ابھی آدھی گاجر ہی کھائی تھی کہ سردار خیمے میں داخل ہوا۔ سزا کے خوف سے مُنّوں تو ایسے بھاگا جیسے بھوت دیکھ لیا ہو۔ چُنّوں قریب ہی جھاڑیوں میں چھپا تھا، مُنّوں بھاگتا ہوا جیسے ہی جھاڑیوں کے قریب آیا چُنّوں نے اسے آواز دے کر اندر بلا لیا۔ اپنے کزن

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کو دیکھ کر مُنّوں مطمئن ہو گیا۔
چاروں طرف سردار کے پہرے دار پھیلے ہوئے تھے، چور(Thief) کی تلاش جاری تھی، تبھی مُنّوں بولا: چُنّوں بھائی! آپ بڑے ہیں، باہر نکل کر دیکھیں شاید بھاگنے کا راستہ مل جائے۔ اسے پتا تھا چُنّوں باہر نکلا تو پہرے داروں کے ہاتھ لگ جائے گا یوں اس کی اپنی جان بچ جائے گی۔
سیدھا سادھا چُنّوں اپنے بھائی جیسے کزن کی باتوں میں آکر جیسے ہی جھاڑیوں سے باہر نکلا پہرے داروں کے ہتھے چڑھ گیا۔ پہرے داروں نے اسے چور سمجھ کر سردار کے سامنے پیش کر دیا۔ اسے لے جاکر قید خانے میں ڈال دو، سردار کی زبانی سزا سُن کر چُنّوں کے ہوش اُڑ گئے اب اسے سمجھ آیا کہ مُنّوں کی شرارتوں کی سزا اُسے کیوں ملتی تھی، جلدی سے بولا: سردار! آپ پہلے میری بات سُن لیں پھر جو چاہے سزا دیجئے گا، درحقیقت چور میں نہیں میرا کزن مُنّوں ہے جو بالکل میرا ہم شکل ہے اور ابھی اُس جھاڑی میں چُھپا بیٹھا ہے۔ سردار کو لگا چُنّوں سچ کہہ رہا ہے تو اس نے تفتیش کا حکم دیا۔ چُنّوں کی بات درست ثابت ہونے پر اُسے چھوڑنے اور مُنّوں کو پکڑنے کا حکم دیا یوں مُنّوں کو اپنے کئے کی سزا مل گئی۔
پیارے بچّو! جو دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے ایک دن خود بھی مصیبت میں پھنس جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو عتیق عطّاری مدنی*

سوال: قراٰنِ کریم میں لفظِ ”قراٰن“ کتنی بار آیا ہے؟
جواب: قراٰنِ کریم میں لفظ ”قراٰن“ ستّر(70) بار آیا ہے۔
(دلچسپ معلومات، 2/192)

سوال: مکّی اور مَدَنی کن سُورتوں کو کہا جاتا ہے؟
جواب: مشہور قول کے مطابق ہجرت سے پہلے نازِل ہونے والی سُورتوں کو مکّی اور ہجرت کے بعد نازِل ہونے والی سُورتوں کو مَدَنی کہا جاتا ہے۔ (الاتقان، 1/26)

سوال: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نامِ نامی اسمِ گرامی قراٰنِ پاک میں کتنی بار آیا ہے؟
جواب: اسمِ محمد چار بار جبکہ اَحمد ایک بار۔
(اٰل عمران:144، الاحزاب:40، محمد:2، الفتح:29، الصف:6)

سوال: جِنّوں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قراٰنِ کریم سنا، یہ واقعہ کس سُورت میں مذکور ہے؟
جواب: سورۃُ الاحقاف (پارہ26) اور سُورۃُ الجنّ (پارہ29) میں۔

سوال: حدیثِ مبارَکہ میں کون سی آیتِ مبارَکہ کو تمام آیتوں کی سردار کہا گیا ہے؟
جواب: آیۃُ الکرسی کو۔ (ترمذی، 4/402، حدیث:2887)

سوال: کون سے نبی علیہ السَّلام کے لئے آگ(Fire) ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی تھی؟
جواب: اللہ کے خلیل حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السَّلام کے لئے۔ (پ17، الانبیاء:69)

سوال: وہ کون سے نبی ہیں جن کے ہاتھ میں لوہا(Iron) نرم ہو جاتا تھا؟
جواب: اللہ کے نبی حضرت سیّدنا داوٗد علیہ السَّلام۔
(تفسیر طبری، پ22، سبا، تحت الآیۃ:10، 10/350، حدیث:28728)

خالی اخروٹ اور مہمان

Empty Walnut and guest

ابو عبید عطاری مدنی*

شام کے وقت چاچُو گھر پہنچے تو انہیں حیرت ہوئی کہ شرارتی ننّھے میاں صوفے پر مُنہ لٹکائے بیٹھے ہیں اور ان کی خالہ کے بیٹے سُہیل اور سلیم کھیل کود رہے ہیں، دن بھر کے کام کاج کی تھکاوٹ کے باوجود چاچو سیدھا ننھے میاں کے پاس آگئے۔

آپ خاموش کیوں بیٹھے ہیں؟ بچّوں کے ساتھ کھیل کیوں نہیں رہے؟ چاچو نے پوچھا۔ میرا دل نہیں چاہ رہا، ننھے میاں نے رُوٹھے منہ جواب دیا۔ چلو! جب آپ کا دل کرے تب کھیل لینا، چاچو نے ننّھے میاں کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

ننّھے میاں کافی دیر بعد بھی صوفے سے نہیں اُٹھے تو چاچو قریب آکر بولے: کیا ہوا ہے؟ آج ہمارے ننھے میاں اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل ہی نہیں رہے۔ مجھے کسی کے ساتھ نہیں کھیلنا، میں دادی سے ناراض ہوں، ننّھے میاں نے غُصّہ میں منہ دوسری طرف کرلیا۔

دادی نے ایسا کیا کردیا جو آپ ان سے ناراض ہیں؟ چاچو نے پوچھا، مگر ننّھے میاں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہ بات آہستہ آہستہ پورے گھر میں پھیل گئی کہ ننّھے میاں دادی جان سے ناراض ہیں، دادی جان تک خبر پہنچی تو وہ اپنے کمرے سے چشمہ پہنے بغیر ہی اپنے لاڈلے پوتے کے پاس چلی آئیں۔

(بقیہ اگلے صفحے پر)

جملے تلاش کیجئے!

نام مع ولدیت:.................. عمر.......... مکمل پتا:......

....

پیارے بچو! آپ کا پیارا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ آپ کے لئے ایک نیا انعامی سلسلہ شروع کر رہا ہے۔ ◆ کوپن کی دوسری جانب لکھے ہوئے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور مضمون کا نام، صفحہ اور لائن نمبر لکھئے۔ ◆ جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی پانچ پانچ کوپن پیش کئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ کوپن مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر 5 مہینے تک Free ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ارے! میرا چاند مجھ سے ناراض ہے اور مجھے پتا ہی نہیں۔ لیکن! کس بات نے میرے لال کو اپنی دادی سے ناراض کیا ہے؟ ننھے میاں سے دادی نے پوچھا: دادی! آپ نے ٹھیک نہیں کیا۔ میں سُہیل اور سلیم کے ساتھ کھیل رہا تھا، آپ آئیں اور سُہیل اور سلیم کو 5 اخروٹ دیئے اور مجھے صرف 4 اخروٹ۔ ان 4 میں سے بھی ایک اخروٹ خالی تھا۔ ننّھے میاں نے ناراض ہونے کی وجہ بتائی۔

گھر کے سب لوگ قریب آچکے تھے اور ننھے میاں کی باتوں پر حیران ہورہے تھے۔ ارے بھئی! میں نے تو مٹّھی بھر کر اخروٹ دیئے تھے ان کو 5 مل گئے اور آپ کو چار۔ تم تو میرے لاڈلے ہو، ایک نہیں بلکہ 2 اخروٹ اور دوں گی مگر! اس کے لئے تم کو ایک سچّی کہانی سننی ہوگی اور اس پر عمل کرنا ہوگا۔ دادی نے اخروٹ کی لالچ دیتے ہوئے کہا۔ "2 اخروٹ!! جلدی بتایئے، میں ضرور عمل کروں گا،" ننّھے میاں نے جلدی جلدی کہا۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچوں اور بچیوں کے لئے ہے۔

1. کبھی چڑیا کو پتھر مار کر اُڑا دیں گے۔
مضمون کا نام------------------ صفحہ----- لائن--------

2. بُھوت پَری کی کہانیاں بچّوں کو بُزدل (ڈرپوک) بناتی ہیں۔
مضمون کا نام------------------ صفحہ----- لائن--------

3. میں نے قراٰن حفظ کرلیا ہے۔
مضمون کا نام------------------ صفحہ----- لائن--------

4. رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس سالن میں سے لوکی تلاش کررہے تھے۔
مضمون کا نام------------------ صفحہ----- لائن--------

5. مجھے کسی کے ساتھ نہیں کھیلنا، میں دادی سے ناراض ہوں۔
مضمون------------------ صفحہ----- لائن--------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان رجب المرجب 1441ھ کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا

کہانی سننے کے لئے گھر کے بڑے بھی ننّھے میاں کی طرح اپنے بچپن میں لوٹ گئے اور خاموش ہوکر توجّہ سے سننے لگے۔ دادی نے کہانی شروع کی:

ایک مرتبہ ایک بُھوکا شخص ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آیا اور کھانا مانگنے لگا اس وقت آپ کے گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ تھا۔ پھر ہمارے مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس بُھوکے شخص کو کیا جواب دیا۔ ننّھے میاں نے دادی جان سے سوال کیا۔ دادی جان نے بتایا کہ آپ نے لوگوں سے پوچھا: اسے کون مہمان بنائے گا؟ ایک صحابی کھڑے ہوئے اور اس شخص کو مہمان بنا کر گھر لے گئے۔

کچھ کھانے کو ہے؟ گھر پہنچ کر اپنی بیوی سے پوچھنے لگے۔ وہ بولیں: صرف بچّوں کا کھانا رکھا ہوا ہے۔ ان صحابی نے کہا: بچّوں کو ایسے ہی سُلادو اور وہ کھانا مہمان کے لئے لے آؤ۔ جب ہمارا مہمان کھانا کھانے لگے تو تم چراغ بُجھا دینا۔ ہم مہمان کے پاس بیٹھے رہیں گے اور مہمان یہ سمجھے گا کہ ہم دونوں اس کے ساتھ کھا رہے ہیں۔

ان صحابی کی بیوی نے ایسا ہی کیا اور مہمان یہی سمجھتا رہا کہ دونوں میاں بیوی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح دونوں میاں بیوی خود تو بُھوکے رہے مگر! اپنے مہمان کی بُھوک کو ختم کردیا۔

دادی نے کہانی کے بعد ننّھے میاں کو سمجھاتے ہوئے کہا: اچھے لوگ اپنے مہمانوں کی بہت عزّت (Respect) کرتے ہیں۔ سلیم اور سُہیل بھی ہمارے مہمان (Guest) ہیں اگر کبھی کوئی چیز انہیں زیادہ مِل جائے اور آپ کو کم ملے یا آپ کی چیز خراب نکلے تو اس پر ناراض نہ ہوا کریں اور نہ بُرا مانا کریں۔

ننّھے میاں نے ہاں میں سَر ہِلاتے ہوئے کہا: ٹھیک ہے دادی! مہمان کو جو چیز دی جائے گی میں اس پر ناراض نہیں ہوا کروں گا۔ اب جَلدی سے مجھے اخروٹ دیجئے، ننّھے میاں کی بات سُن کر سب مسکرادیئے۔

بچوں کو کتابیں پڑھنے کا شوق دلائیں

بلال حسین عطاری مدنی*

انسانی جسم کو مضبوط اور توانا رکھنے کے لئے جس طرح اچھی غذا کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح دماغ کو بھی اچھی نَشو و نَما (Growth) پانے کے لئے اچھے خیالات اور علمی نِکات کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ضرورت پوری کرنے میں کتابیں بہترین مدد گار ثابت ہوں گی کیونکہ کتابوں کے مطالعہ (Study) سے سوچ و فکر میں وُسعت (Broadness) پیدا ہوتی ہے اور نت نئے خیالات (Ideas) ذہن میں آتے ہیں۔

محترم والدین! اپنے بچّوں میں ان صلاحیتوں کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انہیں کتاب دوست (Book Friendly) بنائیں۔ اس کے لئے درج ذیل نِکات (Points) بہت مفید رہیں گے۔

1 بچّے عموماً اپنے بڑوں کی نقل (Copy) کرنے کی کوشش کرتے ہیں لہٰذا خود کو بچّوں کیلئے مثالی شخصیت (Role model) بنائیں اور خود بھی بچّوں کے سامنے کتابیں پڑھیں، آپ کے عمل کا اثر بچّوں پر لازمی پڑے گا 2 بچّے جب تھوڑے بڑے ہو جائیں تو انہیں دلچسپ انداز میں چھوٹی چھوٹی اور عام فہم سبق آموز کہانیاں سنائیں کیونکہ کہانیاں بچّوں کی ذہانت میں اضافے کے ساتھ ساتھ ان میں مطالعے کے شوق اور عادت کا سبب بھی بنتی ہیں لیکن اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ آپ جو کہانی سنا رہے ہیں بچّوں پر اس کا منفی اثر (Negative Effect) نہ پڑے لہٰذا خلافِ شرع کہانیاں سنانے سے گریز کریں۔ بہتر ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع ہونے والی کہانیوں کا بھی انتخاب کریں 3 کتابیں پڑھنے یا کہانی سننے کے لئے بچّوں پر دباؤ نہ ڈالیں بلکہ انہیں پیار و محبّت سے مطالعے کی طرف راغب کریں کیونکہ آپ کا زبردستی کرنا یا ڈانٹنا بچّے کو مطالعے سے دور کر سکتا ہے اور ایک بار اگر بچّے کا رجحان کسی دوسری جانب منتقل ہو گیا تو مطالعے کی عادت ڈالنا مشکل ہو جائے گا 4 گنجائش کے مطابق گھر میں ایک کمرہ، الماری یا پھر الماری کا ایک حصّہ خاص کر دیں اور اسے لائبریری کا نام دیں اگرچہ اس میں کتابیں کم ہی کیوں نہ ہوں، اس طرح غیر محسوس طریقے سے لائبریری بچّوں کی زندگی کا حصّہ بن جائے گی 5 اپنے ماہانہ خرچ (Monthly Expenditure) میں گنجائش کے مطابق کُتُب و رسائل کے اخراجات کا حصّہ بھی شامل کریں 6 بچّوں کو وقتاً فوقتاً کتابوں کی دکان (Book Shop) پر لے کر جائیں، اس سلسلے میں آپ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی خدمات بھی حاصل کر سکتے ہیں جہاں بچّوں کیلئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تحریر کردہ رسائل مثلاً جھوٹا چور، فرعون کا خواب، نور کا کھلونا اور بیٹا ہو تو ایسا! وغیرہ رسائل موجود ہوتے ہیں 7 جب آپ دیکھیں کہ بچّوں کی کتابوں سے دوستی ہو گئی ہے تو ان کیلئے مطالعے کا خاص وقت اور ممکن ہو تو خاص جگہ بھی متعیّن (Fix) کر دیں تاکہ نصابی تعلیم اور دیگر معمولات متأثّر نہ ہوں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مدرسۃُ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "دعوتِ اسلامی" خدمتِ دین اور اِصلاحِ اُمّت کی خاطر کم و بیش 107 شُعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کررہی ہے۔ اِنہی میں سے ایک شعبہ "مدرسۃُ المدینہ" بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک تقریباً 3790 مدارسُ المدینہ تعلیمِ قراٰن عام کررہے ہیں، مُنیر آباد کالونی ملتان میں واقع مدرسۃُ المدینہ "اِشاعتُ الاِسلام" بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

مدرسۃُ المدینہ اِشاعتُ الاسلام کی بلڈنگ ایک شخصیت نے دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات سے متاثّر ہو کر دعوتِ اسلامی کے سپُرد کی اور سِن 1996 عیسوی میں رُکنِ شوریٰ قاری محمد سلیم عطّاری نے اس مدرسۃُ المدینہ کا سنگِ بنیاد (Foundation Stone) رکھا۔ اس بلڈنگ میں سب سے پہلے دعوتِ اسلامی کا شعبہ مدرسۃُ المدینہ قائم ہوا جبکہ اب اس میں مزید 7 شعبے قائم ہو چکے ہیں اس مدرسۃُ المدینہ میں حفظ کی کلاس کے 6 جبکہ ناظرہ کی کلاس کے 2 کمرے ہیں۔ اب تک (یعنی 2019 تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 3000 طَلَبہ حفظِ قراٰن کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 5500 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرچکے ہیں، رواں سال 2019ء (Current Year) اس مدرسۃُ المدینہ سے 21 طالبِ علموں نے قراٰنِ کریم حفظ کیا ہے اور اس وقت یہاں حفظ کے 141 جبکہ ناظرہ کے 67 طَلَبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ کے آغاز سے لے کر اب تک فارغُ التّحصیل ہونے والے طَلَبہ میں سے 200 سے زائد درسِ نظامی (عالم کورس) جبکہ 20 سے زائد طَلَبہ تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (یعنی مُفتی کورس) کرچکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ" کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمین

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچھّے اِخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، مدرسۃُ المدینہ اِشاعتُ الاسلام میں بھی کئی ہونہار اور مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں جن میں سے 4 مدنی ستاروں کے تعلیمی اور اَخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیں: 1 محمد اُسامہ عطّاری بن محمد جان جنہوں نے 9 ماہ کے مختصر عرصہ میں مکمل قراٰنِ کریم حفظ کیا۔ 2 محمد فرحان عطّاری بن کلیمُ اللہ جنہوں نے 1 ماہ کے مختصر عرصے میں ناظرہ مکمل کیا۔ 3 محمد زین عطّاری بن محمد ریاض جو کہ تقریباً 1 سال سے نمازِ پنج گانہ کے ساتھ ساتھ تہجّد اور اِشراق و چاشت کے پابند ہیں۔ 4 محمد عمر عطّاری بن محمد مُنوّر جو کہ پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے کے ساتھ تہجد کے عادی ہیں اور تقریباً 6 سال سے گھر میں پابندی سے درس دیتے ہیں نیز دو سال سے مَدَنی مذاکرے بھی دیکھ رہے ہیں۔

ملازِمہ نے کسی باحجاب خاتون کی آمد کی اطلاع دی تو فریحہ نے اسے ڈرائنگ رُوم میں بٹھانے کا کہا، کچھ وقفے کے بعد ڈرائنگ روم میں داخل ہونے پر سامنے بیٹھی عورت کو دیکھ کر اس کے منہ سے خوشی اور حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی: فَرْوَہ تم!!!

جی ہاں! میں، آپ نے تو ہمیں بُھلا ہی دیا تھا تو سوچا خود ہی ملنے چلی آؤں۔ فَرْوَہ نے مَحبّت سے فریحہ کو گلے لگاتے ہوئے جواب دیا۔

کہاں غائب تھی شادی کے بعد سے؟ اور یہ کیا نیک پروین بی بی جیسا حُلیہ بنالیا ہے؟ میلاد والی باجی بن بیٹھی ہو کیا؟ فَرْوَہ اور فریحہ نے اسکول اور کالج کے تعلیمی مَراحِل ایک ساتھ طے کئے تھے، پورے کالج میں دونوں فیشن سمبل (Symbol) کے طور پر مشہور تھیں کون سا فیشن چل رہا ہے اور کون سا پُرانا ہو چکا، اس کی اِطّلاع بھی دوسری لڑکیوں کو انہی کے ذریعے ملتی تھی، اور یہی یکساں شوق (Common Hobby) دونوں کی گہری دوستی کا سبب بھی تھا، لیکن ماضی کے بَرعکس فَرْوَہ کو باپردہ دیکھ کر فریحہ کی حیرانی طنزیہ سُوال میں ڈھل گئی تھی۔

باتیں ہی سناؤ گی یا چائے پانی بھی پوچھو گی؟ فروہ نے اس کے طنز کو نظر انداز کرتے ہوئے شائستہ لہجے میں جواب دیا۔

اوہ! تمہیں دیکھ کر تو سب کچھ بھول گئی تھی، اتنا کہہ کر فریحہ باہر چلی گئی۔ ملازمہ کو مہمان نوازی کی ہدایت دے کر واپس آئی تو فروہ کے پاس ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی: اب بتاؤ، کہاں غائب ہوگئی تھی؟

میرے بچّوں کے ابّو کا پروفیشن تو آپ جانتی ہی تھیں تو اسی سلسلے میں شادی کے بعد ہم کراچی شفٹ ہوگئے تھے، فروہ نے جواب دیا۔

اتنے میں ملازمہ مہمان نوازی کے لَوازِمات سے بھرپور ٹرالی لے آئی، فریحہ نے چائے کا کپ اسے دیتے ہوئے کہا: اور یہ تبدیلی کیسے آگئی؟ اس کا اشارہ فروہ کے حجاب کی طرف تھا۔

دیکھو! حجاب نہ صرف عورت کی ضَرورت ہے بلکہ اسی میں عورت کی عظمت بھی ہے۔ فروہ اتنا کہنے کے بعد چائے کا گھونٹ بھرنے کے لئے رُکی۔

واہ! یعنی اگر میں حجاب نہیں کرتی تو میں باعظمت بھی نہیں؟ کل تک تو تم بھی بے پردہ گھومتی تھی۔ فریحہ نے فروہ کی بات

حیا میں حیات ہے

اُمِّ عاطر عطاریہ

مکمل ہونے سے پہلے ہی غصّے سے بیچ میں کاٹ دی تھی۔

فروہ نے مَحبّت سے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا: فریحہ آپ نے میری تبدیلی کا سبب پوچھا تھا جس سے آپ کو اختلاف ہوسکتا ہے لیکن یوں غصّہ کرنا تو بِالکل مناسب نہیں ہے، آپ اجازت دیں تو میں اپنی بات مکمل کر سکتی ہوں؟

ماضی میں جیسے کو تیسا جواب دینے والی فروہ کے مِزاج کی مُثبت تبدیلی (Positive Change) فریحہ پہلے ہی محسوس کر چکی تھی، اور اپنے طنز اور غصّے کے جواب میں ملنے والی مُسکراہٹ اور نرم رویّے نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کہ فروہ کا صرف لباس اور سوچ ہی نہیں بدلی بلکہ ساری کی ساری شخصیت (Personality) بدل چکی ہے۔ اپنے ردِّ عمل (Reaction) پر شرمندگی محسوس ہوئی تو اُس نے مَعْذِرَت خواہانہ لہجے میں کہا: سوری! نہ جانے اچانک مجھے کیا ہوگیا؟ خیر بتاؤ کہ تمہیں حِجاب (پردے) کی ضرورت اور عَظمت کا احساس کیسے ہوا؟

دیکھیں فریحہ! اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ آج کی عورت کو مَردوں کی طرف سے مختلف مَسائل کا سامنا رہتا ہے، جن پہ مختلف فورمز پر آئے روز بَحْث و مُباحَثہ اور قانون سازی بھی کی جاتی ہے لیکن مسائل وہیں کے وہیں ہیں، آخر کیوں؟

بھئ مجھے کیا پتا؟ فریحہ نے ہنستے ہوئے فروہ کی "کیوں" کا جواب دیا۔

کیونکہ انہیں اس شے کا علم ہی نہیں ہے کہ جس میں عورت کی عظمت ہے، اس کی حفاظت ہے، تمہاری طرح پہلے میں بھی اس "کیوں (Why)" کے جواب سے لَاعِلْم تھی، دیگر لوگوں کی طرح صِرف مَردوں کو قُصوروار گردانتی اور اس مَرَض کا علاج صرف اور صرف عورت کی آزادی میں دکھائی دیتا تھا۔

تو اور کیا؟ عورت کی آزادی کے علاوہ اس کا کوئی سنجیدہ حل (Solution) نہیں ہے، عورت جب تک چادر اور چار دیواری میں قید رہے گی، ظُلم و سِتم کا شِکار رہے گی۔ فریحہ نے جذباتی انداز میں فروہ کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

فروہ کے چہرے پر مُسکراہٹ بکھر گئی اور پھر نرم لہجے میں بولی: اسلام اور فطرتِ انسانی (Human Nature) سے لَاعِلْم لوگوں کو یہ جذباتیت بھرا نعرہ بہت اپیل کرتا ہے لیکن زمینی حقائق (Ground Realities) جذباتیت کے تابع نہیں ہوتے، ان کی اپنی سچّائی ہوتی ہے اور معذرت کے ساتھ زمینی حقیقت یہی ہے کہ جن مُعاشروں میں عورت کو آزادی ملی وہاں عورت کی حفاظت کے مَسائل تو کیا حَل ہوئے بلکہ پہلے سے زیادہ سنگین مسائل نے جَنم لیا، کہیں ایسا تو نہیں کہ عورت کی آزادی کا نعرہ لگانے والے عورت تک پہنچنے کی آزادی چاہتے ہیں، جس روز ہماری بہنوں کو اس حقیقت کا علم ہوگیا اس دن انہیں پتا چل جائے گا کہ چودہ صدیاں پہلے اسلام نے عورت کی حفاظت اور عظمت کیلئے جو پردے کا نُسخہ تجویز کیا تھا وہی واحد اور بہترین حَل ہے جس کی آج کے ترقّی یافتہ لیکن خوفِ خُدا سے عاری مُعاشرے میں اہمیت (Importance) پہلے سے کئی گنا بڑھ چکی ہے۔

فروہ کی باتوں سے چھلکنے والا یقین بتا رہا تھا کہ بہت جُستجو کے بعد اس نے جینے کا سلیقہ سیکھا ہے، جس میں خالی جذباتیت نہیں بلکہ اپنے دِین پر اعتماد بھی ہے اور آفاقی سچّائی بھی ہے۔

فریحہ ایک بے جان تصویر کی طرح حیرت سے فروہ کا منہ تک رہی تھی۔ سالوں سے میڈیا کی جذباتی یَلغار سے اس کے ذہن میں تعمیر ہونے والی خَیالات کی عمارت ایک عِلمی سچّائی کا بوجھ بھی برداشت نہ کر سکی، فریحہ اس کی بنیادوں کی واضح لَرزِش محسوس کر رہی تھی، پوچھنے لگی: تمہاری بات میری سمجھ میں آگئی ہے، لیکن یہ بتاؤ کہ تم میں یہ تبدیلی آئی کہاں سے؟

فروہ نے اعتراف کیا کہ یہ دعوتِ اسلامی ہے جس نے مجھے بدل کر رکھ دیا ہے، میرا تو تم سمیت تمام اسلامی بہنوں کو مشورہ ہے کہ اپنے کِردار و عمل میں مُثبَت تبدیلی کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں اور اپنے علاقے میں ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنالیں۔

نوٹ: یہ حکایت فرضی ہے۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

بچہ پیدا ہونے سے قبل خون آنے پر نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کے بچہ پیدا ہونے میں ابھی تقریباً دو ہفتے باقی ہیں لیکن اسے ابھی سے ہی خون اور پانی آنا شروع ہو گیا ہے۔ کبھی خون آنے لگ جاتا ہے تو کبھی رُک جاتا ہے، تو کیا اس خون آنے کی صورت میں اس عورت کے لئے نماز معاف ہے یا پھر اسے نماز پڑھنا ہوگی؟ نیز اگر نماز پڑھنا ہوگی تو کیا ہر نماز سے پہلے غسل کرنا بھی ضروری ہوگا؟ یا فقط ناپاک جگہ کو دھو کر وضو کر کے نماز پڑھنا ہی کافی ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس عورت پر نماز پڑھنا فرض ہے، کیونکہ حاملہ عورت کو دورانِ حمل آنے والا خون، اسی طرح بچہ کی پیدائش کے وقت جبکہ بچہ ابھی آدھے سے زیادہ باہر نہ نکلا ہو آنے والا خون، استحاضہ کے حکم میں ہوتا ہے اور حالتِ استحاضہ میں نماز روزہ معاف نہیں۔ البتہ خون آنے کی صورت میں اس عورت پر ہر نماز سے پہلے غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ ناپاک جگہ کو دھو کر وضو کر لینا کافی ہے، کیونکہ استحاضہ کا خون نواقضِ وضو میں سے ہے اس خون سے غسل فرض نہیں ہوتا البتہ ایسا خون وضو توڑ دے گا۔ البتہ اگر عذرِ شرعی ثابت ہو جائے تو پھر استحاضہ والی عورت کو مزید بھی کئی اعتبار سے رعایت مل جاتی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ، نہ ایسی عورت سے صحبت حرام۔“

(بہار شریعت، 1/385)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا نفلی اعتکاف ٹوٹنے پر قضا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن ستائیسویں شب سے تین دن کی نیت سے اعتکاف میں بیٹھ گئی، اس نے اعتکاف کی منت بھی نہیں مانی تھی، بس ایسے ہی نیت کر کے اعتکاف میں بیٹھ گئی، لیکن انتیسویں (29) روزے کو اسے حیض آیا، تو روزہ ٹوٹنے کی وجہ سے اعتکاف بھی ٹوٹ گیا، اب اس اعتکاف کی قضا کیسے کرنی ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اعتکاف ختم ہونے کی وجہ سے اس کی قضا لازم نہیں ہوگی، کیونکہ مذکورہ اعتکاف سنتِ مؤکدہ نہیں ہے کہ سنّتِ مؤکدہ آخری دس دن کا ہوتا ہے اس سے کم کا نہیں، اور اس کی منّت بھی نہیں مانی تو یہ نفل ہوا اور مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف ہو سکتا ہے لہٰذا یہ اعتکاف نفلی ہے اور نفلی اعتکاف کی قضا لازم نہیں ہوگی۔ ردالمحتار میں عورت کے اعتکاف کے متعلق ہے: ”فلو خرجت منہ ولو الی بیتھا بطل الاعتکاف لو واجبا، وتنتھی لو نفلا“ یعنی اگر عورت مسجدِ بیت سے نکلے اگرچہ اپنے گھر کی طرف تو اس کا اعتکاف اگر واجب ہوا تو ٹوٹ جائے گا، اور نفل ہوا تو پورا ہو جائے گا۔ (ردالمحتار، ج03، ص435، مطبوعہ ملتان) صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہارِ شریعت میں اعتکاف کی قضا کے بارے میں فرماتے ہیں: ”اعتکافِ نفل اگر چھوڑ دے تو اس کی قضا نہیں کہ وہیں ختم ہو گیا اور اعتکافِ مسنون کہ رمضان کی پچھلی دس تاریخوں تک کیلیے بیٹھا تھا اسے توڑا تو جس دن توڑا فقط اس ایک دن کی قضا کرے پورے دس دن کی قضا واجب نہیں اور منّت کا اعتکاف توڑا تو اگر کسی معین مہینے کی منّت تھی تو باقی دنوں کی قضا کرے ورنہ اگر عَلَی الْاِتِّصال واجب ہوا تھا تو سرے سے اعتکاف کرے اور اگر عَلَی الْاِتِّصال واجب نہ تھا تو باقی کا اعتکاف کرے۔ (بہار شریعت، 1/1028)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہل سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

برتنوں کی صفائی

بنتِ رمضان نقشبندیہ عطاریہ

برتن ہمارے کھانے پینے کی ضروریات کو پورا کرنے میں اَہَم کردار ادا کرتے ہیں، ہماری زندگی میں برتنوں کی جتنی اَہَمیّت ہے اتنا ہی ان کی صفائی کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ بالخصوص (Specially) ان کے اندرونی حصّہ کی صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ اگر برتنوں کی صفائی پر توجّہ نہ دی جائے تو ان میں جراثیم (Germs) افزائش پاکر ہماری صحت (Health) کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔ انہی برتنوں میں نان اِسٹک برتن، پلاسٹک کے برتن، لوہے کے توے، کڑاہی، فرائی پین ہمارے گھروں میں بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں اور مسلسل استعمال و بے توجُّہی کے سبب ان پر اکثر ایک تہہ چڑھ جاتی ہے جو گھی یا تیل کے استعمال کرنے کے بعد اچھی طرح صفائی نہ کرنے کی وجہ سے بہت سخت ہو جاتی ہے۔ ان کی صفائی کا ایک آسان اور سستا طریقہ اور سامان ہمارے باورچی خانے (Kitchen) میں ہی موجود ہوتا ہے۔ **نان اِسٹک اور لوہے کے برتن صاف کرنے کا طریقہ:** فرائی پین، کڑاہی یا توے کو چُولھے پر رکھ کر چُولھا جلا دیں، اب اس میں تھوڑا سا پانی، آدھا کپ سرکہ (Vinegar)، ایک چمچ میٹھا سوڈا اور ایک چمچ کوئی سا بھی واشنگ پاؤڈر ڈال کر پانچ سے دَس منٹ تک پکائیں، اِس دوران کسی بھی لکڑی کے چمچ (Wooden Spoon) یا کف گیر سے (نان اِسٹک برتنوں میں لکڑی کے چمچ استعمال کیا کریں) اس مکسچر کو ہلائیں، پھر چولہا بند کر کے اس کو کسی چمچ یا لوہے کے تار سے رگڑیں (نان اِسٹک برتنوں میں لوہے کا تار یا چمچ استعمال نہ کریں ورنہ اس کی اوپری تہہ اُتر جاتی ہے اور برتن خراب ہو جاتے ہیں) بہت آسانی کے ساتھ ساری گندگی اُتر جائے گی، اب کسی بھی لیکویڈ یا صابُن سے برتن دھولیں، برتن چکنائی سے بالکل صاف ہو جائے گا۔ • عموماً سوس پین، کڑاہی یا توا باہر سے جَل جاتے اور کاربن کی ایک موٹی تہہ جَم جاتی ہے، اس کے لئے ایک کُھلے برتن میں اتنا پانی لیں جس میں جلا ہوا برتن آسکے، اب اس پانی میں ایک چمچ واشنگ پاؤڈر، ایک چمچ نمک، ایک چمچ میٹھا سوڈا اور چار چمچ سرکہ ڈال کر جلے ہوئے برتن کو ڈال کر تیز آنچ پر 10 سے 15 منٹ رکھیں، پھر نکال کر چمچ یا چُھری (knife) کی مدد سے کُھرچ کر صاف کرلیں، پھر کسی فوم (foam) کی مدد سے صابن سے دھولیں۔ **پلاسٹک کے برتن، مائیکرو ویو اوون اور فریج کی صفائی:** پلاسٹک کے برتنوں میں پیلا پن آجاتا ہے جو برتنوں کو بدنُما کر دیتا ہے اسی طرح فریج کی اندرونی پلاسٹک کی دیواریں اور مائیکرو ویو اوون (Microwave Oven) کا اندرونی حصّہ صاف کرنے کے لئے میٹھے سوڈے کو پانی میں ملا کر گاڑھا سا مکسچر بنالیں اور فریج یا اوون کے اندرونی حصّوں پر لگا کر 10 سے 15 منٹ کے لئے چھوڑ دیں (پہلے فریج یا اوون کی تار پلگ سے الگ کرنا نہ بُھولئے)، یونہی پلاسٹک کے پیلے برتنوں میں بھی لگا کر چھوڑ دیں۔ پھر کسی جالی یا فوم وغیرہ سے رگڑیں سارا پیلا پَن، داغ دَھبّے دُور ہو جائیں گے۔ اس کے بعد فریج کے اندرونی حصّے کو کسی صاف سُوتی کپڑے سے اچھی طرح خُشک کرلیں اور برتنوں کو سادے پانی سے دھولیں۔ اِسی طریقۂ کار پر گھر کی دیگر اشیاء جیسے پلاسٹک کی کُرسیاں، اِستری (Iron)، چینی کے برتن، گھریلو استعمال کے مَگ اور دیگر سامان بھی صاف کیا جاسکتا ہے۔ **لوہے کے برتنوں کو زنگ سے بچانے کا طریقہ:** لوہے کے برتنوں کو دھونے کے بعد کسی سُوتی کپڑے سے اچھی طرح خُشک (Dry) کرلیں اور ایک منٹ کے لئے چُولہے پر رکھ کر گرم کرلیں، اس طرح پانی بالکل خُشک ہو جائے گا، زنگ نہیں لگے گا۔

اللہ پاک ہمیں اپنے گھر، لباس، اور دل کو صاف رکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حضرتِ سیّدتنا اُمِّ ورقہ رضی اللہ عنہا

بنتِ سعید عطّاریہ مدنیہ

اوائلِ اسلام میں جن خوش نصیب لوگوں نے اسلام قبول کرنے اور سابقین واوّلین میں داخل ہونے کا اِعزاز پایا ان جلیلُ القدر ہستیوں میں ایک نام حضرت سیّدتنا اُمِّ وَرَقَہ بنتِ عبدُ اللہ رضی اللہ عنہا کا بھی ہے۔ **نام و نسب:** آپ کا اسمِ گرامی لیلیٰ،[1] کنیت اُمِّ وَرَقہ اور القابات "شَہیدَہ" و "قارِیہ" ہیں۔ آپ کو آپ کے جدِّ اعلیٰ نَوفَل کی نسبت سے وَرَقَہ بنتِ نَوفَل بھی کہا جاتا ہے۔[2] آپ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن حارِث بن عُوَیمَر رضی اللہ عنہ کی شہزادی اور امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔[3] آپ اپنی کنیت "اُمِّ وَرَقَہ" ہی سے زیادہ معروف ہیں۔[4] **شہادت کی تمنا:** پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب غزوۂ بدر میں تشریف لے جانے لگے تو آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: مجھے بھی جانے کی اجازت عطا فرما دیجئے، میں زخمیوں کا علاج اور مریضوں کی تیمار داری کروں گی شاید اللہ پاک مجھے شہادت عطا فرما دے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "اپنے گھر میں ٹھہری رہو، اللہ پاک تمہیں شہادت (کی موت) عطا فرمائے گا۔" اُس وقت سے اُنہیں "شہیدہ" پکارا جانے لگا۔[5] **فضائل و مناقب:** ◆ آپ رضی اللہ عنہا کا شمار ان صحابیات میں ہوتا تھا جنہوں نے قراٰنِ پاک حفظ فرمالیا تھا ◆ آپ کو حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے احادیث روایت کرنے کا شرف بھی حاصل ہے۔[6] ◆ آپ رضی اللہ عنہا کو ایک خصوصیت اس وجہ سے بھی حاصل ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے اور آپ کو شہیدہ کے لقب سے پکارا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیثِ پاک ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب آپ رضی اللہ عنہا کے ہاں جانے کا ارادہ فرماتے تو (صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے) فرماتے: چلو! ہم شہیدہ سے ملنے چلتے ہیں۔[7] **ذوقِ تلاوت اور شہادت:** آپ رضی اللہ عنہا قراٰن پاک کی بہترین قاریہ تھیں۔ آپ رات کے وقت گھر میں تلاوت کیا کرتی تھیں اور حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ آپ کی تلاوتِ قراٰن سماعت فرماتے۔ ایک رات خلافِ معمول جب آپ رضی اللہ عنہا کی آواز سنائی نہ دی تو آپ رضی اللہ عنہ کو تشویش ہوئی چنانچہ علّامہ ابنِ حجر عَسقَلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدنا عُمَر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح ہوتے ہی ارشاد فرمایا آج رات میں نے اپنی خالہ حضرت اُمِّ وَرَقہ رضی اللہ عنہا کی تلاوت کی آواز نہیں سُنی۔ تفتیشِ حال کے لئے جب ان کے گھر تشریف لے گئے، معلوم ہوا کہ آپ کو گزشتہ رات شہید کر دیا گیا ہے تو سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صَدَقَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ یعنی اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا (کہ آپ کو شہادت کا رتبہ ملے گا)۔[8] **ملزمان کو سزائے موت:** حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فوراً ملزمان کو گرفتار کرنے کا حکم فرمایا اور پھر انہیں سزائے موت سنادی۔[9]

اللہ پاک کی حضرت سیّدتنا اُمِّ وَرَقہ رضی اللہ عنہا پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

[1] اطراف المسند المعتلی، 9/472 [2] الاصابہ، 8/489 [3] حلیۃ الاولیاء، 2/75، الاصابہ، 8/489 [4] الاستیعاب، 4/1965 [5] ابوداؤد، 1/243، حدیث: 591 [6] طبقات ابن سعد، 8/335، تقریب التھذیب، ص1386 [7] سنن کبریٰ للبیہقی، 3/186، حدیث: 5353 [8] الاصابہ، 8/489 ماخوذاً [9] سنن کبریٰ للبیہقی، 3/186، حدیث: 5353

مزیدار اور سستی کھیر بنانے کا طریقہ

بنتِ شوکت عطاریہ مدنیہ

اجزائے ترکیبی:

- ڈبل روٹی کے پیس: 2 عدد
- چاول پسے ہوئے: دو مُٹھی کم و بیش تین کھانے کے چمچ
- الائچی: پسی ہوئی دو سے تین عدد
- چینی: تین بڑے چمچ کھانے والے
- خُشک دودھ: چار چھوٹے ساشے (اس کی مقدار بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں)
- آئل: دو سے تین چمچ
- دودھ: ایک لیٹر

ترکیب:

1 ڈبل روٹی کے ٹکڑے (Pieces) کر لیجئے اور ان ٹکڑوں کو گرائنڈر میں بالکل باریک پیس لیں یا ہاتھوں کی مدد سے باریک چُورا کر لیں۔

2 اب ڈبل روٹی کے اس چُورے کو فرائی پین میں ایک سے دو منٹ کیلئے فرائی (Fry) کر لیں۔

3 چینی کے 3 بڑے چمچ فرائی پین میں ڈال کر پھیلا دیں اور ہلکی آنچ پر رکھ دیں۔

4 جب چینی پگھل جائے (خود بخود پگھل جائے گی اس دوران چمچ نہیں چلانا) تو چُولہے سے ہٹا کر کسی اسٹیل کی پلیٹ میں چکنائی (Oil) لگا کر پھیلا دیں۔

5 جب پگھلی ہوئی چینی (Caramel) ٹھنڈی ہو کر کڑک (Hard) ہو جائے تو اسے چمچ (Spoon) کی مدد سے توڑ لیں اور گرائنڈ (Grind) کر لیں۔

6 بریڈ کرمبز (Breadcrumbs)، گرائنڈ چینی، خُشک دودھ، الائچی پسی ہوئی، چاول پسے ہوئے (چاولوں کو خشک پیس لیں، بھگونے کی ضرورت نہیں) ان تمام اجزا کو ایک بڑے پیالے میں ڈال کر مکس کر لیں۔

7 کسی پتیلی میں دودھ ڈالیں اور یہ سارا مِکسچر (Mixture) ڈال کر گاڑھا ہونے تک پکائیں۔

8 جب کھیر گاڑھی ہو جائے تو چولہے سے اُتار لیں، چاہیں تو اپنی پسند کے میوہ جات (Dry Fruit) بھی استعمال کر سکتی ہیں، لیجئے مزیدار اور سستی کھیر تیار ہے۔

نوٹ: اس مکسچر کو ایک مہینے تک محفوظ کر سکتے ہیں اور جب چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

میمونہ بنتِ اسحاق!

اسٹیج سے اعلان ہوا تو چھوٹی میمونہ اپنی امّی جان کا ہاتھ پکڑے پوزیشن آنے پر انعام لینے کے لئے آگے بڑھی۔

تقریب ختم ہونے کے بعد اُمِّ میمونہ گھر واپسی کی تیاری کر رہی تھیں کہ پیچھے سے آواز آئی: کہاں غائب رہتی ہو؟ آپ تو عید کا چاند ہی ہوگئی ہو۔ اُمِّ میمونہ نے مُڑ کر دیکھا تو فرحین اور راحیلہ کھڑی مسکرا رہی تھیں۔

ارے آپ!!! اُمِّ میمونہ نے خوشی سے کہا اور تینوں خواتین آپس میں سلام کرتے ہوئے قریب رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

گھریلو ذمّہ داریوں سے فرصت ہی نہیں ملتی ویسے بھی میمونہ کے ابُّو کی بھی خواہش ہے کہ میں گھر اور بچّوں کو زیادہ سے زیادہ وقت دوں، اُمِّ میمونہ نے اپنی مصروفیات گنواتے ہوئے کہا۔

فرحین فوراً بولیں: ہاں بھئی! یہ مَرد تو چاہتے ہی یہی ہیں کہ عورتیں گھروں میں قید رہیں اور خود جہاں چاہیں گھومیں پھریں۔

تب تک راحیلہ اسکول کینٹین سے سب کے لئے چائے لے آئی تھی۔

ایسا صِرف عورتیں سوچتی ہیں، حقیقت اس کے برعکس ہے۔ دن بھر ذہنی یا جسمانی مَشَقَّت سے بھرپور کام کرنے کے ساتھ ساتھ باس وغیرہ کی جلی کٹی برداشت کرنا، اور مقصد اپنی سہولیات یا آسائشات نہیں بلکہ اپنے بیوی، بچّوں کی خواہشیں پوری کرنا، انہیں بہتر زندگی فراہم کرنا ہوتا ہے۔ یہ ہیں ان کی زندگی کے مزے، اُمِّ میمونہ نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

کیسی خواہشیں؟ جب بھی کوئی چیز خریدنے کا کہو تو یہی سُننے کو ملتا ہے کہ ابھی ہاتھ تنگ ہے تو ابھی فلاں ضرورت ہے۔ ہاں! اپنی ماں اور بہنوں کی فرمائشیں تو جھٹ سے پوری کر دی جاتی ہیں، راحیلہ تلخ لہجے کے ساتھ گفتگو میں شریک ہوئی۔

راحیلہ بہن! دِل چھوٹا نہیں کرتے، جو چیز ہمارے نصیب میں لکھی ہے وہ ہمیں مل کر رہے گی، چاہے کوئی سو(100) رُکاوٹیں کھڑی کرے، اُمِّ میمونہ چائے کا گھونٹ بھرنے کے لئے رکیں، پھر اپنی بات جاری رکھتے ہوئے بولیں:

ناراض مت ہونا! میں بھی آپ کی طرح ایک عورت ہی ہوں، اس لئے جانتی ہوں کہ عورتوں کا دل نہیں بھرتا، الماری میں کپڑے رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی پھر بھی کپڑے نہ ہونے کی شکایت کریں گی، کسی دوسرے کے پاس اپنے سے بہتر چیز دیکھ لی تو شوہر کو کوسنے شروع، ایسی ہی چھوٹی

بنتِ سلیم عطاریہ مدنیہ

بڑی باتوں کو لے کر شوہروں کی ناشکری کرتی رہتی ہیں، اس حوالے سے کل ہی میں نے ایک حدیثِ پاک پڑھی تھی آپ کو سناتی ہوں:

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے جہنّم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔

یَارسولَ اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ ارشاد فرمایا: وہ ناشکری کرتی ہیں۔

عرض کی گئی: کیا وہ اللہ پاک کی ناشکری کرتی ہیں؟

ارشاد فرمایا: وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسانات سے مُکَر جاتی ہیں، اگر تُم کسی عورت کے ساتھ عمر بھر اچھا سُلوک کرو پھر بھی تُمہاری طرف سے اسے کوئی ہلکی سی بات پہنچے تو کہے گی: میں نے تُم سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

(بخاری، 3/463، حدیث: 5197)

خُلُوص اور سچّائی بہرحال اپنا اثر رکھتی ہے، اُمِّ میمونہ کی باتیں سُن کر فرحین اور راحیلہ کے چہرے پر چھائی نَدامت بتا رہی تھی کہ وہ اپنی سابقہ سوچ پر شرمندہ ہیں۔

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

مدارسُ المدینہ آن لائن شارٹ کورسز کا افتتاح: پچھلے دنوں دعوتِ اسلامی کے تحت سیالکوٹ میں دو مختلف مقامات پر مدارسُ المدینہ آن لائن شارٹ کورسز کا آغاز ہوا جس میں بنتِ عطّار سَلَّمَہَا الْغَفَّار نے خصوصی شرکت کی اور دونوں برانچز کا افتتاح کیا ♦ 5 اکتوبر 2019ء کو بہاولپور میں 6 نئے مدارسُ المدینہ آن لائن للبنات کا آغاز ہوا جن کے ذریعے بہت سی طالبات درسِ نظامی (عالمہ کورس) اور دیگر اسلامی کورسز کر سکیں گی ♦ مجلس مدرسۃُ المدینہ للبنات کے تحت مدینہ ٹاؤن فیصل آباد اور لالہ موسیٰ میں مدرسۃُ المدینہ للبنات کا آغاز کیا گیا جن میں داخلے لینے والی اسلامی بہنوں کو دُرُست مَخارِج کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھنے کا طریقہ سکھایا جائے گا۔ ان مدارس اور کورسز میں داخلے کی خواہش مند اسلامی بہنیں اپنی علاقہ نگران اسلامی بہن سے رابطہ فرمائیں۔

کورسز: ♦ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطّاریہ للبنات کے تحت 18 تا 20 اکتوبر 2019ء کو فیصل آباد میں 3 دن کا رہائشی کورس ہوا جس میں ذِمّہ دار اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مُبلّغاتِ دعوتِ اسلامی نے شُرکا کی تربیت کی اور اس شعبے کے ذریعے مسلمانوں کے دین، ایمان اور جان و مال کا تَحَفُّظ کرنے اور اسلامی بہنوں کو مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی ترغیب دلائی ♦ مجلس مختصر کورسز (للبنات) کے تحت یکم نومبر 2019ء سے پاکستان بھر کے جامعاتُ المدینہ للبنات میں "12 دن کا مدنی کام" کورس شروع ہوا جس میں درجۂ ثالثہ اور رابعہ کی طالبات نے شرکت کی۔ مُبلغاتِ دعوتِ اسلامی نے مدنی کام کرنے کے حوالے سے تنظیمی اور اَخلاقی تربیت کی ♦ دارُالسنّہ للبنات کے تحت یکم نومبر 2019ء سے کراچی، حیدر آباد، ملتان، فیصل آباد، سیالکوٹ، راولپنڈی میں جامعۃُ المدینہ للبنات کی طالبات کو "مدنی کام کورس" کروایا گیا جن میں کم و بیش 456 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔

مدنی انعامات اجتماعات: مجلسِ مدنی انعامات للبنات کے تحت اکتوبر 2019ء میں پاکستان کے صوبہ سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں 39 مقامات پر 3 گھنٹے کے "مدنی انعامات اجتماعات" مُنْعَقِد ہوئے جن میں ہزاروں اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ مُبلّغاتِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور شُرکا کو مَدَنی انعامات پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

کورسز: مجلس شارٹ کورسز للبنات کے تحت ماہِ اکتوبر اور نومبر 2019ء میں عرب شریف، کویت، ہند میں بروڈا، اجمیر، اندور اور ناگور، چورو، پرمار، بھوج، جودپور اور بیکانیر سمیت 15 مقامات پر پانچ دن کا "زندگی پُرسکون بنایئے" کورس کروایا گیا جن میں 170 سے زائد اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو اہم ترین فقہی معلومات فراہم کی گئیں ◆ 4نومبر 2019ء کو ہند کے مختلف شہروں (ممبئی، آکولہ، میسور، شاہ جہاں پور، پونا، گونڈی، ناگ پور، احمد آباد) کے جامعات المدینہ للبنات میں "فیضانِ مدنی کام کورس" کا سلسلہ ہوا جس میں جامعات المدینہ کے درجۂ ثالثہ اور رابعہ کی طالبات کے علاوہ کم و بیش 78 اسلامی بہنوں نے شرکت کی ◆ ماہ اکتوبر 2019ء میں عرب شریف، قطر، ایران، اسپین، کلکتہ، دہلی، کانپور، موڈاسا سمیت 11 مقامات پر آن لائن "کفن دفن کورس" کروایا گیا جس میں کم و بیش 93 اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ کورس میں شریک اسلامی بہنوں کو مَیّت کو غُسل دینے اور کَفن پہنانے کا طریقہ اور دیگر شرعی مسائل سکھائے گئے ◆ ہند کے شہروں راجستھان، چندواداا، ناگڈا، گوالیار، اندور، منصور، موڈاسا، ہمت نگر اور بھوج سمیت 12 مقامات پر "اپنی نماز درست کیجئے" کورس کا آغاز کیا گیا جن میں شریک اسلامی بہنوں کو نماز کے ضروری مسائل اور نماز کا درست طریقہ سکھایا گیا۔

سنّتوں بھرے اجتماعات: ◆ مجلس مدرسۃ المدینہ للبنات کے تحت 6نومبر 2019ء کو ہند کے تمام مدارسُ المدینہ للبنات میں اجتماعاتِ میلاد کا سلسلہ ہوا جن میں مدرسۃ المدینہ للبنات کی طالبات نے بھی سنّتوں بھرے بیانات کئے۔ اختتام پر طالبات کو اچھی کارکردگی پر تحائف (Gifts) بھی پیش کئے گئے ◆ دعوتِ اسلامی کے تحت ماہ ربیعُ الاوّل 1441ھ میں سری لنکا، ہانگ کانگ، تھائی لینڈ اور ملائیشیا میں 12 مقامات پر اسلامی بہنوں کے لئے اجتماعِ میلاد کا اِنعقاد کیا گیا جن میں کم و بیش 455 اسلامی بہنوں نے شرکت کی ◆ دعوتِ اسلامی کے تحت 3نومبر 2019ء کو ہند کے شہر جمشید پور میں اسلامی بہنوں کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں شخصیات خواتین نے شرکت کی۔ مالکی ریجن کی ذمّہ دار اسلامی بہن نے سنّتوں بھرا بیان کیا ◆ دعوتِ اسلامی کے تحت 25 اکتوبر 2019ء سے پٹنہ اور کٹک زون میں اسلامی بہنوں کا 3دن کا سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں مالکی ریجن ہند کی ذِمّہ دار اسلامی بہن نے پٹنہ اور کٹک زون کی ذِمّہ دار اسلامی بہنوں کے درمیان سنّتوں بھرا بیان کیا اور اجتماع میں شریک اسلامی بہنوں کو مدنی کام کرنے کا ذہن دیا۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیع الثانی 1441ھ کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کا نام نکلا: "بنت عبد الکریم (سیالکوٹ)، بنت اشرف (فیصل آباد)، بنت ریاض (خانیوال)" انہیں مدنی چیک روانہ کردیئے گئے۔ **درست جوابات:** (1) 700، (2) حضرت سیدنا امام شرف الدین محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** (1) احمد رضا بن نوید (رحیم یار خان)، (2) علی حسن (فیصل آباد)، (3) بنت فضل حسین (گجرات)، (4) عمر فاروق (پاکپتن)، (5) غلام حسین (ننکانہ)، (6) علی عثمان (چنیوٹ)، (7) اُمّ سعید (راولپنڈی)، (8) منور علی (ساہیوال)، (9) بنت محمد اکرم (اوکاڑہ)، (10) عبد الواجد عطاری (شیخوپورہ)، (11) بنت ظفر اقبال (جھنگ)، (12) محمد سہیل (کراچی)

مفتیِ قلات (بلوچستان) سے تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اورغم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے کنزُالایمان و خزائنُ العرفان کا بروہی زبان میں ترجمہ کرنے والے، مفتیِ قلّات، حضرت مولانا مفتی عبد الغفّار حلیمی صاحب کی خدمت میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

حاجی امتیاز عطّاری نے یہ انتہائی افسوس ناک خبر دی کہ آپ کے گھر کے کچن میں گیس سلنڈر پھٹنے کے سبب آپ کی زوجۂ محترمہ، دو صاحبزادیاں اور بڑی بہو انتقال فرماگئیں، جبکہ ایک صاحبزادی اور بہو شدید زخمی حالت میں کوئٹہ کے اسپتال میں زیرِعلاج ہیں،[1] اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ میں حضور والا سے اور آپ کے صاحبزادوں سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر وہمت سے کام لینے، اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ یاربِّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! غم زدہ اور دُکھیارے حضرت مفتی عبد الغفار حلیمی صاحب کے شہزادوں کی امّی، صاحبزادیوں اور بہو کو غریقِ رحمت فرما، مولائے کریم! ان کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کردے، یااللہ! ان کی قبریں جنّت کا باغ بنیں، رحمت کے پھولوں سے ڈھکیں اور تاحدِّ نظر وسیع ہوجائیں، مولائے کریم! ان کی قبریں نورِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے روشن ہوجائیں، یااللہ! انہیں بے حساب مغفرت سے مشرّف فرماکر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس اور خاتونِ جنّت، بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا جَوار نصیب فرما، مولائے کریم! قبلہ مفتی صاحب اور تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اَجرِ جزیل مَرحمت فرما، یااللہ! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا اجر و ثواب ان تمام مرحومین سمیت ساری اُمّت کو عطا فرما۔

مولائے کریم! حضرت مفتی عبد الغفّار حلیمی صاحب کی بہو کو شِفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں بھری طویل زندگی عنایت فرما، اے اللہ! قبلہ مفتی صاحب اور خاندان والے سارا گھرانہ اُجڑ جانے کے سبب صدمے سے چور چور ہوں گے، ان پر رحمت کی نظر فرماکر ان کے غم دُور فرما، مولائے کریم! ان کو صبر کا عظیم خزانہ نصیب فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کو وسوسوں، شیطانی اور نفسانی چالوں سے محفوظ فرما، مولائے کریم! ان کی خوشیاں اجڑ گئیں تو ان کو مدینے کی حاضری اور پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

(1) چند دنوں بعد زخمی صاحبزادی کا بھی انتقال ہوگیا تھا۔

جلووں کی خوشیاں نصیب فرما، پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ان کو بار بار دیدار عطا کر کے انہیں خوش کر دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دُعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مرحومین کے مزید ایصالِ ثواب کے لئے بخاری شریف کی ایک حدیثِ قدسی بیان فرمائی)

اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں اپنے بندۂ مؤمن کی دنیا کی کوئی پیاری چیز لے لوں، پھر وہ صبر کرے تو میرے پاس اس کی جزا جنّت کے سوا کچھ نہیں۔ (بخاری، 4/225، حدیث:6424)

اس حدیثِ قدسی کی شرح یوں بیان کی گئی ہے کہ کسی شخص کے ماں باپ، بھائی بہن، بیوی یا اولاد میں سے یا ان کے علاوہ کوئی ایسا انسان فوت ہو جائے جس سے وہ محبت کرتا ہو اور اس کے فوت ہونے پر صبر کرے تو اللہ پاک اسے جنّت عنایت فرمائے گا۔ (ماخوذ از مرقاۃ المفاتیح، 4/215، تحت الحدیث:1731)

واقعی دنیا آزمائشوں کا گھر ہے، اگر آزمائشوں پر صبر کیا جائے اور اللہ پاک کی رضا پر راضی رہا جائے تو اس میں دونوں جہاں کا فائدہ ہے۔ حضرت عَلّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آزمائش کا آنا اللہ پاک کی محبت کی نشانی ہے لہٰذا جو آزمائش پر راضی رہتا ہے اللہ پاک کا پیارا بندہ بن جاتا ہے اور جو اس پر ناراض ہوتا ہے وہ اللہ پاک کا ناپسندیدہ بندہ بنتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، 4/43، تحت الحدیث:1566)

اللہ کریم آپ کو صبر دے، آپ کے حال پر رحم فرمائے۔ مجھے آپ سے ہمدردی ہے، ظاہر ہے جو صدمہ آپ کو پہنچا ہے وہ آپ ہی سمجھ سکتے ہیں، ہم نہیں۔ اللہ پاک سے عافیت کا سوال ہے۔ بے حساب مغفرت کی دُعا کا ملتجی ہوں۔

پیغاماتِ امیرِ اہلِ سنّت

بچّوں کو ایمان افروز حکایات سنائیے

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک ویڈیو پیغام (Video Message) میں والدین کو بچّوں کی اسلامی تربیت کے حوالے سے ذہن دیتے ہوئے فرمایا:

روزانہ گھر میں سب بچّوں کو سوتے وقت یا کسی مناسب وقت میں جمع کر کے فیضانِ سنّت، نیکی کی دعوت، غیبت کی تباہ کاریاں یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی اور کتاب سے کوئی نہ کوئی ایمان افروز معجزہ، کرامت یا حکایت سنائیں کہ بچّوں کی قصے کہانیوں (Stories) میں دل چسپی ہوتی ہے۔ جب آپ اپنے بچّوں کو اسلامی کہانیوں کا عادی بنادیں گے تو پھر یہ اِنْ شَآءَ اللہ آپ سے مُطالَبہ کریں گے کہ کہانی (Story) سناؤ۔ انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور بُزُرگانِ دین کی ایمان افروز حکایات سُن کر اِنْ شَآءَ اللہ بچّوں کا تقویٰ و پرہیزگاری اور خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے تعلق سے ذہن بنتا چلا جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ علٰی محمَّد

اجتماع کا آخری دن: ساؤتھ افریقہ کے شہر صُوفی نگر ڈربن (Durban) میں اجتماع کے آخری دن اتوار کو ایک بار پھر صبح سے سوال و جواب کا سلسلہ شُروع ہوا۔ چونکہ رمضانُ المبارک قریب تھا اس لئے مَدَنی عطیات (Donations) اور اعتکاف کے حوالے سے خاص طور پر بات ہوئی۔ یہ سلسلہ یونہی جاری رہا یہاں تک کہ نمازِ ظہر پر اجتماع کا اِختِتام ہوگیا۔

اللہ کریم اس اجتماع کی بَرَکت سے ساؤتھ افریقہ میں نیکی کی دعوت کو مزید عام فرمائے اور تمام شُرَکا اسلامی بھائیوں کو پہلے سے زیادہ جذبے کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فارغ ہوتے ہوئے تقریباً 4 بج چکے تھے۔ شام 6 بج کر 40 منٹ پر میری صُوفی نگر ڈربن ساؤتھ افریقہ سے متحدہ عرب اَمارات (U.A.E) اور پھر وہاں سے دنیا کے دوسرے کونے پر واقع ملک انڈونیشیا روانگی تھی۔

عرب ممالک میں دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں: اے عاشقانِ رسول! گزشتہ کچھ عرصے میں دنیا کے مختلف ممالک میں موجود عرب عُلَمائے کرام دعوتِ اسلامی سے کافی قریب ہوئے ہیں۔ چند سال قبل متعدّد عرب عُلَما کی فیضانِ مدینہ کراچی آمد اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات نیز سفرِ حج کے دوران مَکّۂ مُکرّمہ میں آپ سے ملاقات کے بعد اس سلسلے

سفرنامہ

ساؤتھ افریقہ سے انڈونیشیا روانگی

مولانا عبدالحبیب عطاری*

میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کافی تیزی آئی ہے۔

فروری 2019ء میں عراق کے شہر بغدادِ مُعلّیٰ میں عُلومُ القراٰن کے عنوان سے مُنْعَقِدہ سیمینار میں دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ مجھے بھی شرکت کا موقع ملا تھا۔ اس کانفرنس میں شرکت کے احوال مئی اور جون 2019ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں بیان کئے جاچکے ہیں۔

امیرِ اہلِ سنّت کی نِیابت کی سعادت: اس مرتبہ (9 اپریل 2019 کو) انڈونیشیا کے شہر سیمارانگ (Semarang) میں ”اَلْمُؤتَمَر الصُّوفی“ کے نام سے مُنعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو

شخصیات اجتماع میں بیان: نمازِ ظہر کے بعد صوفی نگر ڈربن میں ہی ایک شخصیات اجتماع میں حاضری ہوئی جہاں کئی اہم شخصیات، چند سابقہ ججز اور بڑے کاروباری حضرات شریک تھے۔ یہاں ”قراٰنِ کریم کی اہمیت“ کے موضوع پر بیان کی سعادت ملی اور مدرسۃُ المدینہ آن لائن کے ذریعے قراٰن پڑھنے کی ترغیب دلائی جسے حاضرین نے توجہ سے سنا۔ اس موقع پر دعوتِ اسلامی کی تعارُفی ویڈیو (Presentation) دکھائی گئی، شُرَکا نے قراٰنِ کریم پڑھنے اور دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاون کرنے کی نیّتیں کیں۔

ساؤتھ افریقہ سے انڈونیشیا روانگی: شخصیات اجتماع سے

* رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

دعوت پیش کی گئی اور آپ نے اپنے نائب کے طور پر مجھے شرکت کرنے کا حکم فرمایا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ اس کانفرنس میں انڈونیشیا سے تقریباً 2500 جبکہ دیگر ممالک سے لگ بھگ 100 عُلَمائے کرام شریک ہورہے ہیں۔ میری معلومات کے مطابق کانفرنس کے پہلے دن ہونے والی افتتاحی نِشَست میں انڈونیشیا کے صدر بھی تشریف لائے تھے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ آبادی (Population) کے لحاظ سے انڈونیشیا دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔

ایک طویل سفر کا آغاز: یاد رہے کہ ساؤتھ افریقہ اور انڈونیشیا کے درمیان میں نے جو فضائی راستہ طے کرنا تھا وہ تقریباً سترہ ہزار (17000) کلومیٹر تھا۔ ڈربن سے عرب امارات سفر، وہاں تقریباً 6 گھنٹے قیام اور پھر جکارتہ (Jakarta) کا سفر، یہ کُل تقریباً 22 سے 23 گھنٹے بنتے ہیں۔ اجتماع کے مسلسل جدول (Schedule) کے بعد اتنا طویل سفر کس قدر تھکن کا باعث ہوگا یہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ یہ سب دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکات ہیں جو اپنے مُتعلّقین کو دین کے کام کے لئے اپنے آرام و سکون کی قربانی دینے کا ذہن فراہم کرتا ہے۔

قربانی دینے کا ذہن بنایئے: پیارے اسلامی بھائیو! عام طور پر کم و بیش ہر شخص کی زندگی ایک معمول کے مطابق چلتی ہے۔ صبح نیند سے بیدار ہونے سے لے کر رات سونے تک کے کام اور ان کے اوقاتِ کار عموماً یکساں ہوتے ہیں اور ان میں تبدیلی کم ہی ہوتی ہے۔ تمام اسلامی بھائی بِالعُموم اور دعوتِ اسلامی کے مُبلّغین بِالخصوص یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ اگر آپ سنّتوں کی خدمت کا کام کرنا چاہتے ہیں تو اپنے معمولاتِ زندگی میں تبدیلی اور نیند و آرام کی قربانی کے لئے نہ صرف تیّار رہیں بلکہ خود کو اس کا عادی بنائیں۔ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران و اَراکین سمیت کئی ایسے مُبلّغین ہیں جو اندرون و بیرونِ ملک سنّتوں کی خدمت کے لئے مسلسل سفر کے دوران صرف چند گھنٹوں کی ادھوری نیند کے ساتھ پے در پے بیانات، مَدَنی مشوروں اور ملاقاتوں کا سلسلہ کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کی شبانہ روز ترقّی اور عُروج میں ایسے اسلامی بھائیوں کی قربانیوں کا بھی حصّہ ہے۔ اللہ کریم ان خوش نصیبوں کی کوششیں قبول فرمائے اور ان کے طفیل ہمیں بھی اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ڈربن ایئرپورٹ پر نمازِ مغرب ادا کرنے کے بعد 6 بج کر 40 منٹ پر دبئی کے لئے روانگی ہوئی، نمازِ عشاء ہوائی جہاز میں پڑھی جبکہ ساڑھے 4 بجے دبئی ایئرپورٹ پہنچ کر نمازِ فجر وہاں ادا کی۔ یاد رہے کہ عرب امارات کا وقت ساؤتھ افریقہ سے 2 گھنٹے آگے ہے۔ دبئی ایئرپورٹ سے صبح 10 بجے کی فلائٹ سے ہماری جکارتہ روانگی تھی۔ یہ وقت گزارنا کافی مشکل تھا، اگر اس دوران میں سوجاتا تو فلائٹ نکل سکتی تھی۔ بہرحال موبائل فون میں الارم لگا کر اور کچھ لوگوں سے جگانے کی درخواست کر کے کچھ نہ کچھ آرام کیا۔

انڈونیشیا آمد: صبح 10 بجے دبئی سے جکارتہ کا فضائی سفر شروع ہوا جو تقریباً 8 سے ساڑھے 8 گھنٹے کا تھا۔ انڈونیشیا کے مقامی وقت کے مطابق رات تقریباً ساڑھے نو بجے ہم جکارتہ ایئرپورٹ پہنچے۔ انڈونیشیا کا وقت عرب امارات سے 3 گھنٹے آگے ہے۔ کانفرنس کے مُنتَظِمین کے نمائندے (Representatives) جکارتہ ایئرپورٹ پر استقبال کے لئے موجود تھے جو بڑے احترام کے ساتھ مجھے ایئرپورٹ سے باہر لائے۔ یاد رہے کہ ابھی سفر کا اِختتام نہیں ہوا بلکہ صبح ہم نے ایک اور فلائٹ کے ذریعے جکارتہ سے سیمارانگ (Semarang) جانا تھا جہاں یہ کانفرنس منعقد ہورہی تھی۔ مُنتَظِمین نے ایئرپورٹ کے قریب ایک ہوٹل میں قیام کا انتظام کیا تھا۔ (بقیہ اگلے شمارے میں)

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدالحبیب عطاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

نُور کا سایہ نہیں ہوتا!

راشد علی عطاری مَدَنی*

تُو ہے سایہ نور کا ہر عُضْو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا[1]

الفاظ و معانی: سایہ: عکس، روشنی کے سامنے کسی شے کے حائل ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والی تاریکی۔ عُضْو: بدن کا کوئی حصّہ یا جُز۔ ٹکڑا: حصّہ۔

شرح: شعر کے پہلے مِصرعے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ اَقدس کی دو جہتوں (Dimensions) کا ذکر فرمایا ہے کہ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ایک جانب تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ساری مخلوق پر نورِ الٰہی و رحمتِ خُداوندی کا سایہ ہیں اور دوسری طرف آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ اَقدس کا ہر ہر عُضْو نور کا ٹکڑا ہے۔ پھر دوسرے مِصرعے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی شاندار منطقی (Logical) انداز میں دو عقلی دلیلوں کے ذریعے اس بات کو ثابت فرمایا ہے کہ حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ منوّر کا سایہ نہ تھا۔ چنانچہ اُن دو دَلائل کی تفصیل کچھ یوں ہے:

1. جب کوئی مُجَسَّم (Solid) شے روشنی کے سامنے آتی ہے تو روشنی کے مقابل اُس شے کا سایہ و عکس بنتا ہے لیکن اُس سائے کا مزید آگے سایہ نہیں بنتا۔ بِلاتشبیہ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے نُور کا سایہ ہیں تو پھر اِس سایۂ نورِ خُدا (یعنی بدنِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا سایہ کیسے بن سکتا ہے!

2. نور (Light) کی وجہ سے اِس کے سامنے آنے والی مُجَسَّم (Solid) شے کا سایہ تو بنتا ہے مگر نُور اور روشنی کی اپنی ذات کا سایہ نہیں ہوتا کیونکہ روشنی اور سایہ (تاریکی) ایک دوسرے کی ضد (یعنی اُلٹ) ہونے کی وجہ سے باہم جمع نہیں ہوسکتے۔ بِلاتمثیل حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نورِ الٰہی کا ایسا چمکتا دَمکتا سورج ہیں کہ جس کی روشنی سے تمام جہاں ہے لیکن اس نورِ الٰہی کے سورج کا اپنا سایہ نہیں ہے۔

چنانچہ امام جلالُ الدّین سُیوطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیِّدُنا ذَکْوان رضی اللہ عنہ کی روایت نَقْل فرماتے ہیں کہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم لَمْ یَکُنْ یُرٰی لَهٗ ظِلٌّ فِیْ شَمْسٍ وَ لَا قَمَرٍ یعنی سُورج اور چاند کی روشنی میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔ (الخصائص الکبریٰ، 1/116) نیز سایہ نہ ہونے کے متعلّق نقل فرماتے ہیں کہ قَالَ ابْنُ سبع: مِنْ خَصَائِصِهٖ اَنَّ ظِلَّهٗ کَانَ لَا یَقَعُ عَلَی الْاَرْضِ وَاَنَّهٗ کَانَ نُوْراً فَکَانَ اِذَا مَشٰی فِی الشَّمْسِ اَوِ الْقَمَرِ لَا یُنْظَرُ لَهٗ ظِلٌّ یعنی ابنِ سبع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نُور ہیں، آپ علیہ السَّلام جب سورج یا چاند کی روشنی میں چلتے تو سایہ دِکھائی نہ دیتا تھا۔ (الخصائص الکبریٰ، 1/116)

اسی طرح امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مِنْ اَنَّهٗ کَانَ لَاظِلَّ لِشَخْصِهٖ فِیْ شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِاَنَّهٗ کَانَ نُوْراً یعنی حضور پُرنُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ اقدس کا سایہ نہ دُھوپ میں ہوتا اور نہ چاندنی میں، اس لئے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نُور ہیں۔ (الشفاء، 1/368)

وہی نورِ حق وہی ظِلِّ ربّ، ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی مِلک میں آسماں، کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

(1) یہ شعر سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" سے لیا گیا ہے۔

* مُدَرِّس جامعۃُ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

چائے عُموماً لوگ ناشتے (Breakfast) میں، شام کے وقت ریفریشمنٹ کے لئے اور مہمانوں کے لئے بطورِ مہمان نوازی استعمال کرتے ہیں۔ موسمِ سرما میں اس کی مانگ میں اضافہ ہوجاتا ہے مگر اَدْرَک کی چائے کے اپنے ہی فوائد ہیں اور موسمی بیماریوں میں اس کا استعمال مفید بھی ہے۔ آیئے ادرک کی چائے کے چند فوائد مُلاحظہ کرتے ہیں: ♦ ادرک کی چائے وزن کم کرنے کے لئے مُفید ہے کیونکہ اس کے پینے سے بُھوک میں کمی واقع ہوتی ہے ♦ نظامِ اِنہضام (Digestive System) کو ٹھیک رکھتی اور بدہضمی و گیس سے بچاتی ہے ♦ بلڈ شوگر لیول کو متوازن (Balance) رکھتی ہے ♦ اس سے خُون کا بہاؤ بڑھتا ہے ♦ نزلہ و زکام میں مُفید ہے ♦ گلے کے درد اور خراش کو دور کرتی اور گلے کو صاف رکھتی ہے ♦ تھکن و سُستی سے نجات بخشتی ہے ♦ کھانسی میں آرام پہنچاتی ہے ♦ بلغم کو خارج کرتی ہے ♦ پٹّھوں کے درد، سوجن اور ناک کی سوزش (Rhinitis) کے لئے بھی مُفید ہے ♦ پسینہ نکالتی اور جسم کو تروتازہ کرتی ہے۔

احتیاط: اَدْرَک کی چائے اپنے اندر بے شمار فوائد سموئے ہوئے ہے البتہ چند افراد کو ادرک کی چائے پینے میں احتیاط کرنی چاہئے مثلاً ♦ خون کو پتلا کرنے والی دوائیں استعمال کرنے والوں کو ♦ گرم مزاج والوں (یعنی جن کا معدہ گرم ہو ان) کو ♦ نکسیر والے مریضوں کو اَدرک کی چائے پینے سے پرہیز کرنا چاہئے ♦ اسی طرح ادرک کی چائے نیند اُڑا دیتی ہے لہٰذا رات میں اس کے استعمال سے بچنا چاہئے۔

ادرک کی چائے بنانے کا طریقہ: ایک کپ پانی میں حسبِ ذائقہ چینی، پتّی اور تازہ ادرک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لے کر اس کے 4 سے 5 باریک پیس کرکے ڈال دیجئے اور اسے اچھی طرح اُبالئے، پھر اسے چھان کر اس میں اُبلا ہوا دودھ ڈال کر بے شُمار فوائد سے لبریز ادرک کی چائے نوش فرمایئے۔

ادرک کا قہوہ: مناسب مقدار میں پانی لے کر اس میں حسبِ ذائقہ چینی، پتّی اور تازہ ادرک کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا لے کر اس کے 4 سے 5 باریک پیس کرکے ڈال دیجئے اور اسے اچھی طرح اُبالئے، پھر اسے چھان کر اس میں لیموں نچوڑ کر نوش فرمایئے، نیز اس میں خوشبو اور ذائقہ بہتر کرنے کے لئے پودینے کے چند پتّے بھی ڈالے جاسکتے ہیں۔

نوٹ: تمام غذائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبّی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطاری نے کی ہے۔

٭ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

دَمہ (Asthma) کیا ہے؟ سانس کی نالیوں میں خرابی یا پھیپھڑوں کی نالیوں کے تنگ ہونے کے سبب سانس لینے میں تکلیف کے مرض کو دَمہ کہا جاتا ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً23 کروڑ سے زائد افراد اس کے مریض ہیں۔ 50 فیصد افراد 10 سال کی عمر سے قبل ہی اس کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس کی وجہ سے روزانہ تقریباً ایک ہزار افراد موت کا شکار ہوجاتے ہیں۔ **دَمہ کی 5 علامات:** دمہ کی علامات (Symptoms) کسی بھی عمر میں ظاہر ہوسکتی ہیں مگر زیادہ تر بچپن میں ہی ظاہر ہوجاتی ہیں۔اس کی عمومی علامات میں سے چند یہ ہیں: (1) سانس کا پُھولنا (2) سانس کی نالیوں میں انفیکشن ہونا (3) سانس لیتے وقت سیٹی کی آواز پیدا ہونا (4) دودھ پیتے بچّوں میں اس کی علامت دودھ پینے کے دوران بے چینی یا (5) دودھ پینے میں تکلیف ہونا۔ **دَمہ کی چند وجوہات:** جن وُجُوہات و اَسباب (Reasons) کی بنا پر دمہ کی بیماری لاحق ہوسکتی ہے ان کو دمہ کے مُحرِّکات کہا جاتا ہے۔ان میں سے چند یہ ہیں: (1) ٹھنڈ لگنا (2) نزلہ و زکام ہونا (3) دھواں، مٹی، گرد و غبار اور ہَوا کی آلودگی (Pollution) (4) کھانسی ہونا (5) الرجی ہونا (6) سگریٹ پینا (Smoking) یا پینے والوں (Smokers) کے پاس بیٹھنا (7) کبھی خاص قسم کی اَدْوِیات (Medicines) کے استعمال کی وجہ سے دَمہ ہوجاتا ہے۔ **دَمہ کے مریض کے لئے احتیاطی تدابیر:** دمہ کے مریض سے پہلے یہ معلوم کریں کہ اسے دورہ کب پڑتا ہے؟ ہر اعتبار سے اس کا خیال رکھیں، اس کے لئے جلد ہضم (Digest) ہونے والی غذا کا اہتمام کریں، طبیعت کے موافق کچھ دیر کے لئے صاف ستھری ہَوا میں بٹھائیں، رات کا کھانا (Dinner) جلدی کھلادیں،زیادہ سونا بھی دمہ کے مریض کے لئے نقصان دہ ہے اس لئے زیادہ سونے سے مریض کو روکیں۔ **سردی اور دَمہ کا مریض:** سردیوں(Winter) میں دمہ شدّت اختیار کرتا ہے اور مریض کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس لئے سب ہی اور بِالخصوص دَمہ کا مریض سردی سے حفاظت کے لئے سوئٹر، جیکٹ اور گرم چادر وغیرہ کا استعمال کریں۔ اسی طرح رات سوتے وقت گرم لحاف وغیرہ کا اِہتمام کریں۔ بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلیں اور اگر بامرِ مجبوری جانا پڑے تو منہ اور ناک رومال سے ڈھانپ لیں تاکہ ٹھنڈی ہوا وغیرہ سے حفاظت ہو۔ **علاج اور احتیاط دونوں ضروری ہیں:** مرض سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے علاج اور احتیاط بہت ہی ضروری ہے۔ خاص کر لمبے عرصے تک رہنے والی بیماریوں میں زیادہ احتیاط چاہئے۔ جن اشیاء کا استعمال کسی مرض میں نقصان دہ ہو تو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ دَمہ میں بھی علاج کے ساتھ احتیاط لازمی ہے۔دمہ کے مریض کو چاہئے کہ اپنے روزمَرّہ کے معمولات تبدیل کرے، کسی قسم کے نشے کا عادی ہو تو اُسے چھوڑ دے، دھول، مٹی، فضائی آلودگی، سگریٹ وغیرہ کے دھوئیں سے

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

بچے۔ **چھوٹی بیماری سے بھی بچئے:** کبھی ہم چھوٹی بیماری کو معمولی سمجھ کر علاج کی طرف دھیان نہیں دیتے، بسا اوقات یہی چھوٹی بیماری آگے جاکر کسی بڑی بیماری کا سبب بن جاتی ہے۔ اگر کسی کو سانس کا انفیکشن ہوجائے تو اسے معمولی سمجھ کر دمہ کا انتظار نہ کریں کیونکہ وقت پر علاج نہ کروانے سے کافی پریشانیوں کا سامنا پڑ سکتا ہے۔ **دوا کا استعمال:** اگر ڈاکٹر کی طرف سے لمبے عرصے تک دوا کے استعمال کے لئے کہا جائے ہو تو اس میں کمی بیشی نہیں کرنی چاہئے بلکہ مکمل وقت تک ہی استعمال کرنی چاہئے۔ **غذا اور پرہیز:** دمہ کا مریض ہر طرح کی اچھی اور بہتر خوراک کا استعمال کرسکتا ہے البتّہ ایسی خوراک سے اجتناب کرنا چاہئے جس سے دمہ شدّت اختیار کرتا ہو اور مریض نے خود بھی اس کا مُشاہدہ کیا ہو۔ مونگ، ارہر کی دال، انڈا، چوزے، چنے، بکری کے شوربے، چقندر، کدو، تُرئی، بتھوے کا ساگ، انگور، نارنگی، لیموں، تیل، چاول، سرخ مرچ، دہی، ٹھنڈے پانی اور بلغم پیدا کرنے والی غذا کے استعمال سے بچیں۔ انار، چھوہارا، کھیرا، اسپغول، پودینہ، بغیر دودھ اور چینی کے گرم کافی، سردیوں میں گُڑ اور سیاہ تل کے لڈو استعمال کریں۔

دمہ کے گھریلو علاج: (1) جب کسی کو دمہ لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے روکنے کے لئے گرم پانی، چائے، گلِ بَنَفْشَہ کی چائے استعمال کرے۔ گلِ بنفشہ کی چائے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ 12 گرام گُلِ بنفشہ کو پانی میں جوش دیں پھر اس میں 25 گرام مِصری ملا کر پئیں (2) اگر کسی کو کھانے کے بعد دورہ پڑتا ہو تو گرم اور نمک والے پانی سے اُلٹی کرنے کی کوشش کرے کہ اس سے اکثر دورہ نہیں ہوتا (3) اگر کسی کو شدید قبض کی وجہ سے دمہ کا دورہ پڑتا ہو تو قبض کا علاج کروائے۔ (4) دمہ کا حملہ ہونے کی صورت میں ہلدی اور سوکھی ادرک کا تھوڑا سا چورن شہد کے ساتھ لے لیجئے (5) ایک پکا ہوا کیلا آگ کی لو پر گرم کیجئے پھر چھیل کر پِسی ہوئی کالی مرچ چھڑک کر کھالیجئے (6) دو چمچ اَدْرَک کا رس شہد کے ساتھ استعمال کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ دمہ میں راحت مل جائے گی۔[1] (7) روزانہ تین یا پانچ کھجوریں کھا کر اوپر سے گرم پانی پی لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ بلغم پتلا ہو کر نکل جائے گا اور دمہ میں آرام ملے گا (8) تین خُشک اِنجیر دودھ میں پکا کر روزانہ صبح اور رات کو استعمال کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ بلغم اور دمہ سے نَجات ملے گی (9) روزانہ گاجر کا رس پینے سے اِنْ شَآءَ اللہ دمہ میں آرام ملے گا۔[2] (10) 100 گرام ادرک کا پانی، 50 گرام لہسن کا پانی، 100 گرام خالص شہد، 30 گرام ست مُلٹھی، 30 گرام سہاگہ بریاں اور 30 گرام مگاں (فلفل دراز)۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ادرک کے پانی میں ست مُلٹھی حل کرلیں، پھر لہسن کا پانی اور شہد ڈال کر پکائیں، جب شہد کی طرح گاڑھا ہوجائے تو آگ سے اُتار دیں، پھر باریک کئے ہوئے مگاں، سہاگہ اس میں شامل کردیں۔ تین ٹائم چائے کے چھوٹے چمچ کی مقدار استعمال کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہوگا۔ (11) دمہ اور سانس پھولنے پر پانچ عَدد کالی مرچ، 10 عَدد مَغز بادام، 10 گرام مُنقّیٰ سوتے وقت کھائیے، اس کے بعد پانی نہ پئیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ راحت محسوس کریں گے۔[3] **داڑھی کے فوائد:** داڑھی شریف کے بال جِلد کو سورج کی شعاعوں سے بچاتے، جِلد کے کینسر سے 90 سے 95 فیصد تک تَحَفُّظ فراہم کرتے اور دمہ کے جراثیم سے پھیپھڑوں کی حفاظت کرتے ہیں۔[4] **دمہ کا روحانی علاج:** درج ذیل شعر کے حروف دمہ کے مریض کو سیب پر لکھ کر کھلائیں یا شیشے کے برتن پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں اِنْ شَآءَ اللہ چند دنوں میں صحیح ہوجائے گا۔ لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ: وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ **لکھنے کا طریقہ:** تمام حروف اس طرح الگ الگ لکھیں: ل و ل ا ا ل ہ و ی ل م ت ر ق د م ع ا ع ل ی ط ل ل و ل ا ا ر ق ت ل ذ ک ر ا ل ب ا ن و ا ل ع ل م۔[5] **تعویذ ہمیشہ اس طرح لکھئے کہ ہر دائرے والے حَرف کی گولائی کھلی رہے، یعنی اس طرح:** ط، ظ، ہ، ھ، ص، ض، و، م، ف، ق وغیرہ۔[6]

نوٹ: ہر دوائی اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ (اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحٰق عطّاری اور حکیم رضوان فردوس عطّاری نے کی ہے۔)

---

1. گھریلو علاج، ص98
2. گھریلو علاج، ص97
3. گھریلو علاج، ص55
4. مَدَنی انعامات، ص31
5. قصیدہ بُردہ سے روحانی علاج، ص4، 5 ماخوذاً
6. زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی، ص20

اسلامی بھائیوں کے تأثرات

3 عَرَبی کُتُب کے مطالعے کے دوران اَسلاف کے ناموں کے ساتھ مختلف نسبتیں لکھی ہوئی نظر آتی ہیں، جن میں ہر ایک کی وجہ معلوم ہونا ایک مشکل کام تھا۔ لیکن **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کی تو کیا بات ہے کہ اس میں صفر المظفّر 1441ھ سے ایک سلسلہ بنام **"پیشوں کے اعتبار سے نسبتیں"** شروع ہوا۔ اِنْ شَآءَ اللہ! اب اس سلسلہ کے ذریعے یہ مشکل بھی آسان ہوجائے گی۔ (نوید رضا، رحیم یار خان)

4 میں نے ذُوالقعدۃُ الحرام 1440ھ کے شمارے میں **"پنسل کی پانچ باتیں"** والا مضمون پڑھا تو بہت اچھا لگا۔ پنسل کی پانچ باتیں اوران سے حاصل ہونے والا درس معلوماتی ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری کئی غلطیوں کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ اللہ پاک **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے فیضان کو پوری دنیا میں عام فرمائے۔

(زبیر یاسر، لاڑکانہ)

بچّوں کے تأثرات

5 میں نے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** صفر المظفّر 1441ھ سے **"بہرا مینڈک"** نامی کہانی پڑھی۔ اس کہانی سے یہ درس مِلا کہ اپنے مَقصد میں کامیابی کے لئے کوشش کرنے والا ایک دن ضرور کامیاب ہوہی جاتا ہے۔ میں بھی امتحانات میں اچھے نمبر زلینے کے لئے کوشش کروں گا۔ (تنویر بن عبد المالک، حب چوکی بلوچستان)

اسلامی بہنوں کے تأثرات

6 **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے ہم پر بہت احسانات ہیں، بالخصوص سلسلہ **"حدیث شریف اور اس کی شرح"** کہ اپنے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین پڑھنے اور سمجھنے میں اس ماہنامہ نے ہمارے لئے بہت آسانی کی ہے۔ اللہ پاک ان تمام کی کوشش کو قبول فرمائے جو اس ماہنامہ کو تیار کرتے ہیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (اُمِّ فرحان، کورنگی کراچی)

7 صفر المظفّر 1441ھ کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** میں **"اشعار کی تشریح"** پڑھنے کی سعادت ملی۔ یقیناً اس طرح کے اشعار اور ان کی زبردست تشریح پڑھنے سے عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہمارے لئے اس ماہنامہ سے پہلے اشعار کی تشریح معلوم کرنا اتنا آسان نہیں تھا۔ (بنتِ عبد الرحمٰن، تھدادو پور)

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا **محمد جنید رضا خان قادری صاحب** (جامعہ نظامِ مصطفےٰ، ٹھٹھی داؤد خیل میانوالی): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** دیکھنے اور پڑھنے کا شرف ملا۔ دعوتِ اسلامی کی یہ عمدہ کاوش جملہ اہلِ اسلام کے لئے راہِ عمل ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! اس کے ذریعے لاکھوں بے راہ راہِ ہدایت پاکر اپنی آخرت سنوار سکیں گے۔ اللہ پاک اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماکر مزید ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 **مفتی محمد پرویز عالَم مصباحی صاحب** (خطیب وامام جامع مسجد مدھوپور دیوگھر جھارکھنڈ، ہند): دعوتِ اسلامی کا جو بھی کام ہوتا ہے وہ نمایاں اور کارآمد ثابت ہوتا ہے اور ان ہی کامیاب کاموں میں سے ایک کام **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کی اشاعت ہے۔ بلاشبہ یہ ماہنامہ اپنے قارئین کی زندگی کے ہر گوشے میں راہنمائی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ بڑی خوش اُسلوبی سے اس کے مَضامین ترتیب دئیے گئے ہیں، بالخصوص طبّی نسخہ نے اس رسالہ کو اور خوبصورت بنادیا ہے۔

بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں

- یوگنڈا میں مبلغ دعوتِ اسلامی کی انفرادی کوشش کی برکت سے ایک غیر مُسلم نے اپنی دو بیٹیوں سمیت اسلام قبول کرلیا۔ والد کا اسلامی نام محمد ابراہیم جبکہ بیٹیوں کا اسلامی نام حلیمہ اور عائشہ رکھا گیا
- 11اکتوبر2019ء کو موزمبیق کے شہر ماپوتو میں مسلمانوں سے متاثر ہوکر ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کرلیا جن کا اسلامی نام معاویہ رکھا گیا
- 25 اکتوبر 2019ء کو ناروے میں رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطّاری کے ہاتھوں ایک غیر مسلم نے اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام محمد احمد رضا رکھا گیا۔

جانشینِ عطّار اور رُکنِ شوریٰ کا سفر یورپ: صاحبزادۂ عطّار مولانا عُبید رضا عطّاری مدنی مَدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی اور رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطّاری نے 10 تا 24 اکتوبر 2019ء کو یورپ کے مختلف ممالک کا مدنی دورہ کیا۔ دورے کا آغاز جرمنی سے ہوا جس کے بعد ڈنمارک، اسپین، فرانس، بیلجیم، اٹلی اور ناروے کا شیڈول رہا۔ جانشین عطّار اور رکنِ شوریٰ نے مذکورہ ممالک میں کئی اجتماعات میں سنّتوں بھرے بیانات کئے اور ذِمّہ داران کو مدنی مشوروں میں قیمتی نِکات فراہم کئے جبکہ شخصیات سے ملاقاتوں کا سلسلہ بھی رہا۔

ذِمّہ دارانِ مِڈلینڈز اور ویلز زون کا تین دن کا اجتماع: مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اسٹیچ فورڈ برمنگھم میں مِڈلینڈز اور ویلز زون کے اسلامی بھائیوں کے لئے تین دن کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز 25اکتوبر2019ء سے ہوا جس میں اہلِ علاقہ، ڈویژن اور زون سطح کے ذمّہ داران نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطّاری اور نگرانِ مجالس نے سنّتوں بھرے بیانات کئے اور شُرکا کی تربیت کرتے ہوئے انہیں 12 مدنی کام کرنے کا ذہن دیا۔

جامعۃُ المدینہ مانٹریال کینیڈا میں کلاسز کا آغاز: مجلس جامعۃُ المدینہ نے 9اکتوبر2019ء بروز بدھ سے مانٹریال کینیڈا میں جامعۃُ المدینہ کا آغاز کیا ہے۔

استنبول ترکی میں کُتُب میلہ: ماہ نومبر میں ترکی کے شہر استنبول میں کُتُب میلہ (Book Fair) مُنْعَقِد کیا گیا جس میں کئی ملکوں کے اشاعتی اداروں (Publishers) نے اپنے اپنے اسٹالز لگائے۔ کتب میلے میں دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتبۃ المدینہ العربیہ کی جانب سے بھی اسٹال لگایا گیا جس میں مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہونے والے مختلف کُتُب و رَسائل کی نمائش کی گئی۔

ویک اینڈ اسلامک اسکول سسٹم: دعوتِ اسلامی کی مجلس بیرونِ ممالک کی جانب سے ایک شعبہ بنام **"ویک اینڈ اسلامک اسکول سسٹم"** بنایا گیا ہے جس میں چھٹی والے دن دینی تعلیمات کے حوالے سے کلاسز کا آغاز کردیا گیا ہے۔ **"ویک اینڈ اسلامک اسکول"** میں 6 سے 14 سال کی عمر تک کے بچّوں اور بچّیوں کے لئے چھٹی والے دن دو سے ڈھائی گھنٹے اسلامی تعلیمات کے چار پیریڈ ہوتے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ امریکہ اور آسٹریلیا کے مختلف شہروں میں بھی جلد **"ویک اینڈ اسلامک اسکول"** کا آغاز ہوجائے گا۔

101 سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت: 25صفرُالمظفر کو اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس مبارک عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ہر سال کی طرح اس سال بھی عرسِ اعلیٰ حضرت منایا گیا۔ ماہِ صَفرُالمظفر کا چاند نظر آتے ہی مدنی چینل کے مقبول سلسلے "فیضانِ اعلیٰ حضرت" کا آغاز ہوگیا جس میں نہایت دِل نشین انداز میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب کا بیان ہوتا رہا۔ مقابلہ ذوقِ نعت کا سلسلہ بھی ہوا جس میں مختلف جامعاتُ المدینہ کے طلبۂ کرام نے حصہ لیا، فائنل جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری (کراچی) نے جیتا جنہیں قیمتی تحائف سے نوازا گیا۔ 25صَفرُالمظفر کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں اعلیٰ حضرت کے 101 سالہ عُرس کی مناسبت سے اجتماعِ ذکر و نعت کا انعقاد کیا گیا جس میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العَالِی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا، بعد از بیان جامعۃُ المدینہ سے فارغُ التّحصیل علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہ کی دستار بندی کا سلسلہ ہوا۔ **دستارِ فضیلت اجتماعات:** جامعاتُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) سے سال 2019ء میں 750 طلبۂ کرام نے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) مکمل کرنے کی سعادت پائی۔ ان طلبہ کے اعزاز میں 25 صفرُالمظفر 1441ھ کو اعلیٰ حضرت کے 101 سالہ عُرس کے موقع پر کراچی، حیدرآباد، ملتان، اوکاڑہ، فیصل آباد، لاہور، گوجرانوالہ اور اسلام آباد کے مَدَنی مَراکز میں دستارِفضیلت اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں مفتیانِ کرام و عُلَمائے کرام، نگرانِ شوریٰ، اراکینِ شوریٰ، اساتذہ و طلبۂ کرام، طلبہ کے سرپرستوں اور ہزاروں کی تعداد میں اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ کراچی میں 212، لاہور میں 200، ملتان شریف میں 94، فیصل آباد میں 60، اوکاڑہ میں 67، وفاقی دارُالحکومت اسلام آباد میں 55، حیدرآباد میں 43 اور گوجرانوالہ میں 19 فارغُ التّحصیل اسلامی بھائیوں کی دستار بندی کی گئی۔ دعوتِ اسلامی کے تحت 1995ء سے لے کر 2019 تک 775 جامعاتُ المدینہ قائم ہوچکے ہیں اور اب تک 4ہزار سے زائد اسلامی بھائی درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) مکمل کرچکے ہیں۔ **عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی کام:** • مجلسِ تاجران برائے گوشت کے تحت 4اور 5نومبر 2019ء کو 2دن کا سنّتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں پاکستان کے مختلف شہروں سے سلاٹر ہاؤس، مویشی منڈی، چمڑا منڈی، مٹن، بیف اور چکن کا کام کرنے والے 450 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ نے مَدَنی مذاکروں جبکہ اراکینِ شوریٰ و مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرے بیانات کے ذریعے ان اسلامی بھائیوں کی تربیت کی جبکہ مختلف مدنی حلقوں کے ذریعے اہم شرعی مسائل بھی بیان کئے گئے • 4نومبر 2019ء کو حیدرآباد ریجن اور گوادر زون کے ذمّہ داران کا مَدَنی مشورہ ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری نے صفائی ستھرائی اور دیگر معاملات پر شُرکا کی تربیت کی اور مدنی کاموں میں فَعّال (Active) ہونے کا ذہن دیا۔ **ایصالِ ثواب اجتماعات برائے اُمِّ عطار:** امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی والدۂ محترمہ کے ایصالِ ثواب کے سلسلے میں مجلس ازدیادِ حُب کے تحت پاکستان بھر میں ایصالِ ثواب اجتماعات منعقد کئے گئے۔ مجلس ازدیادِ حُب کی جانب سے ملنے والی کارکردگی کے مطابق کراچی ریجن میں 24 مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں کم و بیش 2000، حیدرآباد ریجن میں 24 مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں کم و بیش 1500، لاہور ریجن میں 26 مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں کم و بیش 1500، فیصل آباد ریجن میں 12 مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں کم و بیش 800، ملتان ریجن میں 35 مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں کم و بیش 4800 اور اسلام آباد ریجن میں 12 مقامات پر ہونے والے اجتماعات میں کم و بیش 800 یعنی ٹوٹل 133 مقامات پر 11ہزار 400 سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ **مجلس مزاراتِ اولیاء کے مدنی کام:** • حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری (لاہور) • حضرت سیّدُنا بہاؤالدّین زکریا ملتانی (ملتان شریف) • حضرت سیّدُنا شاہ عبداللطیف بھٹائی (بھٹ شاہ، سندھ) • حضرت شاہ سلیمان تونسوی (تونسہ شریف) • حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی (گجرات) • حضرت علّامہ سیّد افسر علی شاہ قادری نقشبندی (کھاتہ چوک حیدرآباد) • خلیفہ و مرید محدّثِ اعظم پاکستان، حافظ ابوالخیر محمد ظہور احمد قادری رضوی نوری (کدھر شریف

منڈی بہاؤالدین) • حضرت پیر غلام محمد قادری المعروف امام جلوی سرکار ڈھڈی والا (فیصل آباد) • نائبِ محدّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا عبدالرشید رضوی قادری (سمندری، پنجاب) • استاذُالعُلَماء غلام نبی سیالوی چشتی (عارف والا) • حضرت حافظ عزیزُالرّحمٰن چشتی (فیصل آباد) • حضرت پیر سیّد مراد علی شاہ (قلعہ مرادیہ سیالکوٹ) • شیخُ الحدیث والتفسیر حضرت علّامہ مولانا حافظ محمد عالم (سیالکوٹ) • حضرت پیر سیّد عاشق حسین المعروف بابوجی سرکار (ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین) • حضرت سیّدنا محمد اعظم نقشبندی (حسن ابدال ضلع اٹک) رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور دیگر کئی بُزرگانِ دین و صوفیائے کرام کا سالانہ عرس ماہِ صفرُالمظفر میں نہایت عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ ان بُزرگانِ دین کے اَعْراس پر دعوتِ اسلامی کی مجلس مزاراتِ اولیاء کے تحت مزارات پر قراٰن خوانیوں کا سلسلہ ہوا جن میں کم و بیش تین ہزار عاشقانِ رسول نے شرکت کی، مزارات کے اطراف میں 140 مدنی قافلوں کی آمد کا سلسلہ رہا جن میں ایک ہزار سے زائد عاشقانِ رسول شریک تھے۔ اجتماعِ ذکر و نعت بھی ہوئے جن میں 9ہزار سے زائد اسلامی بھائیوں نے شرکت کی، اس کے علاوہ 1697 مدنی حلقوں، 303 مدنی دوروں، 5225 چوک درسوں کا سلسلہ بھی ہوا اور سینکڑوں زائرین کو انفرادی کوشش کے ذریعے نماز اور سنّتوں پر عمل کی دعوت دی گئی۔

شخصیات کی مدنی خبریں

عُلَمائے کرام سے ملاقاتیں: مجلسِ رابطہ بِالعُلَماء کے ذمّہ داران نے ماہِ اکتوبر 2019ء میں 3470 عُلَمائے کرام سے ملاقاتیں کی۔ چند کے نام یہ ہیں: • مفتی منیبُ الرّحمٰن (چیئرمین رویتِ ہلال کمیٹی) • مفتی اسماعیل ضیائی (شیخُ الحدیث دارالعلوم امجدیہ، کراچی) • مولانا صدیق ہزاروی (شیخُ الحدیث جامعہ ہجویریہ، لاہور) • مفتی جمیل احمد نعیمی (ناظمِ تعلیمات جامعہ نعیمیہ، کراچی) • مفتی رضوان نقشبندی (مہتمم جامعہ انوار القراٰن، کراچی) • مفتی رفیق الحسنی (مہتمم جامعہ مدینۃ العلم، کراچی) • مولانا سیّد محمد مظہر سعید کاظمی (مہتمم جامعہ عربیہ انوار العلوم، ملتان) • مولانا سید محمد ارشد سعید کاظمی (شیخُ الحدیث جامعہ عربیہ انوارالعلوم، ملتان) • مفتی مظہر فرید (مہتمم جامعہ فریدیہ، ساہیوال) • عطاء المصطفیٰ ہزاروی (ناظمِ اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنّت پاکستان) • غلام محمد سیالوی (ناظمِ تعلیمات تنظیم المدارس اہلِ سنّت پاکستان)

علمائے کرام کی مدنی مراکز، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات میں آمد: • مفتی محمد ابراہیم قادری (سکھر) اور مولانا اکبر اختر القادری نے مدرسۃُ المدینہ آن لائن فقیر کا پڑ حیدر آباد • مفتی رضاء المصطفیٰ ظریف القادری (مہتمم جامعہ قادریہ گوجرانوالہ)، مفتی ابوبکر صدیق رضوی (مہتمم جامعہ فاروقیہ رضویہ، گوجرانوالہ)، مولانا طاہر رضوی (خطیب جامع مسجد فیضِ مدینہ

جواب دیجئے!
جُمادَی الاُولٰی ۱۴۴۱ھ

سوال 01: قراٰنِ پاک کی کتنی سورتیں "حٰمٓ" سے شروع ہوتی ہیں؟

سوال 02: اہلِ جنّت کی صفوں میں سے اُمّتِ محمدیہ کی کتنی صفیں ہوں گی؟

جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی 400 روپے کے تین "مدنی چیک" پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یہ مدنی چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

جلیل ٹاؤن، گوجرانوالہ)،مولانا اکرام (ناظم جامعہ مدینۃ العلم، گوجرانوالہ)، مفتی احسان (مدرس جامعہ مدینۃ العلم، گوجرانوالہ) اور مفتی شعبان قادری (مہتمم جامعہ نصرت الاسلام، گوجرانوالہ) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گوجرانوالہ

• مفتی محمد عبدالرؤف چشتی (استاذ تخصص فی الفقہ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد)، مفتی عبدالقدیر سعیدی (سینئر مدرس جامعہ رضویہ فیصل آباد)، مولانا اعظم حسن چشتی بندیالوی (مدرس جامعہ رضویہ)، مولانا فہیم قادری (مدرس جامعہ رضویہ) نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ فیصل آباد، کا دورہ کیا۔ مجلسِ رابطہ بالعلماء کے ذمّہ داران نے علمائے کرام کو خوش آمدید کہا اور خدماتِ دعوتِ اسلامی سے آگاہ کیا۔ مجلسِ رابطہ بالعلماء کے زیرِ اہتمام مدارسِ اہلِ سنّت کے 304 سے زائد طلبہ نے دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں سفر کیا جبکہ 5000 سے زائد طلبہ، علما اور آئمہ نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی۔

شخصیات سے ملاقاتیں: دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمّہ داران نے گزشتہ ماہ کم و بیش 391 سیاسی و سماجی شخصیات سے ملاقاتیں کیں، چند کے نام یہ ہیں:

کراچی زون: • عمران اسماعیل (گورنر سندھ) • روشن علی شیخ (صوبائی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ) • مرتضیٰ وہاب (مشیر قانون برائے وزیر اعلیٰ سندھ) • ڈاکٹر امین یوسف زئی (D.I.G ویسٹ زون) • شرجیل کریم کھرل (D.I.G ساؤتھ کراچی) • ناصر حسین شاہ (صوبائی وزیر مذہبی امور و بلدیات) • ہارون احمد (صوبائی سیکرٹری مذہبی امور) • عامر فاروقی (D.I.G ایسٹ زون) • جاوید مہر (D.I.G ٹریفک) **گڈاپ زون:** • ساجد جوکھیو (M.P.A) • جام کریم (M.N.A) **گوادر زون:** • اسلم بزنجو (سابقہ وزیر) **راولپنڈی و اسلام آباد زون:** • سید مشاہد حسین خالد (ڈائریکٹر جنرل مذہبی اُمور) • آفتاب جہانگیر (پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور) **حیدر آباد زون:** • صابر K.K (M.N.A) • عدیل چانڈیو (M.N.A) **ملتان زون:** • افتخار احمد (کمشنر) • وسیم سیال (R.P.O) **لاہور زون:** • راجہ بشارت (وزیر قانون پنجاب) • یوسف نسیم (چیف سیکرٹری پنجاب) • میاں اسلم اقبال (وزیر اطلاعات وصنعت وتجارت) • ذوالفقار گھمن (سیکرٹری اوقاف) • طاہر رضا خان بخاری (D.G اوقاف) **فیصل آباد زون:** • سردار غلام محمود ڈوگر (R.P.O فیصل آباد) • محمود جاوید بھٹی (کمشنر فیصل آباد ڈویژن) **میانوالی زون:** • اسد علی علوی (D.P.O میانوالی) **بہاولپور زون:** • نواب امان اللہ خان (سابق M.N.A، وفاقی پارلیمانی سیکرٹری) • مہر محمد ریاض (چیئرمین وزیر اعلیٰ کمپلینٹ سیل) **سرگودھا زون:** • ڈاکٹر غوث محمد نیازی (سینیٹر خوشاب) **پاکپتن زون:** • سید صمصام بخاری (صوبائی وزیر) • سلیم اللہ واڑئچ (S.P انویسٹی گیشن) **سیالکوٹ زون:** • انور سیف (D.C جہلم) **ہزارہ زون:** • اورنگزیب (D.C مانسہرہ) **ڈیرہ اللہ یار زون:** • پرویز چانڈیو (D.I.G پولیس سبی رینج) • میر دوستین خان ڈومکی (سابق وفاقی وزیر) **رحیم یار خان زون:** • میاں عبدالستار (سابق MNA) **ڈیرہ غازی خان زون:** • میاں ایوب قریشی (سابق I.G بلوچستان پولیس) **میرپور خاص زون:** • ندیم الرحمٰن میمن (DC عمر کوٹ)

اوریا مقبول جان کا عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا وزٹ

معروف کالم نگار، اینکر پرسن اوریا مقبول جان نے 19 اکتوبر 2019ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا وزٹ کیا جہاں شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی قاسم عطاری مَدَّظِلُّہُ العَالِی، نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مَدَّظِلُّہُ العَالِی، رکنِ شوریٰ حاجی اطہر عطاری، رکنِ شوریٰ برکت علی عطاری اور دیگر ذمہ داران سے ملاقات کی اور مدنی مرکز میں قائم کئی شعبہ جات کا وزٹ کیا نیز دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) اقصیٰ مسجد (صدر کراچی) کا بھی وزٹ کیا جہاں مولانا محمد شفیق عطاری مدنی سے ملاقات کی۔

جواب یہاں لکھیے

جمادَی الاُولیٰ ۱۴۴۱ھ

جواب (1): --

جواب (2): --

نام: ------------------------ ولد: ------------------------

مکمل پتہ: --

فون نمبر: --

نوٹ: ایک سے زائد دُرست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

مضمون لکھنے سے پہلے چند ضروری باتیں

1 سب سے پہلے اپنا مکمل نام، پتا، موبائل نمبر، واٹس ایپ نمبر، ای میل ایڈریس، اگر فارغ التحصیل ہیں تو سن فراغت، جامعۃ المدینہ کا نام مع گھر کا مکمل ایڈریس ضرور لکھئے 2 مضمون معتبر کتابوں کی مدد سے لکھیں، مواد حتی الامکان نیا ہو، جو پہلے زیادہ عام نہ ہوا ہو، کسی کتاب یا مضمون سے کاپی نہ کریں 3 مضمون میں ضرورتاً آیت، حدیث، کسی بزرگ کا فرمان اور موضوع سے متعلق مختصر حکایت شامل کرنے سے حسن بڑھ جاتا ہے 4 مشکل الفاظ اور ناموں پر درست اعراب بھی لگائیں 5 حکایت فرضی ہو تو فرضی ہونے کا واضح لکھ دیں 6 آیت، روایت، حکایت وغیرہ کی عربی تخریج لکھئے جس میں جلد، کتاب، باب، صفحہ، رقم اور مطبوعہ مذکور ہو 7 املا کی غلطیوں سے بچنے کی کوشش کریں 8 مضمون 500 الفاظ سے زائد نہ ہو۔

مضامین بھیجنے اور مزید معلومات کے لئے:

ایڈریس: آفس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی کراچی۔

Email: mahnama@dawateislami.net

WhatsApp: +923087038571

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں جامعات المدینہ (للبنین و للبنات) کے مُدَرِّسین و مُدَرِّسات اور طَلَبہ و طالبات کے لئے مضمون نویسی کا مقابلہ شروع کیا جارہا ہے۔

جن کے مضامین پہلی، دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ انہیں 700 روپے، 500 روپے اور 300 روپے کی کتابیں خریدنے کے لئے مدنی چیک پیش کیا جائے گا۔

دیگر مؤلفین کے مضامین "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (ویب)" پر جبکہ منتخب نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے۔

نوٹ: اسلامی بھائی ویب سائٹ کیلئے اپنی تصاویر بھی بھیج سکتے ہیں۔

موضوعات: 1 تقویٰ و پرہیز گاری کیسے حاصل ہو؟ 2 خوش اخلاق کے فوائد 3 تلاوتِ قرآن کے فضائل

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 25 جُمادَی الاُولیٰ 1441ھ

عرس مبارک

حضرت امام بری سرکار رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد) 4 جمادی الاولیٰ 1117ھ

حضرت شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ (ملتان، پنجاب) 7 جمادی الاولیٰ 735ھ

خوشگوار زندگی گزارنے کے نسخے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ماں باپ اپنے بیٹوں کو اس امید پر بڑے لاڈ پیار سے پالتے ہیں کہ بڑے ہو کر یہ ہمارے بڑھاپے کا سہارا بنیں گے، شادی سے پہلے تو بیٹے اپنے ماں باپ کا خیال رکھتے اور ان کی خوب خدمت کرتے ہیں مگر شادی کے بعد بعض اوقات ماں باپ اور بہو بیٹوں کو کچھ ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ جن کی وجہ سے ان کا ایک ساتھ رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ماں باپ اور بہو بیٹوں کے لئے چند گزارشات پیشِ خدمت ہیں جن پر عمل کر کے ماں باپ اپنا بڑھاپا پُرسکون اور بہو بیٹے اپنی زندگی خوشگوار انداز میں گزار سکتے ہیں:

◆ ماں باپ کو چاہئے کہ بیٹے کی شادی کے بعد بہو کو اپنی بیٹی کی طرح رکھیں ◆ بہو کی غلطیوں پر اُس کو بُرا بھلا کہنے یا اُس سے لڑنے بھڑنے کے بجائے اُسے پیار محبت سے سمجھائیں ◆ گھر کے کام کاج مثلاً دستر خوان بچھانے اُٹھانے، سودا سلف لانے وغیرہ میں بہو بیٹے کا ہاتھ بٹائیں ◆ اگر بہو کوئی کمزور بات کر دے تو بھی خاموش رہئے، صبر کیجئے اور دعائے خیر کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ بہو کو بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہو جائے گا ◆ بہو کی کمزور باتیں بیٹے یا کسی اور کو بتانے سے گریز کیجئے کہ اس سے گھر امن کا گہوارہ بننے کے بجائے میدانِ جنگ بنا رہے گا ◆ اسی طرح بیٹے کو بھی چاہئے کہ جس طرح وہ شادی سے پہلے اپنے ماں باپ کا خیال رکھتا تھا اب بھی اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے ماں باپ کی خبر گیری کرتا رہے کہ یہی بڑھاپے میں اُن کا سہارا ہے ◆ شوہر کو یہ بھی چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کی ذہن سازی کرتا رہے کہ اگر میرے ماں باپ کچھ کہہ بھی دیں تو ان کے بڑھاپے کا خیال کرتے ہوئے صبر کرنا، برداشت کر لینا اور ان سے لڑائی جھگڑا مت کرنا وغیرہ وغیرہ ◆ بڑھاپے میں اکثر چڑچڑا پَن آجاتا ہے لہٰذا بہو کو چاہئے کہ اگر ساس سُسر کچھ کہہ دیں تو پلٹ کر اُن کو جواب دینے یا پھر شوہر یا کسی اور کو بتانے کے بجائے صبر کرے اور خاموش رہے ◆ اگر گھر تنگ ہو تو ماں باپ کو چاہئے کہ اگر کوئی بڑی مجبوری نہ ہو تو شادی کے بعد مناسب انداز میں اپنے بیٹے کو الگ کر دیں ◆ اگر شادی کے بعد بیٹا خود الگ ہونا چاہتا ہے اور ماں باپ بھی خوشی سے اجازت دے دیتے ہیں تو بیٹا ان کی رضامندی کے ساتھ الگ ہو جائے، ماں باپ سے لڑ جھگڑ کر، ان کو ناراض کر کے الگ نہ ہو۔ بعض نادان بیٹے اپنی بیوی کی حمایت میں بوڑھے ماں باپ سے لڑ جھگڑ کر الگ ہو جاتے ہیں یا پھر اُنہیں اولڈ ہاؤس میں داخل کروا دیتے یا اُنہیں گھر سے نکال دیتے ہیں اور بے چارے بوڑھے ماں باپ ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ اللہ کریم ہمارے گھروں کو امن کا گہوارہ بنائے اور ہمیں آپس میں پیار محبت، اتّفاق و اتّحاد کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: یہ مضمون 19 صفر المظفر 1441ھ کے مدنی مذاکرے سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764